سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسُدُ الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ———— اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

نام مولف ———— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہ (م۔ ۶۳۰ھ)

ترجمہ ———— مولانا عبد الشکور فاروقی لکھنوی۔

موضوع ———— سوانح و اذکار صحابہ رسولؐ

نقش اول ———— ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ

نقش ثانی ———— جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ

تذکرۂ صحابہ ———— سات سو تین ء

ناشر ———— مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

طابع ———— کمبائن پرنٹرز لاہور

قیمت جلد سوم چہارم پنجم ———— [illegible]/- روپے

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

فہرست ترجمہ اُسد الغابہ جلد چہارم

ترجمہ اسد الغابہ جلد چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی صحابی ہیں بیٹے ہیں عمرو بن عوف بن کعب بن ابی بکر علیہ بن کلاب ابن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے محمد بن عبداللہ شعیثی نے زفر بن وثیمہ سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ زرارہ بن جزی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دیں۔ مکحول نے ان سے روایت کی ہے یہ زرارہ عبدالعزیز ابن زرارہ کے والد ہیں جو حضرت معاویہ کے زمانے میں یزید کے ہمراہ جہاد پر گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے تو حضرت معاویہ نے زرارہ سے کہا کہ جوان عرب شہید ہو گیا زرارہ نے پوچھا کہ اے امیر المومنین میرا لڑکا (شہید ہوا) یا آپ کا حضرت معاویہ نے جواب دیا کہ تمہارا۔ ہشام کلبی نے روایت کی ہے کہ جب مروان کی حکومت ہو چکی تو ایک دن اس کا گذر زرارہ کی طرف ہوا وہ (اس زمانے میں) بہت بوڑھے ہو گئے تھے اپنے ایک چشمہ (کے کنارے) پر بیٹھے ہوئے تھے مروان نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے انھوں نے جواب دیا کہ اچھا حال ہے خدا نے ہمکو خوبی کے ساتھ اٹھایا اور خوبی کے ساتھ کھانا یہ لوگ جہاد میں شہید ہوئے تھے ان کا تذکرہ منیوں نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محدثین جزی کی جیم کو زبر اور زا کے سکون سے پڑھتے ہیں اور اہل لغت جزی جیم کے زیر اور ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابو عمر جزی کی جیم کے زبر و زیر دونوں پڑھتے ہیں اور عبدالغنی نے جزی کی جیم کو زبر اور زا کو زیر پڑھا ہے۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو نخعی عمرو بن زرارہ کے والد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف رجب سنہ ۹ھ میں قبیلہ نخع کے وفد میں آئے تھے انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس نے مجھے دہشت میں ڈال دیا آپ نے پوچھا وہ کیا ہے انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک گدھی بچے میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ سرخ سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میں نے ایک آگ دیکھی جو زمین سے نکلی میرے اور میرے

لڑکے عمرو کے درمیان میں حائل ہو گئی اس آگ سے نکلی تھی بصیر و اعمیٰ کی آواز آرہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنے گھر میں ایک لونڈی چھوڑی
ہے جو اپنا عمل چھپاتی ہے انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ اسنے ایک لڑکا جنا ہے جو تمہارا بیٹا ہے انہوں نے کہا کہ اسکے سرخ و سیاہ ہونے کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا کہ تم قریب
ہو جب آپکے پاس گئے تو آپ نے (آہستہ سے انکے کان میں) کہا تمہارے سفید داغ ہیں جنکو تم چھپاتے ہو انہوں نے کہا کہ قسم ہے اسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے
کہ اسکو آپکے سوا کسی نے نہیں جانا آپ نے کہا کہ بس وہی ہوا تھی رہی آگ (تو اس سے مراد یہ ہے کہ) ایک فتنہ میرے بعد پیدا ہوگا انہوں نے پوچھا اے خدا کے رسول فتنہ کیا ہے
آپ نے فرمایا لوگ اپنے امام کو مار ڈالینگے اور آپس میں خوب سب چٹول کرینگے مسلمان کا خون مسلمان کے نزدیک پانی سے زیادہ شیریں ہوگا برائی کرنیوالا اپنے کو بھلا بھلا کرنیوالا خیال
کریگا اور تم مر جاؤ گے تو تمہارے بیٹے کو وہ آگ پہنچیگی اور اگر تمہارا بیٹا مر جائیگا تو تم کو پہنچیگی انہوں نے کہا کہ دعا کیجیے کہ مجھکو وہ آگ نہ پائے آپ نے دعا کی ابو عمر نے انکا ذکر لکھا ہے

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عمرو ایک بہو والی شخص ہیں انکے بیٹے عمرو نے ان سے روایت کی ہے حفص بن سلیمان نے خالد بن سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ سعید بن عمرو سے وہ عمرو بن زرارہ
سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے آیت ان المجرمین فی ضلال و سعر انا کل شیء خلقناہ بقدر تک
پڑھا اور فرمایا کہ یہ آیت تقدیر الٰہی کے جھٹلانے والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا یا اور ہیں

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن عدا بن حارث بن عوف بن جشم ابن کعب بن قیس بن سعد بن مالک بن نخع نخعی طبری و کلبی و ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نخع کے وفد میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے یہ لوگ دو سو تھے سب مسلمان ہو گئے ابو عمر نے انکا حال مختصر ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے طول دیکر بیان کیا ہے ہمیں ابو موسیٰ
نے اجازۃً خبر دی کہا ہمیں ابو بکر بن ماشاذہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص ابن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد حسین بن محمد نے خبر دی کہتے تھے ہمیں ہشام بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قبیلہ جرم کے
ایک شخص ابو ہبیل نامی نے جو علقمہ کی اولاد سے ہے خبر دی انہوں نے بنی علقمہ سے ایک شخص سے روایت کی انہوں نے کہا کہ قبیلہ نخع کے ایک شخص جنکو زرارہ بن قیس بن حارث
بن عدا کہتے تھے اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے یہ نصرانی تھے انہوں نے کہا میں نے راستہ میں ایک خواب دیکھا اس میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر مسلمان ہوا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے سفر میں آپکی طرف آتے ہوئے ایک خواب دیکھا ہے میں نے یہ دیکھا کہ وہ گدھی جسکو میں قبیلہ میں چھوڑ آیا
تھا اسنے ایک بچہ جنا ہے پھر ابو موسیٰ نے اپنی سند سے مدائنی کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ نخع کا وفد زرارہ بن عمرو کی ماتحتی میں آیا یہ
دو سو آدمی تھے سب مسلمان ہو گئے پھر زرارہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنے راستہ میں ایک عجیب خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ایک گدھی جسکو میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا
تھا اسنے ایک ابلق بچہ جنا اور جیسا کہ ہم زرارہ بن عمرو کے گذشتہ ذکر میں لکھ چکے ہیں پورا بیان کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کرنیکے بعد جلتا اور برا ہی کر زرارہ
وفات پا گئے اور انکے بیٹے عمرو بن زرارہ کو جا لگی چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت مقام کوفہ میں توڑی انہوں نے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے بیعت کی تھی حبلہ بن جابر نخعی نے اپنے والد سے انہوں نے زرارہ بن قیس ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

ترجمہ یہ آگ شعلہ زن ہے آنکھ والے اور بے آنکھ والے سب کو طلب کرتی ہے

اور اسلام قبول کیا آپنے انکیلیے تحریر لکھ دی اور انکے حق میں دعاء خیر کی ابو موسی نے انکا تذکرہ بہت طول کے ساتھ بیان کیا ہے میں کہتا ہون کہ یہی زرارہ ہیں جنکے پسر زرارہ
ابن عمرو کے بیان مین گذر چکا ہے جنکا ابو عمر نے بیان کیا ہے اور انھین خواب کا حال ذکر کیا ہے مین نے انکو الگ اسلئے بیان کیا کہ ابو عمر کی تقلید سے قرار دیدیے تاکہ ایک [illegible]
لوگوں نے ذکر کیا ہے مجھے ڈر ہے اور اسوجہ سے کہ بعض لوگ زرارہ بن قیس دیکھکر یہ گمان کرلیں کہ ہمنے انکو ذکر ہی نہیں کیا اسی لیے ہمنے بیان کرکے کہدیا کہ دونوں ایک ہی
ہیں اور میرا گمان غالب ہے کہ یہ زرارہ عمر کے والد کے غیر ہیں جنکا بیان اس سے پہلے گذر چکا اور جنکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے کیونکہ وہ مجہول النسب ہیں اور اس فلک کے
زرارہ ایک مشہور شخص قبیلہ نخع سے ہیں ابو عمر نے اس حدیث کو زرارہ ابن عمرو کے بیان میں اور ابو موسی نے زرارہ بن قیس کے بیان میں ذکر کیا ہے اور کلبی نے عمرو بن زرارہ کا نسب بیان ہی
بیان کیا ہے جیسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن زرارہ خدا کی مخلوق میں سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے حضرت عثمان سے خلع کی اور بعد میں حضرت
علی سے بیعت کی اور انکے والد زرارہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے واللہ اعلم اور ابو موسی نے عبد الرحمن بن عباس کی حدیث روایت کی ہے اور زرارہ
کا نسب بیان کیا ہے کہ زرارہ بیٹے ہیں قیس بن عمرو کے اور جسنے انکو زرارہ بن عمرو بیان کیا ہے اسنے انھیں انکے دادا کیطرف منسوب کردیا اور ایسا اکثر کردیا کرتے ہیں یا یہ کہ
انکے نسب ہی میں اختلاف واقع ہوا ہو جیسا کہ دوسروں کے نسب میں واقع ہوا ہے۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن فہر بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہیں یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کریم بن حارث بن عمرو سہمی اور بعض لوگ انکو ابن کرب کہتے ہیں زرارہ بن کرب انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا ہے ابو نعیم نے اسکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ
بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے مگر انکا نسب نہیں بیان کیا انکا بیان حارث ابن عمرو سہمی کے ذکر میں گذر چکا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن منده کی کتاب کے نسخے جہانتک میری
نظر سے گذرے ہیں انھوں نے کوئی جداگانہ تذکرہ زرارہ بن کریم کا نہیں لکھا انھوں نے انکو حارث بن عمرو سہمی کے بیان میں ذکر کیا ہے وہ صرف راوی ہیں کیونکہ وہ اپنے
والد سے وہ اپنے دادا یعنی حارث بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور یہ یعنی زرارہ بن کریم صحابی نہیں بلکہ انکے دادا حارث صحابی تھے اور قبیلہ
باہلہ سے ہیں اور یہ سہم عمرو بن ثعلبہ ابن غنم بن قتیبہ بن معن کے بیٹے ہیں اور قتیبہ کی اولاد قبیلہ باہلہ میں شمار ہوتی ہے واللہ اعلم

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ محمد بن زیاد لاسی نے انسے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے ان پر اسلام پیش کیا انھوں نے اسلام قبول کرلیا اور انھوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت سفر مغرب کی نماز میں التین اور انا انزلناہ پڑھتے سنا اور محبوب بن موسی نے ابو معدل جرجانی سے انھوں نے ابو زرعہ سے روایت کی انھوں نے
کہ انکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑھی تھی تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیف بن ذی یزن شاہ یمن تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس خط بھیجا تھا ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد ابن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک

جزری انہوں نے ہم سے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ملوک حمیر کا خط اور قاصد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپکے غزوۂ تبوک سے آنیکے وقت پہنچا یہ
لوگ مسلمان یعنی ہرا (ظاہر) کیا تھا ابن اسحاق نے کہا ہے کہ زرعہ بن ذی یزن نے آپکو اپنے مسلمان ہونے اور اُن لوگون کے شرک چھوڑنے کی خبر بھیجی تھی اسکے بعد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط لکھکر بھیجا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی الحارث بن عبد کلال والی نعیم بن عبد کلال الی النعمان قیل ذی رعین ومعافر والی
زرعۃ بن ذی یزن اما بعد فانی احمد الیکم الله الذی لا الہ الا ہو اما بعد فقد وقع بنا رسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ ما ارسلتم بہ وانبأنا باسلامکم وقتلکم المشرکین
وان اللہ قد ہداکم بہدایتہ ان اصلحتم واطعتم اللہ ورسولہ واقمتم الصلوۃ وآتیتم الزکوۃ واعطیتم من المغانم خمس اللہ وسہم النبی وذکر الزکوۃ ۔ یہ بہت بڑا خط ہے ۔ اور
انہی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن ذی یزن کیطرف کہلا بھیجا کہ جب تمہارے پاس میرے قاصد آوین میں تمکو انکے ساتھ بھلائی کی وصیت
کرتا ہوں تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

شقری ۔ انکا نام اصرم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ رکھا اسامہ بن اخدری نے انسے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ قبیلۂ شقرہ سے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا انہیں ایک مرد تھا جو اصرم نامی تھا انسے ایک حبشی غلام مول لیا اور کہا یا رسول اللہ اسکا نام رکھدیجئے اور میرے واسطے اسمین برکت کی دعا کیجیے آپنے پوچھا تمہارا کیا نام
ہے اُسنے کہا اصرم آپ نے فرمایا (اصرم نہیں) بلکہ زرعہ ۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے ۔

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ عامری خاندان بنی عامر بن صعصعہ سے تھے انکا ذکر لوگ نہیں ہے مگر نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے اور نہ انکی روایت ثابت ہے ابوالاسود بن دیلی نے
انسے روایت کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے ۔

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مازن بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم اسلمی ۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شروع زمانے میں رہتے ہیں غزوۂ احد میں آپکے ہمراہ شریک ہوئے
اور مسلمانون میں احد کے دن سب سے پہلے یہی شہید ہوئے ۔ یہ ابن کلبی کا کلام ہے ۔

(سیدنا) **زرعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بیاضی ۔ روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے ابو الحوشب سے انہوں نے زرعہ بن عبد اللہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان
زندگی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ موت اسکے لیے فتنون سے بہتر ہے اور مال کی زیادتی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ مال کی کمی (بروز قیامت) حساب کی کمی کا سبب ہے
ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے (یعنی ابو موسی نے) لکھا ہے کہ انہوں نے اسماء بنت عمیس اور تابعین سے روایت کی ہے ۔

۱؎ ترجمہ ۔ محمد رسول اللہ کیطرف سے حارث بن کلال اور نعیم بن عبد کلال اور نعمان شاہ ذی رعین اور معافر اور زرعہ بن ذی یزن کیطرف اما بعد میں تمسے اُس خدا کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا
کوئی معبود نہیں ہے بعد حمد کے معلوم ہو کہ سر زمین روم سے ہماری واپسی کیوقت تمہارا قاصد ہمارے پاس پہونچا اور مدینے میں ہمسے ملا جو پیغام تمنے بھیجا تھا قاصد نے اوسکو پہونچایا ہے

(سیدنا) زرین (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ فقیمی ابن شاہین نے کہا ہے کہ میں طرح یعنی نسب کے بارے سے پہلے میری کتاب میں دو جگہ ابن شاہین نے سیف بن عمر سے انھوں نے درقاء بن عبدالرحمن حنظلی سے انھوں نے زرین بن عبداللہ فقیمی سے روایت کی کہ وہ بنی تمیم کی ایک جماعت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور انکی اولاد کے واسطے دعا دی ابو جعفر نے یزید بن ہارون سے روایت کی اور انھون نے کہا کہ زرین بن عبداللہ فقیمی خاندان بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کلثوم بن ادنی ابن بنت ابن عبداللہ نے کہا ہے جدی الذی مسح النبی جبینہ بیمینہ و انا الجواد السابق ابو موسی نے اسکو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح زرین ہے

باب الزاء مع العین و القاف

(سیدنا) زعبل (رضی اللہ عنہ)

خطیب ابو بکر نے انکو کتاب موتنف میں بیان کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے مسلم بن ابراہیم سے انھون نے حارث بن عبید یعنی ابو قدامہ سے انھون نے زعبل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے رہو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو کیونکہ ملنے سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ہدیہ کینے کو دور کرتا ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زُفر (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حدثان نصری خاندان بنی نصر بن معاویہ سے ہیں انکا نسب ان کے والد کے بیان میں گذر چکا ہے۔ لوگوں نے کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے (مگر انکا صحابی ہونا یا آنحضرت کو دیکھنا معلوم نہیں ہوتا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زُفر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرثان بن حارث بن حرثان بن ذکوان یہ ان خاندان بنی کاغذ بن عوف بن نصر بن معاویہ سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اسکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زفر (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن حذیفہ اپنے زمانہ میں قبیلہ بنی اسد کے سردار تھے اور طلیحہ اسدی جب ظاہر ہوا اور اسنے نبوت کا دعوی کیا تو یہ سلام میں ثابت قدم رہے۔

(سیدنا) زفر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ہاشم بن حرملہ انکا ذکر ایک حدیث میں آیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زکرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ ابو حاتم رازی اور ابو الحسن عسکری نے انکا تذکرہ افراد میں لکھا ہے۔ اور ابو الفتح ازدی نے انکا نسب بیان کیا ہے بقیہ بن ولید نے عمرو بن عتبہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے زیاد بن سنبہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں نے زکرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر مین یحییٰ بن زکریا کی قبر جانتا ہوتا تو مین انکی زیارت کرتا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زکریا (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ خزاعی۔ ابن شاہین نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے زہری سے انھون نے عروہ سے روایت کی ہے کہ زکریا بن علقمہ خزاعی نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اعراب نجد کا ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اسلام کی کوئی انتہا ہے آپنے جواب دیا کہ عرب و عجم کے جن گھروالون کے ساتھ خدا بھلائی کرنا چاہیگا ان مین اسلام کو داخل کریگا اس اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ پھر کیا ہوگا آپنے جواب دیا پھر تو لوگ ایسے ظالم ہو جاؤگے (جیسے) مقام صبا کے سانپ (صبا مین ایک قسم کے سانپ ہوتے ہین جب کسی کو ڈسنا چاہتے ہین تو اوپر کو اٹھتے ہین پھر اس شخص پر گرتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ سانپ منہ سے زہر اگلا کرتے ہیں) اور ایک دوسرے کی گردن مارنے لگوگے ابن شاہین نے انکا نام تذکرہ مین اور نیز حدیث مین بذیل ردیف زا اسیطرح ذکر کیا ہے حالانکہ انکا نام کرز بن علقمہ ہے اور یہ حدیث زہری کی روایت سے مشہور ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الزاء والمیم والنون

(سیدنا) زمل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگ انکو زمل بن ربیعہ کہتے ہین اور حبش کا بیان ہے کہ زمل بن عمرو بن عنز بن خشاف ابن خدیج بن واثلہ بن حارثہ بن ہند بن حرام بن ضنہ بن عبد بن کبیر بن عذرہ (ابن سعد ہذیم عذری) ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے ہشام بن کلبی نے شرقی بن قطامی سے انھون نے مدلج بن مقداد عذری سے انھون نے اپنے چچا عمارہ بن حزبی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا زمل نے بیان کیا کہ مین نے بت سے ایک آواز سنی اور حدیث کو آخر تک بیان کیا جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قوم کا جھنڈا عنایت کیا اور ایک خط دیا یہ جھنڈا انکے پاس برابر رہا یہانتک کہ اسی جھنڈے کو لیکر معرکہ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ شریک ہوئے اور مرج راہط کی جنگ مین شہید ہوئے کلبی اور طبری نے ان کا نسب اسیطرح بیان کیا ہے اسیطرح کہ جھنڈا اور خط کا ذکر کیا۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زنباع (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ جذامی روح بن زنباع کے والد ہین۔ یہ کلام ابن مندہ اور ابو نعیم کا تھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ زنباع بیٹے ہین روح بن زنباع جذامی کے۔ انکی کنیت ابو روح انکے بیٹے روح سے تھی فلسطین مین اکثر مقیم رہتے تھے ابن جریج نے عمرو بن شعیب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی ہے کہ زنباع نے ایک غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ (خلوت کرتے ہوئے) پایا تو انھون نے اسکا عضو تناسل کاٹ ڈالا اور اسکا کان لی وہ غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنا واقعہ عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زنباع سے پوچھا تمنے کیون ایسا کیا انھون نے کہا کہ اسنے ایسی ایسی حرکت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام سے فرمایا جا تو آزاد ہے تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہے اور

دونوں نے انکے نسب کو بعض نام حذف کر کے بیان کیا ہی کیونکہ زنباع بیٹے ہیں روح بن سلامہ کے اور انکا نسب روح کے بیان میں گذر چکا واللہ تعالی اعلم

باب الزاء مع الہاء والواو

(سیدنا زہرہ رضی اللہ عنہ)

ابن حویہ بن عبد اللہ بن قتادہ بن مرثد بن معاویہ بن قیس بن مالک بن ازنم بن جشم بن حارث بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم نبی صلی اللہ علیہ سلم کے پاس آئے تھے ہجر کے بادشاہ نے انکو بھیجا تھا انھوں نے اسلام قبول کر لیا اہل فارس کی جنگ میں حضرت سعد کے آگے والے لشکر کے یہ سردار تھے اور انھوں نے جالینوس فارسی کو مار کر اسکا اسباب لیا جسکی قیمت دس ہزار درہم تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ بشیر بن شہاب نے اسکو قتل کیا تھا۔ زہرہ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ابو عمر نے اسکو اسی طرح بیان کیا ہو میں کہتا ہوں کہ یہ قادسیہ میں نہیں شہید ہوئے بلکہ یہ بہت دنوں زندہ رہے شبیب ابن یزید خارجی نے انکو بادشاہ حجاج کے عہد میں شہید کیا یہ سیف و طبری و کلبی اور ابن حبیب اور دارقطنی وغیرہم کا قول ہو ابن اسحاق نے انکے والد کا نام حویہ بضم حاء و فتح واو بیان کیا ہو دارقطنی نے کہا ہو سیف کا قول صحیح ہے۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن اقمر ابن شاہین نے انکو صحابہ میں بیان کیا ہو عمرو بن مرہ نے عبد اللہ بن حارث سے انھوں نے زہیر بن اقمر سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا تم اپنے کو ظلم سے بچاؤ کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم کے سبب سے بہت سی تاریکیاں ہونگی تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ زہیر تابعی ہیں اور یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہو۔

(سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ مؤلفۃ القلوب میں انکا ذکر کیا گیا ہو ابو عمر نے اسکو بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے میں کلام ہو اور میں انکو نہیں پہچانتا ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ زہیر بن ابی امیہ اور بعض لوگوں نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہو زہیر بن عبد اللہ بن ابی امیہ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسمٰعیل سے انھوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے سائب سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا عثمان اور زہیر بن ابی امیہ مجھے لیگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی آپنے مجھے اجازت دی میں آپکے پاس آیا عثمان اور زہیر میری تعریف کرنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انکو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں سائب سے مخاطب ہو کر کہا کیا تم جاہلیت میں میرے شریک نہ تھے سائب نے کہا ہاں میرے والدین آپ پر قربان ہوں آپ بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی اختلاف کرتے تھے نہ جھگڑا کرتے تھے اور لوگوں نے بیان کیا ہو کہ زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ام سلمہ کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں پس اگر یہ وہی ہیں تو یہ نبی صلی اللہ علیہ سلم کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اور انکی والدہ عاتکہ بنت عبد المطلب ہیں اور انھوں نے اس عہدنامہ[1] کے نقض میں جسکو قریش اور بنی مطلب نے لکھا تھا بڑی کوشش کی تھی جسکو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

[1] قریش نے شروع شروع میں ایک عہدنامہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے متبعین اور حمایت کرنے والوں کے ہاتھ خرید و فروخت موقوف کر دی جائے اور [illegible]

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ۔ سائب بن یزید نے انسے روایت کی ہے اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انھوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا عثمان بن عفان اور زہیر بن امیہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اور دونوں نے سائب کی تعریف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انکو تمسے زیادہ جانتا ہوں پھر آخر حدیث تک بیان کیا صرف ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ نے انکے دو تذکرے لکھے ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اسمیں کوئی شک و شبہ نہیں انھوں نے دونوں تذکروں میں ایک ہی نسب اور ایک ہی سند اور ایک ہی حدیث بیان کی پس میں نہیں جانتا کہ کس وجہ سے انھوں نے دو تذکرے قائم کیے اگر کسی بات میں کچھ بھی اختلاف ہوتا تو البتہ ابن مندہ کے لیے عذر ہو سکتا تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

انماری اور بعض نے کہا ہے کہ وہ زہیر شامی کے والد ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ خالد بن معدان نے انسے روایت کی ہے ابو عمر نے اسکو مختصر بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ثقفی عبدالملک بن ابراہیم بن زہیر ثقفی نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جب تم نام رکھو تو عبد کے ساتھ رکھو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل اور بعض لوگوں نے انکا نام عبداللہ بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے محمد بن زہیر بن ابی جبل شنوی (خاندان ازدشنوہ سے ہیں) ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن اسحاق بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے خبر دی انھوں نے شعبہ سے انھوں نے ابو عمران جونی سے انھوں نے زہیر بن ابو جبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دریا میں طوفان کے وقت سفر کرے اسکے لیے افسوس نہ کیا جائے اور جو شخص چھت پر سوئے جسپر کوئی آڑ نہیں اور مر جائے اسکے لیے افسوس نہ کیا جائے ہشام دستوائی نے اسکو ابو عمران سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے انھوں نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جسکے گرد کوئی چیز نہ تھی تو انھوں نے ایسا ہی فرمایا اور غندر نے اسکو شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا محمد بن زہیر بن عبداللہ بن ابو جبل ابو حاتم اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ زہیر بن عبداللہ بن ابو جبل۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن شاہ کنانی بنی حلی ... صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی کہ انکے لیے انکی چراگاہ کو مخصوص کر دین انکے بھائی ہوویٰ کے بیان مین ہمنے ذکر کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن خیثمہ بن ابو حمران ... زہیر بن معاویہ کوفی کے دادا ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس شب کو آئے جسمین آپکی وفات ہوئی اسپر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس فروکش ہوئے ابو احمد عسکری نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن صرد کنیت انکی ابو صرد یا ابو جرول جشمی ہین بنی سعد بن بکر سے (ملک شام مین رہتے تھے اپنی قوم ہوازن کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے بعد اسکے کہ آپ جنگ حنین سے فراغت کر چکے تھے (اور) آپ مقام جعرانہ مین قبیلہ ہوازن کے قیدیون مین سے مردون اور عورتون کو الگ الگ کر رہے تھے۔ ہمین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مجھسے عمرو بن شعیب نے بیان کیا انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی کہ انھون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین مین تھے جب آپکو قبیلہ ہوازن کے مال و قیدی غنیمت مین ملے تو مقام جعرانہ مین انکا وفد آپکے پاس پہونچا یہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے انھون نے کہا ہم آپکے قرابتدار (اور) آپکے کنبہ کے ہین آپ ہمپر احسان کیجیے خدا آپ پر احسان کرے اور اسکے ساتھ ہی انکے خطیب زہیر بن صرد کھڑے ہو گئے اور انھون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہمارے خاندان سے جن عورتون کو قید کیا ہے وہ آپکی پھوپیان اور خالائین ہین اور آپکی انائین ہین جنھون نے آپکی کفالت کی تھی اور اگر ہم (یعنی ہمارے قبیلے کی عورتین) حارث بن ابی شمر اور نعمان بن منذر کو دودھ پلاتے پھر انمین سے کسیکو ہمپر ایسا قابو ملتا جیسا آپکو ملا ہے تو ضرور ہم اسکی مہربانی اور احسان کی امید کرتے اور آپ تو ان تمام لوگون سے بہتر ہین جنکی کفالت کیجائے (اور انسے امید نفع کی رکھی جائے) پھر انھون نے اپنے کہے ہوئے چند شعر آپکو پڑھکر سنائے جو درج ذیل ہین۔

امنن علینا رسول اللہ فی کرم — فانک المرء نرجوہ وننتظر
امنن علی بیضۃ قد عاقہا قدر — ممزق شملہا فی دہرہا غیر
ابقت لنا الحرب ہتافا علی حزن — علی قلوبہم الغماء والغمر
ان لم تدارکہا نعماء تنشرہا — یا ارجح الناس حلما حین یختبر
امنن علی نسوۃ قد کنت ترضعہا — اذ فوک یملؤہ من محضہا الدرر
اذ کنت طفلا صغیرا کنت ترضعہا — واذ یزینک ما تاتی وما تذر
لا تجعلنا کمن شالت نعامتہ — واستبق منا فانا معشر زہر
انا لنشکر آلاء وان کفرت — وعندنا بعد ہذا الیوم مدخر

۱؎ ترجمہ اے خدا کے رسول ہمپر مہربانی کر کے احسان کیجیے کیونکہ آپ ایسے آدمی ہین کہ ہم آپ سے (بھلائی کی) امید کرتے ہین اور آپ کو اپنے لیے ذخیرہ آخرت سمجھتے ہین ایسی جماعت پر احسان کیجیے جسکو قضا و قدر نے بیحد دبا کر دیا ہے انکی جماعت متفرق ہو گئی ہے اور انکی جمعیت زمانے مین ہر وقت ترقی ہوتی ہے ... لیے لڑائی نے درد ناک آواز رونے کی بنیاد ڈالدی ہے اور ہماری قبیلے والون کے دل ... رنج سے بھر گئے ہین۔ اگر آپکے احسانات انکی دستگیری نہ کرینگے ... اسی وقت امتحان سب لوگون سے زیادہ بردبار (آدمی) ... ان عورتون پر احسان کیجیے جنکا آپنے دودھ پیا ہے جب آپکا منہ انکے پستان سے دودھ بھر لیتا تھا جبکہ آپ کمسن بچے تھے انکا دودھ پیتے تھے اور جب آپکو ہر بات ... جو آپ کرتے تھے وہ بھی اچھی کرتے تھے وہ بھی ہم کو ان لوگون کے مثل نہ کیجیے جنکے کنوین کا سرنڈ اوٹھا لیا گیا تھا (یعنی انھون نے لوگون کو فائدہ پہونچانے کو اپنے کنوین کا دہانہ کھول دیا تھا مگر

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو اپنے اہل وعیال زیادہ محبوب ہیں یا مال ودولت انھون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے ہمکو ہمارے اہل وعیال اور مال میں اختیار دیا ہے پس ہمارے اہل وعیال ہمکو زیادہ پیارے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبدالمطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہون وہ تمھارے ہیں اور جب میں لوگون کو نماز پڑھا دون تم کھڑے ہو کر کہو ہم اپنے اہل وعیال کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کا شفیع اور مسلمانوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع کرتے ہیں میں اسوقت تمکو دیدونگا اور دوسرون سے بھی تمھارے اہل وعیال مانگ دونگا پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ظہر کی نماز پڑھائی یہ لوگ کھڑے ہوئے اور جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تھا وہ کہا لوگون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبدالمطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہین وہ تمھارے لیے ہیں مہاجرین نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہون وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں اقرع بن حابس نے کہا لیکن جو کچھ میرے اور بنی تمیم کے حصہ میں آئے ہیں وہ نہیں دینگے عباس بن مرداس سلمی نے کہا کہ میں اور بنو سلیم نہیں دیتے ہیں بنو سلیم نے کہا کہ ان جو کچھ ہمارے حصہ میں ہو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور عیینہ بن حصن نے کہا کہ لیکن میں اور بنو فزارہ نہیں دیتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنا حق چھوڑنا نہ چاہتا ہو اسکو آیندہ پہلی غنیمت میں سے ہر ہر آدمی کے عوض چھ چھ حصہ ملینگے پس انھون نے لڑکیان اور عورتیں ان کو واپس کردیں تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن حصین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکا ذکر حصین بن مشمت کے تذکرہ میں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابن ابو جبل انکا ذکر زہیر بن ابی جبل کے بیان میں گذر چکا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ تیمی کنیت انکی ابو ملیکہ ہے۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انھون نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک مرد کے ہاتھ میں کاٹ کھایا اسنے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کا دانت گر گیا۔ حضرت ابو بکر نے اس (کے قصاص) کو باطل کردیا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی انھون نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی حسن بصری نے انسے روایت کی ہے ہمین عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے

ابو منده نے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مثنیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے انھوں نے قبیلہ ثقیف کے ایک اعور آدمی سے (قتادہ نے کہا ہو کہ اگر اسکا نام زہیر بن عثمان نہو تو میں نہیں جانتا کہ اسکا کیا نام ہے) روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن سنت ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن دکھاوا اور نمود ہے تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ نے اس بیان میں ہشام دستوائی کی حدیث ابو عمران جونی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے ایک آدمی کو چھت پر لیٹا دیکھا جسکے گرد کوئی چیز نہ تھی پس مجھسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جو شخص کسی مکان کی چھت پر لیٹے جسکے گرد کوئی چیز نہو جو اسکے پیر کو روک لے تو اس سے ذمہ خدا بری ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کیا ہے حالانکہ اسکو اس سے کچھ تعلق نہیں اور ابو نعیم اور ابو عمر نے اسکو زہیر بن جبل کے نام میں ذکر کیا ہو (جیسا کہ) اوپر بیان ہو چکا اور یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے زہیر ثقفی کو بغیر نسب کے بیان کیا ہو پس میں نہیں جانتا کہ آیا وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں یا دو الگ الگ واللہ اعلم۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مجیدہ اور بعض لوگوں نے زہیر معروف لعبود بیان کیا ہو جنگ حنین میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے انکو انکے بھائی خراش سلمی کے تذکرے میں ضمناً بیان کیا ہو میں نے اسکو اشیری کے خط سے نقل کیا ہو۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قانع کنیت اور بعض لوگوں نے انکا وہ نمی اور بعض نے زہیر بن ابی حلقمہ کہا ہے انھوں نے کوفہ میں رہنا اختیار کیا تھا ابو دبن لقیط نے انسے روایت کی ہو کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک لڑکے کو لیکر آئی جو مر گیا تھا اسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دعا کیجئے میں نے اس سے پہلے تین بچے دفن کیے ہیں آپنے فرمایا تو نے آگ سے (بچاؤ کے لیے) بہت مضبوط سپر بنالی بخاری نے کہا ہے کہ یہ زہیر بن علقمہ صحابی نہیں ہیں مگر اور لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکو زہیر ابن علقمہ کہا ہو اور بعض نے انکو زہیر بن علقمہ کندی بیان کیا ہو اور دونوں ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر اور بعض لوگوں نے کہا ہو ابن ابی علقمہ طبری نے انکو ثقفی اور ابو نعیم نے بجلی بتایا ہو ابو موسی نے انکو نقل کیا ہو اور انھوں نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب ابن حسن نے خبر دی نیز ابو موسی نے کہا اور ہمیں ابو غالب کوشیدی اور ابو شیران نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں عمرو بن حفص سدوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے خبر دی نیز ابو القاسم نے کہا اور ہمسے محمد بن علی صائغ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن منصور نے خبر دی نیز ابو القاسم نے کہا کہ حبیب بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن حمید نے خبر دی ان سب لوگوں نے کہا ہمسے عبید اللہ بن لقیط نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمین ابا دنے خبردی انھون نے زہیر بن علقمہ سے روایت کی انھون نے کہا انصار کی ایک عورت اپنے لڑکے کی بابت جو مرگیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی لوگون نے اس (کے آنے) کو ناپسند کیا اسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مین مسلمان ہوئی ہون اسکے سوا میرے دو لڑکے مرچکے ہین (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے آگ سے (بچنے کے لیے) مضبوط سپر بنالی حسین کی روایت مین زہیر بن ابی علقمہ ہے ابوموسی نے اسکو بیان کیا ہے مین کہتا ہون ابن مندہ نے انکو اور اس حدیث کو بھی جسکو ابوموسی نے بیان کیا ذکر کیا ہے (جیسا کہ اوپر گذرچکا - ابوموسی نے اسکے سوا کچھ نہین بڑہایا کہ طبرانی سے مروی ہے کہ وہ ثقفی ہین - حدیث اور اسناد بتا رہے ہین کہ دونون ایک ہی ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی علقمہ ضبعی کوفہ مین انکا ناست کی خلاد بن یحیی بن سفیان سے انھون نے اسلم منقری سے انھون نے زہیر بن ابی علقمہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدہیئت آدمی کو دیکھا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے اسنے کہا ہان ہر قسم کا مال ہے آپنے فرمایا کہ اسکا اثر تجھ پر نمایان ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندے پر اچھے اثر کو پسند کرتا ہے اور بدہیئت رہنے اور بدہیئت بننے کو ناپسند کرتا ہے علی بن تابدم نے سفیان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا انکا نام زہیر صحابی ہے ابونعیم اور ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ فرعی - انکا شمار اہل مدینہ مین ہے - ابوشعیب یعنی ابان ابن سری نے سلیمان بن جعید سے جو (قبیلہ) فرع کے غلام تھے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھ سے تمھارے والد سری بن عبدالرحمن نے بیان کیا اور وہ فارعہ کے وصی تھے کہ فارعہ بنت عبدالرحمن بن منذر بن زہیر اپنے والد سے وہ انکے دادا زہیر سے روایت کیا کرتی تھین اور یہ زہیر انبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے اور زہیر کی بہن کبشہ حضرت معاویہ کے عقد مین تھین میرے نزدیک فارعہ نے اتنا ہی بیان کیا ہے کہ انکے والد انکے دادا سے روایت کرتے ہین (دادا کا نام زہیر نہین بتایا) واللہ اعلم ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ہلالی - خاندان ہلال بن عامر بن صعصعہ سے ہین - اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ باہلی ہین اور بعض انکو نصری کہتے ہین خاندان بنی النصر بن معاویہ سے بصرہ مین رہتے تھے - ابوعثمان نہدی نے انسے روایت کی ہے سلیمان بن تیمی نے ابوعثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے انھون نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ان دونون نے کہا کہ جب آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو آنحضرت ایک پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر پر چڑھے اور آپنے آواز دی یا بنی عبد مناف مین ڈرانے والا ہون میری تمھاری مثل اس شخص کی سی ہے جو اپنے اہل کی نگرانی کررہا ہو اور دشمن کو دیکھ کر ہوشیار کرنے چلا ہو (لیکن) اس خوف سے کہ کہین دشمن اس سے پہلے نہ پہونچ جائے پکار اٹھے کہ اے قوم (دشمن) ڈاکا مارنے آگیا) اسیطرح حماد بن مسعدہ نے سلیمان تیمی سے انھون نے ابوعثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کیا ہے اور انکے سوا معتمر بن سلیمان وغیرہ نے انکی مخالفت کی ہے -

انھوں نے ذہن یا لک کو سند میں ذکر کیا۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض۔ فہری (خاندان) بنی حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ سے ہیں۔ قریشی ہیں فہری ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بکر بن سہل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی انھوں نے عطا سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیس بن صبابہ کے ہمراہ زہیر بن عیاض فہری مہاجر بدری اُحدی کو بنی نجار کی دیات (کے لیے) بھیجا بنی نجار نے مقیس کے بھائی کی دیت میں انکے پاس جمع کر دی جب مقیس کو دیت مل گئی تو اسنے زہیر بن عیاض پر حملہ کیا اور انکو شہید کر کے مرتد ہو گیا ابونعیم اور ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن غزیہ بن عمرو بن خنثر بن ماذ بن عمرو بن حارث بن ماذ بن بکر بن ہوازن صحابی ہیں۔ دارقطنی نے انکو خنثر کے نام میں ابن طبری نے زہیر بن غزیہ کے نام میں لکھا ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قرضم بن جعیل۔ عذری خاندان عذرہ بن سعد سے تھے جو قضاعہ کا ایک قبیلہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے چونکہ بہت مسافت طے کر کے آئے تھے اس سبب سے آپ انکی بزرگی کیا کرتے تھے طبری نے انکو زہیر بن قرضم بیان کیا ہے اور محمد بن حبیب نے کہا ہے کہ انکا نام حسین بن قرضم بن جعیل ہے حسین میں انکا بیان گذر چکا واللہ اعلم۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بلوی۔ ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ یہ زاہر بن قیس بن زہیر بن قیس کے دادا ہیں زاہر ہشام بن عبدالملک کیطرف سے (شام) برقہ کے حاکم تھے اور برقہ ہی میں انکی قبر ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی۔ اسماعیل بن ابی خالد نے ... انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا زہیر بن مخشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور صحابی ہیں۔ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ... جشمی۔ انکی کنیت ابواسامہ ہے جنگ خندق میں شریک تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے انکا کچھ حال نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

نمیری ابن ابوعلی نے اسکو بیان کیا ہے حالانکہ انکی کنیت ابوزہیر ہے صحابہ کے تذکرہ لکھنے والوں نے انکا حال کنیت کے باب میں لکھا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے

(سیدنا) زوبعہ (رضی اللہ عنہ)

جنی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہم نے حسن دارقطنی کا اتباع کرکے انکو بیان کیا ہے کہ انھوں نے طاسیات میں سمیح جنی کی روایت کو ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے زربن حبیش کی حدیث ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے اس وقت جن آئے جب انھوں نے قرآن سنا کہا چپ ہو جاؤ۔ یہ نو یا سات تھے انہی میں ایک زوبعہ بھی ہیں۔ اگر ہم نے یہ شرط نہ کرلی ہوتی کہ ایسے لوگوں کسی کو نہ چھوڑینگے تو اسکو اور اس جیسے تذکرہ ان کو چھوڑ دیتے۔

باب الزاء مع الیاء

(سیدنا) زیاد اخرس (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں نے انکو زیاد بن اخرس بن عمرو جہنی بیان کیا ہے اور بعض نے زیاد بن عمرو جہنی لکھا ہے یہ بنی ساعدہ کے حلیف تھے ابن شہاب نے ان انصار کے بیان میں جو بدر میں شریک تھے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے انکے حلیف زیاد بن عمرو جہنی بھی تھے۔ فاروق خطابی نے اپنی سند سے بروایت ابن شہاب بیان کیا ہے کہ انکا نام زیاد بن اخرس بن عمرو ہے ابونعیم و ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابو الاخزر جشمی بصرہ میں رہتے تھے انکے پوتے حسان بن اخزر بن زیاد جشمی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ زیاد کا اونٹ غلہ سے لایا ہوا چھوٹ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے ملاقات کی لہٰذا آخرہ ہم اسکو زیاد جشمی کے بیان میں ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ ابوعمر نے ضمناً تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ تمیمی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی انھوں نے کہا احمد بن عبدہ یعنی ابو جعفر ثقفی نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبارک بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن حلبس نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم حضرت ام درداء کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں زیاد بن جاریہ ہمارے پاس آئے تو حضرت ام درداء نے انسے کہا کہ تمھاری روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق کسطرح ہے ابن ابی عاصم نے اسیطرح بیان کیا ہے انکا قول یہ ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس بقدر ضرورت مال ہو اور وہ سوال کرے تو وہ روز قیامت اسطرح آئیگا کہ اسکا منہ زخمی ہوگا صاحب حاجت ... فرمایا جو صبح و شام کو کافی ہو۔ ابونعیم و ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے انکی اولاد نے ان سے روایت کی ہے یہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ہمکو پکڑا اور رسیوں میں باندھا آخر حدیث تک۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن جہور۔ امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ نائل بن زیاد بن جہور نے کہا کہ مجھ سے میرے والد زیاد بن جہور نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط میرے پاس آیا تھا۔ ابو احمد عسکری نے بھی اسکو اسیطرح بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ صدائی۔ صداء یمن کا ایک قبیلہ ہے یہ زیادہ مصر میں فروکش تھے۔ بنی حارث بن کعب بن مذحج کے حلیف تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ کے سامنے اذان دی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم صداء کی طرف ایک لشکر روانہ کیا انھوں نے کہا یا رسول اللہ اس لشکر کو آپ واپس کر لیجیے میں اپنی قوم کے اسلام کا ذمہ لیتا ہوں لشکر واپس بلا لیا گیا انکو دعوت اسلام کا خط لکھا گیا پس انکا وفد مسلمان ہونیکی خبر لیکر آیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے برادر صداء تمھاری قوم تمھاری بہت ہی مطیع ہے انھوں نے جواب دیا یہ بات نہیں ہے بلکہ خدا نے انکو ہدایت دی ہے۔ انھوں نے کہا مجھکو آپ انکا سردار کیوں نہیں بنا دیتے آپنے فرمایا ہاں لیکن ایمان دار کے لیے سرداری میں کوئی خوبی نہیں پس انھوں نے اسکا خیال چھوڑ دیا۔ ہمیں ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ بہت لوگوں نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ اور یعلی نے خبر دی انھوں نے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے انھوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انھوں نے زیاد بن حارث صدائی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی اذان کا حکم دیا میں نے اذان دی (حضرت) بلال نے اقامت کہنی چاہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صداء نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ تمیمی عمرو بن عدی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دعا دی انکے بیٹے نعیم نے ان سے روایت کی ہے۔ جمیع بن ثور بن زیاد بن حنظلہ بن عمرو بن عدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہمکو دعوت اسلام دیتے تھے اور ہم ان سے بھاگتے تھے مگر انھوں نے ہمکو پالیا اور ہمکو پکڑ کر بلا معیر کے قیدیوں کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے پس ہم مسلمان ہو گئے آپنے ہم سبکو دعا دی اور انکے خاصکر اسیر کے سر پر ہاتھ پھیر کر میرے لیے دعا کی ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ابو عمر نے حنظلہ کو اسلام ذال معجمہ کے ساتھ لکھا ہے اور ابو موسی نے حنظلہ حاء معجمہ سے یا حنظلہ حاء حطی اور ظاء معجمہ کیساتھ لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ تمیمی۔ انھیں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن عاصم اور زبرقان بن بدر کیطرف روانہ کیا تھا تاکہ مسیلمہ اور طلیحہ اور اسود کے مقابلہ مین ان دونوں کی اعانت کریں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور انکے تمام مشاہد مین انکے ساتھ شریک تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے انکی روایت سے کوئی حدیث نہین معلوم ہوتی۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو نمیری۔ ہمین ابو موسی محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبد اللہ اور عبد الرحمن بن محمد بن احمد نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمین ابو بکر یعنی عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن احمد بن عمرو بن ابو عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد یعنی ابو جعفر مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین تمیم بن عروہ نے خبر دی انھون نے قیس بن یزید کنانی سے انھون نے عبد الملک سے انھون نے حذیفہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ زیاد بن عمرو نمیری نے بیان کیا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے کہ آپ قبیلہ جہینہ اور اشجع کے لوگون کے پاس کھڑے ہوگئے اور ان سے کچھ مزاح کی باتین کین اور انکے ساتھ ہنسنے لگے مین غمگین ہوا اور کہا یا رسول اللہ اشجع اور جہینہ سے آپ ہنستے ہین اسپر آپ غصہ ہوئے اور آپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر میرے مونڈھون پر مارے پھر کہا آگاہ ہو یقیناً یہ لوگ بنی فزارہ اور بنی شریدہ سے بہتر ہین اور تیری قوم سے جنھون نے اللہ عز وجل سے استغفار کیا پس جب ردت کا زمانہ آیا اسوقت وہ سب قبیلے جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ اور اشجع کو فضیلت دی تھی مرتد ہوگئے اور مجھے بھی ڈر لگا تھا کہ میری قوم نہ مرتد ہو جائے پس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی آپنے فرمایا تم ہرگز نہ ڈرو کیا تمنے سنا نہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان لوگون نے خدا سے استغفار کیا ہے۔ یہ ابی نعیم کی روایت کے الفاظ ہین۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

غلام سعد۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے وکیع نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انھون نے جلیس بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے انھون نے زیاد غلام سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی محشر مین تیز دوڑاتے دیکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی۔ ابن قانع نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور ابن قانع نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھون نے زیاد بن سعد سلمی سے روایت کی انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین موجود تھا۔ اسیطرح ابن قانع نے انکو صحابہ مین قرار دیا ہے مگر انکے باپ و دادا کا صحابی ہونا مشہور ہے۔ امیر ابن ماکولا؟ اندلسی نے اسکو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سکن بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی یہ امری القیس ہیں سعد بن معاذ بن معاذ کے ساتھ مل جاتے ہیں یہ جنگ
احد میں شہید ہوئے ہمیں ابو القاسم اسعد بن ابو شل ازدی نے اذنا خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حسین بن احمد
بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن فتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسی صفار
مصیصی نے خبر دی انھوں نے کہا میں نے ابن مبارک کو سنا وہ محمد بن اسحاق سے وہ حصین بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے وہ محمود بن عمرو بن
یزید بن سکن سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر احد کے دن جب لڑائی سخت ہو گئی اور دشمنوں نے آپکی طرف راستہ پالیا اور آپ سے
قریب ہو گئے تب مصعب بن عمیر نے دشمنوں کو ہٹانا شروع کیا یہانتک کہ شہید ہو گئے اور ابو دجانہ سماک بن خرشنہ بہت زخمی ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو صدمہ پہونچا اور آپکے آگے کے چار دانت شہید ہو گئے اور آپکا لب مبارک زخمی ہوا اور رخسار دن پر کڑی نہ پہونچا اور خود رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم دو زرہیں پہنے ہوئے مدبر ہے تھے آپنے فرمایا کون شخص اپنی جان ہمارے واسطے فروخت کریگا پانچ انصاریوں کی ایک جماعت کہ منجملہ ان کے
زیاد بن سکن بھی تھے انھوں نے مقابلہ کیا یہانتک کہ آخر میں زیاد بن سکن رہ گئے یہ بھی زخموں سے چور ہو کر گر گئے پھر مسلمانوں نے لوٹ کر انکی طرف سے
مقابلہ کیا اور دشمنوں کو انسے ہٹا دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا مجھ سے نزدیک ہو جاؤ یہ زخموں سے گر گئے تھے آپنے انکو لیکر اپنے
قدموں کا تکیہ لگا دیا یہانتک کہ آپ ہی کے قدموں پر انکی روح پرواز کر گئی۔ طبری نے انکو محمد بن حمید سے انھوں نے سلمہ سے انھوں نے ابن اسحاق سے
انھوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انھوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن ابو سکن سے روایت کی انھوں نے کہا زیاد بن سکن پانچ انصاریوں کے
ساتھ کھڑے ہو گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عمارہ بن زیاد بن سکن جیسا کہ ہم انشاء اللہ ذکر کرینگے ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے خبر دی
انھوں نے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے حصین سے انھوں نے محمود سے روایت کی کہ زیاد بن سکن تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سمیہ۔ سمیہ انکی ماں ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ زیاد بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں یہی زیاد ہیں یہ
زیاد بن سمیہ کر کے مشہور ہیں انہی کو معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے خاندان میں ملا لیا تھا حضرت معاویہ کے ملانے سے پہلے لوگ انکو زیاد
بن عبید ثقفی کہا کرتے تھے انکی ماں سمیہ حارث بن کلاہ کی لونڈی تھیں یہ ابو بکرہ کے ماں شریک بھائی ہیں انکی کنیت ابو المغیرہ ہے انکی پیدائش ایک
روایت میں ہجرت کے سال اور ایک روایت میں ہجرت سے پہلے اور ایک روایت میں غزوۂ بدر کے دن ہوئی نہ یہ صحابی ہیں اور نہ انسے
کوئی حدیث مروی ہے یہ بڑے زیرک فہیم فصیح و بلیغ تھے انھوں نے اپنے والد عبید کو ایک ہزار درہم سے خرید کر آزاد کر دیا حضرت عمر نے انکو بصرہ کے
بعض علاقوں کا عامل مقرر کیا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو موسی نے انکو اپنی جگہ پر مقرر کر دیا تھا یہ ان کے منشی تھے۔ انھوں نے اپنے
بھائی ابو بکرہ اور نافع اور شبل بن معبد کے ساتھ مغیرہ ابن شعبہ کے خلاف گواہی دی تھی ان لوگوں کی گواہی سے قطع نہیں کیا گیا اور عمر رضی اللہ

عنہ نے اور گواہون پر بھاری کی اور انکو معزول کر دیا انھون نے کہا اے امیر المومنین آپ لوگون کو آگاہ کر دیجیے کہ آپنے مجھے کسی رسوائی کیوجہ سے
نہین معزول کیا حضرت عمر نے فرمایا کہ مین نے تمکو کسی رسوائی کیوجہ سے نہین معزول کیا بلکہ مین نے اس امر کو ناپسند کیا کہ تمھاری زیادہ عقل کا بار
لوگون پر ڈالون (کیونکہ جب آدمی زیادہ عقلمند ہوتا ہی تو آیندہ ہر ایک پیش آنیوالی بات کا پہلے سے توڑ جوڑ لگاتا ہی جس سے رعایا کو اطمینان نہین حاصل ہوتا)
پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انھون نے انکو بلاد فارس کا سردار بنا دیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی
مصالحت تک انھی کی طرف رہے پھر معاویہ نے انکو اپنے مین ملا لیا اور ابو سفیان کیطرف سے انکو اپنا بھائی کر لیا اس ملانے کی یہ وجہ ہوئی کہ زیاد
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین فتح کی خوشخبری لیکر آئے حضرت عمر نے زیاد کو حکم دیا انھون نے لوگون کے سامنے خوبی سے بیان کیا اسپر عمرو بن العاص نے
کہا اگر یہ جوان قریشی ہوتا تو تمام عرب پر اچھی طرح حکومت کرتا ابو سفیان نے کہا مین اس شخص کو خوب جانتا ہون جسنے اسکا تخم اسکی مان کے پیٹ
مین ڈالا ہی علی بن ابی طالب نے پوچھا اے ابو سفیان وہ کون ہی ابو سفیان نے کہا وہ مین ہی ہون حضرت علی نے کہا خاموش ہو رہو کیونکہ اگر عمر اسکو
سنینگے تو تمھارے ساتھ تیزی کرینگے۔ اور جب زیاد حضرت علی کیطرف سے بلاد فارس کے والی ہوے تب حضرت معاویہ نے زیاد کو ایک خط
لکھا جسمین اسکی طرف اشارہ تھا اور اطاعت نہ کرنے پر دھمکی دیگئی تھی زیاد نے اس خط کو حضرت علی کے پاس روانہ کیا اور لوگون سے بیان کیا کہ مجھے
جگر کھانے والی لڑکی سے تعجب ہوتا ہی کہ وہ مجھے دھمکا رہا ہی حالانکہ میرے اور اُسکے درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے (یعنی
حضرت علی رضی اللہ عنہ) مہاجرین و انصار کے ساتھ موجود ہین جب حضرت علی رضی اللہ عنہ زیاد کے خط پر مطلع ہوے زیاد کو لکھا کہ مین نے تمکو
جس امر کا والی بنایا ہی میرے نزدیک تم اسکے اہل ہو اور جو کچھ تم چاہتے ہو بغیر صبر و یقین کے نہین پا سکتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین
ابو سفیان سے ایک بے سوچے بات نکل گئی تھی جس سے تم میراث و نسب کے مستحق نہین ہو سکتے معاویہ آدمی کے آگے پیچھے (یعنی موافقانہ و مخالفانہ
دونون طرح سے پیش آتے ہین پس ان سے ہوشیار رہو والسلام جب زیاد نے خط پڑہا کہا بخدا ابو الحسن نے میرے موافق شہادت دی جب حضرت شہید
ہوگئے اور زیاد فارس مین رہ گئے تو حضرت معاویہ کو زیاد کا خوف ہوا انھون نے فورًا انکو ملا لیا اسکا بیان بہت لمبا ہی ہمنے اسکو چھوڑ دیا یہ واقعہ
سنہ ۴۴ ہجری مین ہوا ہمنے اسکا تاریخ کامل مین پورا بیان کیا ہی حضرت معاویہ نے انکو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ بھی
انھی کی ماتحتی مین کر دیا یہ مرتے دم تک برابر اسکی حکومت پر رہے سنہ ۵۳ھ مین انکا انتقال ہوا یہ بڑے منتظم اور آئین حکومت سے بخوبی واقف تھے بعض
لوگون سے سوال کیا گیا کہ زیاد و حجاج مین کون زیادہ منتظم تھا انھون نے جواب دیا کہ زیاد فتنون اور اختلافون کے بعد عراق کا سردار ہوا اسنے عراق
ہی کے آدمیون سے عراق کا انتظام کیا اور عراق سے خراج لیکر شام کو روانہ کیا اور لوگون پر ایسی حکومت کی کہ دو آدمیون نے بھی اختلاف نہ کیا
اور حجاج عراق کا افسر ہوا تو وہ شامیون کی فوج اور مال بغیر حفاظت نہ کر سکا اور اسکے ماتحت و باغی بہت اٹھ کھڑے ہوے اور اسنے
زیاد ہی کے حق مین فیصلہ کیا۔ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ)

ابن طارق اور بعض لوگون نے طارق بن زیاد بیان کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہے شعبی نے انسے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن رواحہ کو بھیجا انھون نے اہل خیبر کی کھجور دن کا اندازہ کیا (وہ ایسا اچھا ہوا تھا) کہ ایک کھجور کی بھی چوک نہوئی ابن مندہ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن علاقہ حضرمی طلقانی انھون نے عیینہ ابن حصن کو ردت کے زمانے مین چھوڑ کر خالد بن ولید سے پناہ لی تھی محمد بن اسحاق نے اسکو بیان کیا ہے اور شیرازی اندلسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابن بشر یہ انصار کے حلیف تھے یہ اور انکے بھائی ضمرہ بدر مین شریک تھے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ زیاد بن عمرو اور اپنے بھائی ضمرہ کے ساتھ بدر مین شریک ہوے۔ یہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے مولی ہین ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض۔ اور بعض لوگون نے عیاض بن زیاد کہا ہے اشعری انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے محمد بن عبدالملک ابن مروان او رعلی بن مدینی نے یزید بن ہارون سے انھون نے شریک سے انھون نے مغیرہ سے انھون نے شعبی سے انھون نے زیاد بن عیاض اشعری سے روایت کی انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز کو کرتے دیکھا ہے تمکو بھی وہی کرتے دیکھتا ہون سوا ایک بات کے کہ تم عید کے دن نہین نہاتے ہو عثمان بن ابی شیبہ اور یوسف بن عدی نے شریک سے انھون نے مغیرہ سے انھون نے شعبی سے اسکو روایت کیا ہے انھون نے کہا کہ عیاض شہر انبار مین اپنے تمام ہمراہیون کے دن) مقام انبار مین ہانذ ہوے اور اس حدیث کو بیان کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکا شمار اہل مصر مین ہے یہ صحابی ہین یزید بن نعیم نے ان سے روایت کی ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن قرد اور بعض لوگ انکو ابو القرد کا کی کے بیٹے کہتے ہین زہری نے ابو السفر سے انھون نے زیاد قرد سے روایت کی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ ہمارے قرابت تھے کہ تمکو ایک باغی گروہ مار ڈالیگا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین نے استیعاب کے صحیح نسخون مین قرد قاف سے دیکھا ہے جسکے نیچے لکھا ہے کہ قرد قاف سے ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم کی کتابون مین عین کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عدی بن فاصہ بن کلیب بن مودوعہ ابن عدی بن غنم بن ربعہ بن راشدان بن قیس بن جہینہ یہ بدر و احد مین شریک ہوے تھے۔ ابو عمر و ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ یہ انصاری خزرجی بیاضی ہین انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین (مکہ معظمہ مین) حاضر ہوئے اور ہجرت تک وہین رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینے کو ہجرت کی اسلیے انکو مہاجری انصاری کہتے ہین یہ بیعت عقبہ و غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حضرموت پر عامل مقرر کیا تھا ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل بن احمد بن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر محمد بن احمد بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حفص عمر بن ابراہیم بن احمد کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ ابن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے اعمش سے انھون نے سالم ابن ابی جعد سے انھون نے زیاد بن لبید سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بیان کیا پھر کہا یہ (بات) علم چلے جانے کے وقت ہوگی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم کسطرح چلا جائیگا اس حال مین کہ ہم قرآن پڑھتے ہین اور اپنی اولاد کو قرآن پڑھواتے ہین اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھواتی رہیگی آپنے فرمایا اے ام لبید کے بیٹے (تیری مان تجھکو نہ جنتی) کیا یہود و نصاری توریت و انجیل نہین پڑھتے حالانکہ اُس سے کچھ بھی نہین فائدہ اوٹھاتے۔ زیاد کی وفات حضرت معاویہ کے شروع عہد مین ہوئی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف سلیطین نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہے لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا مختصر حال لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم حضرمی۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد بن احمد کی روایت سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے مغیرہ بن ابی بردہ سے انھون نے زیاد بن ابو نعیم حضرمی سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین اسلام مین خدا نے فرض کی ہین جو شخص انمین سے تین کو ادا کرے تو اسکو وہ تین چیزین کچھ فائدہ نہ دینگی یہانتک کہ سبکو (پورا) کرے یعنی نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہین اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم فہری۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ صحابہ مین انکا ذکر ہے مین انکی روایت سے کوئی حدیث نہین جانتا ہون اور یہ یوم الدار مین حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ شہید ہوئے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

نحشلی انکی کنیت ابو الاغر ہو انسے انکے بیٹے اغر نے روایت کی ہو زیاد ابو الاغر کے بیان مین انکا ذکر ہو چکا ہو یہ بصرہ مین رہتے تھے اسحاق بن ابراہیم صواف نے
ابو ہیثم قصاب سے انھون نے غسان بن اغر بن زیاد نشلی سے انھون نے اپنے والد اغر سے انھون نے انکے دادا زیاد سے روایت کی کہ انکا ایک اونٹ کھانے
سے لاغر ہو گیا تھا میں نے کہا کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے ملے اور پوچھا اے اعرابی کیا لائے ہو (انھون نے کہا) مین نے جواب دیا گیہون لایا ہون آپ نے پوچھا
تم کیا چاہتے ہو مین نے کہا اسکو بیچنا چاہتا ہون آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اعرابی سے اچھی طرح معاملہ کرو اسطرح اسکو صورت نے بیان کیا ہی
اور اسمین وہم کیا ہی اور ٹھیک وہ ہی جو موسی بن اسمعیل اور صلت بن محمد اور ابو سلمہ نے غسان بن اغر سے انھون نے زیاد بن حصین سے انھون نے اپنے والد
حصین سے روایت کر کے بیان کیا ہی اور یہی صحیح ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابو ہارس باہلی۔ ان سے انکے بیٹے ہارس نے بیان کیا ہو نصر بن محمد نے عکرمہ بن عمار سے انھون نے ہرماس ابن زیاد باہلی سے روایت کر کے بیان کیا
ہو انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (مین اپنے والد کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا اور مین بہت کم سن تھا) کہ اپنے ناقہ عضباء
(نامی) پر سوار بقر عید کے دن لوگون کے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے اسکو نضر کے سوا اورون نے عکرمہ سے انھون نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی
ہو مین اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے واسطے آیا (اور مین (اسوقت) لڑکا تھا) اور اپنا ہاتھ بیعت کیواسطے
آپکی طرف بڑھا دیا آپ نے ہاتھون کو واپس کر دیا اور مجھسے بیعت نہ لی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہند۔ ابو بکر بن علی نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہو اور حدیث اپنے والد ابو ہند سے روایت کرتے ہین۔ ابو موسی نے انکا مختصر حال لکھا ہی۔

(سیدنا) **زیاد** (رضی اللہ عنہ)

ہا کی زیادتی کے ساتھ۔ یہ جہور کے بیٹے لخمی عمی ہین اور عم نمارہ ابن لخم کے بیٹے ہین بعض لوگ اسکو عم ایک میم سے بیان کرتے ہین (لیکن) یہ کوئی
چیز نہین۔ یہ فتح مصر مین شریک ہو کر فلسطین لوٹ آئے اور وہین انکے لڑکے رہتے تھے۔ حذاقی بن حمید بن ستیر بن ساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض
بن شرق لخمی نے اپنے والد حمید سے انھون نے اپنے ماموں خالد بن موسی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زیاد بن جہور سے
روایت کی انھون نے کہا میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اسمین (لکھا) تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد مین تمکو خدا اور آخرت کی یاد
دلاتا ہون اسکے بعد (کہتا ہون) کہ اسلام کے سوا لوگون نے جتنے دین اختیار کیے ہین چاہیے کہ چھوڑ دین اسکو تم خوب جان لو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اخنس۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور دونون نے کہا ہو کہ زید غلط ہو اور صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ارطاۃ بن عویمر بن عمران بن حلیس بن سنان بن الی بن معیص بن عامر بن لوی۔ جبیر بن نفیر نے ان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ہرگز اللہ کیطرف کسی چیز سے اتنا تقرب نہین حاصل کر سکتے جتنا اس سے نکلے ہوئے یعنی قرآن سے حاصل کر سکتے ہو۔ ابن تابع نے اسکو بیان کیا ہے انکا تذکرہ اشیری نے استیعاب پر استدراک کے لیئے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا زید ارقم رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک اغر بن ثعلبہ ابن کعب بن خزرج بن ثعلبہ انصاری خزرجی خاندان بنی حارث بن خزرج سے ہین انکی کنیت ابو عمر ہے اور ابو عامر اور ابو سعد اور ابو سعید اور ابو انیسہ (بھی) لوگون نے بیان کیا ہے۔ یہ واقدی اور ہیثم بن عدی کا کلام تھا۔ ان سے ابن عباس اور انس بن مالک اور ابو اسحاق سبیعی اور ابن ابی لیلی اور یزید بن حیان نے روایت کی ہے ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی انھون نے کہا مجھسے میرے والد نے یحیی بن سعید سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے حسن بن مسلم سے انھون نے طاوس سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے کہا زید بن ارقم آئے ان سے ابن عباسؓ نے یاد کرنیکی غرض سے پوچھا کہ تمنے اس گوشت کی بابت کسطرح خبر دی تھی جو آپکو احرام کی حالت مین ہدیۃً پیش کیا گیا تھا۔ انھون نے جواب دیا کہ ہان ایک آدمی نے آپکو شکار کے گوشت کا ایک ہدیۃ پیش کیا آپ نے اسکو واپس کر دیا اور فرمایا ہم اسکو نہ کھائینگے ہم احرام باندھے ہین اور اسکو ابوالزبیر نے طاوس سے روایت کی ہے اور انھی زید بن ارقم سے چند وجوہ سے مروی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سترہ غزوون مین شریک ہوے اور غزوۂ احد مین کم سن سمجھے گئے تھے (اسلیے نہین شریک کیے گئے) اور یہ عبداللہ بن رواحہ کی پرورش مین تھے اور غزوۂ موتہ مین انکے ساتھ گئے تھے ہمین اسمعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبیداللہ بن موسی نے اسرائیل سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین اپنے چچا کے ہمراہ تھا عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ وہ اپنے اصحاب سے کہہ رہا تھا کہ ان لوگون پر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہین انپر نہ خرچ کرو یہانتک کہ شکستہ ہو جاوین اور اگر ہم مدینے کیطرف لوٹینگے تو ضرور بالضرور انمین سے عزت دار ذلیل کو نکالدیگا پس مین نے اسکو اپنے چچا سے بیان کیا انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کر دیا آپ نے مجھے بلایا مین نے آپسے (بھی) بیان کر دیا آپنے عبداللہ اور اسکے ہمراہیونکی طرف (آدمی) بھیجا وہ لوگ قسم کھا گئے کہ انھون نے نہین کہا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا قرار دیا اور ان لوگونکی تصدیق کی اس سے مجھکو اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا پس مین گھر مین بیٹھ رہا مجھسے میرے چچا نے کہا کہ تمنے کیا ارادہ کیا تھا کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھٹلایا اور تم سے ناخوش ہوے پس اللہ تعالی نے اذا جاءک المنافقون نازل فرمایا آپنے میری طرف آدمی (بلا نیکو) بھیجا اور مجھکو پڑھکر سنایا پھر فرمایا کہ خدا نے تمھاری تصدیق کی لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ سب سے پہلے مقام مریسیع کے موقع پر شریک ہوے کوفہ مین رہتے تھے اور مقام کندہ مین انکا گھر تھا اور وہین ۶۸ھ ہجری مین انتقال ہوا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تھوڑے ہی دنون بعد وفات پائی یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ

صفین مین شریک ہوے اور انکے خاص اصحاب مین انکا شمار ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق طبرانی نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ مصر مین اترا کرتے تھے۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی اور نوشروان سنے خبر دی ان دونون نے کہا ہمین ابن ریدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن شدین مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن خالد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے زید بن اسحاق انصاری سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد کے دروازے پر ملے آپ نے فرمایا کیا مین تمکو جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ نہ بتاؤن مین نے کہا ہان اے خدا کے نبی آپنے فرمایا (وہ) لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔ ابو موسی نے کہا اسی طرح ہمین نے اسکو طبرانی کی کتاب مین پایا ہی لیکن ابن لہیعہ صحابہ سے ملنا محال ہی پس یا تو ابن لہیعہ کی روایت زید سے مرسل ہی اور یا زید نے کسی صحابی سے روایت کیا ہوگا اور اس صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن تیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بلوی عجلانی انصاری اور بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہین۔ یہ ثابت بن اقرم کے چچا کے بیٹے ہین۔ اسکو موسی بن عقبہ اور زہری اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہی ان سبھون کا قول ہی کہ انصار مین سے خاندان بنی عجلان سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عجلان شریک بدر تھے مگر ابن اسحاق نے لکھا ہی کہ خاندان بنی عبید بن زید بن مالک سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان شریک بدر تھے ان لوگون نے زید کو انصار سے قرار دیا ہی اور حلیف ہونا نہین بیان کیا۔ واللہ اعلم۔ اور یہ جو بیان ہوا ہی اسکو ابو عمر اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہی اور عبید بن زید (جنکو ابن اسحاق نے اپنے قول مین بیان کیا ہی) وہ زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہین (لہذا) زید بن اسلم کا نسب بنی عمرو بن عوف کی جانب رجوع کر گیا اور ابو عمر اور انکے ساتھیوں نے زید بن اسلم کو (انصار کا) حلیف قرار دیا ہی اور ایسا ہی ابن ہشام کلبی نے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے انکو انصار کا حلیف قرار دیا ہی کیونکہ انھون نے بیان کیا ہی کہ خاندان بنی عبید بن زید بن مالک ایک جماعت شریک بدر ہوئی پھر انھون نے کہا کہ اور بنی عبید کے خلفا یعنی خاندان بنی بلی سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان (شریک رہوے) اور ایسا ہی سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے انکو حلیف قرار دیا ہی لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا حلیف ہونا نہین بیان کیا ہی اور صحیح یہ ہی کہ زید بن اسلم حلیف ہین اور عبید اللہ بن ابی رافع نے انکو ان لوگون کے نامون مین بیان کیا ہی جو حضرت علی کے ساتھ جنگ مین شریک ہوے اور ہشام کلبی نے انکی مخالفت کی ہی اور کہا ہی کہ طلیحہ بن خویلد اسدی نے انکو جنگ بزاخہ کے دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین شہید کر ڈالا تھا اور انکے ساتھ عکاشہ بن محصن بھی شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اوفی۔ ابواوفی کا نام علقمہ ہی جو خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم کے بیٹے ہین یہ اسلمی صحابی ہین عبداللہ بن ابی اوفی انکے بھائی تھے ابو عمر نے کہا ہی کہ مدینے مین رہتے تھے اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بصرہ مین رہتے تھے مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر اور حضرت عثمان و عبدالرحمن بن عوف اور حضرت طلحہ و زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص و عمار بن یاسر اور حضرت ابو الدردا و سلمان فارسی و حضرت علی اور اپنے درمیان مین بھائی چارا کیا۔ ہمین ابو العباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور ابن محمد بن سعید نے (مقام) اصبہان مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جہم سمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحیم بن واقد خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعیب بن یونس اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن صہیب نے یحیی بن زکریا سے انھون نے عبداللہ بن شرحبیل سے انھون نے ایک قریشی سے انھون نے زید بن ابی اوفی سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر اگر مین کسی کو دوست بناتا تو تمھی کو بناتا ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابو موسی نے لکھا ہی کہ حافظ ابو عبداللہ بن مندہ کے بعض نسخون مین انکا ذکر ہی اور بعض مین نہین ہے ابن ابی عاصم نے کہا ہی کہ مجھکو زید بن ابی اوفی کی اولاد سے ایک آدمی نے خبر دی کہ وہ قبیلہ کندہ سے تھے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن بولا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین۔ ہمین عبداللہ بن احمد بن علی اور اسماعیل بن عبید اللہ وغیرہما نے اپنی سندون سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی انھون نے کہا ہمسے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حفص بن عمر شنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انھون نے کہا مین نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انھون نے کہا مجھسے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انھون نے کہا مین نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انھون نے کہا مجھسے میرے والد نے میرے دادا سے نقل کرکے بیان کیا ہی انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہی کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ کہے اسکے (سب) گناہ معاف ہو جائین اگرچہ وہ جہاد سے (بھی) بھاگا ہو تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کے لیے انکا ذکر کیا ہی حالانکہ انکا ذکر ابن مندہ کی کتاب مین موجود ہی ابن مندہ نے صرف انکا نسب چھوڑ دیا ہی اور ابو عمر نے بھی انکا نسب نہین بیان کیا صرف ابو نعیم نے انکا نسب ذکر کیا ہی اور ابو نعیم کی تبعیت مین ابو موسی نے بھی ذکر کر دیا ہی اور انھون نے بعینہ اس حدیث کو بلال بن یسار سے انھون نے ان کے والد سے انھون نے ان کے دادا زید سے روایت کی ہی پس یہ زید وہی زید بن بولا ہین ہمین کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہی اور انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے بلال کی جگہ ہلال بیان کیا ہی واللہ اعلم۔ اور ابو عمر نے زید کے بیٹے یسار سے انھون نے زید یعنی رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے غلام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے باب الاستسقا مین ذکر کیا ہے -

(سیدنا) زید رضی اللہ عنہ

ابن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہین - انکی والدہ نوار بنت مالک بن معاویہ بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھین انکی کنیت ابو سعید ہے اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن اور ابو خارجہ کہتے ہین - جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین (ہجرت کرکے) تشریف لائے تب زید بن ثابت کی عمر گیارہ برس کی تھی - یوم بعاث کے دن انکی عمر چھہ برس کی تھی اور اسی دن انکے والد شہید ہوئے - غزوۂ بدر مین کم سنی کی وجہ سے نہین شریک ہوسکے اور غزوۂ احد مین شریک تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ زید احد مین (بھی) نہین شریک ہوئے بلکہ انکا پہلے پہل شرکت کا موقع غزوۂ خندق ہے زید مسلمانون کے ساتھ مٹی اٹھاتے تھے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا لڑکا ہے - غزوۂ تبوک مین خاندان بنی مالک بنی نجار کا علم عمارہ ابن حزم کے پاس تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو لیکر زید بن ثابت کو دیدیا - عمارہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپکے پاس میری کوئی (شکایت) پہونچی آپ نے جواب دیا نہین لیکن قرآن کو (ہر چیز پر) تقدم ہے اور زید قرآن تم سے زیادہ جانتے ہین - زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے وحی وغیرہ لکھا کرتے تھے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سریانی (زبان) مین خطوط آیا کرتے تھے آپ نے زید کو (سریانی) زبان سیکھنے کا حکم دیا زید نے اسکو سیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بھی کاتب رہے ہین اور انکے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے (دوسرے) کاتب معیقیب دوسی بھی لکھا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ زید کو مدینے مین اپنا جانشین کیا ہے دو مرتبہ دو حجون مین اور ایک مرتبہ جب آپ شام کی جانب تشریف لیگئے تھے - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جب حج کو جاتے تب زید کو اپنا جانشین کرجاتے تھے - یمامہ کے دن انکے تیر لگا مگر انکو کچھ نقصان نہین پہونچایا - یہ تمام صحابہ مین (علم فرائض) سب سے زیادہ جانتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زید تم مین سب سے زیادہ فرائض کے جاننے والے ہین - اسی حدیث کے موافق (امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرائض مین انہی کا قول لیا ہے - زید راسخین فی العلم اور صحابہ مین بہت بڑے عالم تھے - جب گھر مین جاتے تو نہایت ہی خوش منش رہتے اور جب لوگون مین ہوتے تو بہت ہی باوقار رہتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیطرف سے بیت المال پر مقرر تھے ایکدن حضرت عثمان آئے زید کے غلام کو گاتے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے زید نے جواب دیا میرا غلام وہیب حضرت عثمان نے اسکے واسطے بھی ہزار (درہم) مقرر کیے زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرفدارون مین تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی لڑائی مین نہ شریک ہوے (لیکن باوجود اسکے بھی) حضرت علی کی بڑائی اور بزرگی ظاہر کیا کرتے تھے صحابہ مین سے ابن عمر اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور انس اور سہل بن سعد اور سہل بن حنیف اور عبداللہ بن زید خطمی نے اور تابعین مین سے سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار اور ابان ابن عثمان اور بشر بن سعید اور (خود) زید بن ثابت کے دو صاحبزادے خارجہ و سلیمان وغیرہم نے ان سے روایت

گئی ہے۔ ہمیں ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد حسن
بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی یوسف بن یعقوب نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ہشام دستوائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتادہ نے انس سے انھوں نے زید بن ثابت سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا ہم نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کو کھڑے ہوگئے (حضرت انس کہتے ہیں) میں نے پوچھا نماز اور سحری میں کتنا (فاصلہ) تھا زید نے جواب دیا بقدر
پچاس آیتوں کے (پڑھنے کے) (انکے سنہ وفات میں اختلافات ہیں سنہ ۴۲ یا ۴۸ یا ۴۵ یا ۵۱ یا ۵۲ یا ۵۵ میں انکا انتقال ہوا ہے اور مروان نے انکے (جنازہ
کی) نماز پڑھی جب انکی وفات ہوگئی ابوہریرہ نے کہا آج اس امت کا بڑا عالم انتقال کر گیا اور امید ہے کہ اللہ تعالی انکا بدل حضرت ابن عباس کو کرے انھوں ہی
نے حضرت ابوبکر و عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے میں قرآن شریف لکھا تھا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عبد ربہ انصاری خزرجی ہیں۔ ان سے انکے بیٹے عبد اللہ جنھوں نے اذان کا واقعہ خواب میں دیکھا تھا روایت کی ہے ابو نعیم نے اسیطرح انکا نسب
بیان اور انکے بیٹے عبد اللہ کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے زید کا نسب انکے بیٹے کے بیان میں ذکر کیا ہے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ
زید بن عبد ربہ بن ثعلبہ بن زید بن جشم بن حارث بن خزرج اور ہم انکو پوری طرح انکے بیٹے عبد اللہ کے بیان میں ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی عبد العزیز ابن محمد
نے عبید اللہ سے انھوں نے بشیر بن محمد بن عبد اللہ بن زید سے انھوں نے عبد اللہ بن زید سے جنھوں نے اذان کا واقعہ خواب میں دیکھا تھا روایت کی ہے کہ
انھوں نے اپنا مال جسپر انکا اور انکے بیٹے کا گذارہ تھا اور انکے پاس اسکے سوا اور مال نہ تھا صدقہ دینے کیواسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا
انکے والد نے آکر کہا یا رسول اللہ عبد اللہ نے اپنا وہ مال جسپر انکا گذارہ تھا صدقہ کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زید کو بلا کر کہا کہ تمہارا صدقہ
مقبول ہو گیا اور خدا نے تمہارے والد پر میراث میں واپس کر دیا بشیر نے بیان کیا ہے کہ پھر ہم اسکے وارث ہوئے یحیی قطان نے عبید اللہ سے انھوں نے
بشیر سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ عبد اللہ کے والد یا دادا زید تھے۔ ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی عمری ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوۂ احد میں کم سن سمجھا تھا (اسوجہ سے شریک احد نہیں ہوئے) عثمان بن عبد اللہ بن زید بن جاریہ نے عمر بن زید بن جاریہ سے
انھوں نے اپنے والد زید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور سعد بن خیثمہ اور ابو سعید خدری کو
خورد سال قرار دیا تھا۔ زید کے باپ جاریہ منافقوں میں سے تھے اور حمار الدار کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ جاریہ مسجد ضرار والوں سے تھے۔ انکے بیٹے زید
غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ لگایا تھا جب زید کی وفات کی خبر ابن عمر کو ہوئی انھوں نے ان پر بہت ہی رحم فرمایا
اور زید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (معرکۂ) صفین میں شریک ہوئے۔ ابو طفیل نے زید سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا پس اسکے (جنازہ کی) نماز پڑھو زید کہتے ہیں ہمنے دو صفیں باندھلیں۔ ابو عمر نے اس حدیث کو اس مقام پر اور ابو نعیم نے زید بن خارجہ کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

امیر ابو نصر نے انکا ذکر کیا ہے انھوں نے کہا کہ زید بن جاریہ انصاری اوسی صحابی ہیں۔ زید نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں چند لوگوں کو کم سن قرار دیا تھا انہیں میں یہ بھی تھا اسکو انکے بیٹے عمر نے انسے روایت کی ہے پھر امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ ابن جاریہ انصاری (بغیر تعیین نام کے) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ابو طفیل عامر بن واثلہ نے انسے روایت کی ہے۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے انکا نام زید بیان کیا ہے شاید یہ وہی (زید) ہیں جن سے انکے بیٹے روایت کرتے ہیں جنکا ذکر اوپر گذر چکا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس۔ انکی روایت سے یہ حدیث ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلیفہ کی بابت سوال کیا کہ آپکے بعد کون ہوگا آپ نے جواب دیا کہ ابو بکر۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ رجاء بن جلاس کے بیان میں اسپر گفتگو ہوچکی ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انصاری ... ہیں۔ ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے اُن انصار کے بیان میں جو خاندان بنی جشم بن حارث بن خزرج سے شریک بدر تھے زید بن حارث کو بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن حارث ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہے اور ابن کلبی نے بھی انکا نام یزید بیان کیا ہے کیونکہ انھوں نے کہا ہے کہ یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن خزرج اور انھیں کو ابن فسحم کہتے ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبد العزی بن امری القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبد ود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ ایسا ہی ابن کلبی وغیرہ نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہیں کہیں ناموں اور تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی میں اختلاف کیا ہے کلبی نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ سعدی بنت ثعلبہ بن عبد عامر بن افلت خاندان بنی معن طاری سے تھیں۔ ابن اسحاق نے حارثہ کے والد کا نام شرحبیل بیان کیا ہے لیکن انکا نام شراحیل ہے۔ زید کی کنیت ابو اسامہ تھی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور غلام اور دوست تھے۔ جاہلیت میں یہ قید ہوگئے تھے انکی والدہ انکو لیکر اپنے خاندان بنی معن سے ملنے گئیں بنی قین بن جسر کے سواروں نے انپر ڈاکہ مارا اور زید کو پکڑ کر بازار عکاظ میں لائے حکیم بن حزام نے زید کو اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے واسطے مول لے لیا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حکیم نے زید کو بازار حباشہ میں خریدا تھا حضرت خدیجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے پہلے دیدیا۔ زید کی عمر اسوقت آٹھ سال کی تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بطحاء مکہ میں دیکھا کہ ا... انکے

فروخت کرنے کے لیے آواز دیجاتی ہو آپ نے آکر حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور آپ نے زید کو حضرت خدیجہ کے مال سے خرید لیا حضرت خدیجہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا آپ نے زید کو آزاد کر دیا اور اپنا متبنی بنا لیا۔ ابن عمر نے کہا ہو کہ زید بن حارثہ کو ہم برابر زید بن محمد پکارا کرتے تھے یہانتک
اللہ تعالی نے کا حکم نازل فرمایا ادعوہم لآبائہم یعنی لوگو انکے باپ کیطرف نسبت کرکے پکارا کرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حمزہ بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات کرادی تھی زید کے والد شراحیل انکے نہ ملنے پر بہت غمگین تھے اور انہی کے فراق مین یہ اشعار کہے ؎ بکیت علی زید ولم ادر
ما فعل ✽ احی یرجی ام اتی دونہ الاجل ✽ فواللہ ادری وان کنت سائلاً ✽ اغالک سہل الارض ام غالک الجبل ✽ فیالیت شعری ہل لک الدہر رجعۃ ✽ فحسبی من الدنیا
رجوعک لی بجل ✽ تذکرنیہ الشمس عند طلوعہا ✽ وتعرض ذکراہ اذا قارب الطفل ✽ وان ہبت الارواح ہیجن ذکرہ ✽ فیا طول ما حزنی علیہ ویا وجل ✽ ساعمل
نص العیس فی الارض جاہدا ✽ ولا اسأم التطواف او تسأم الابل ✽ حیاتی او تاتی علی منیتی ✽ وکل امری فان وان غرہ الامل ✽ ساوصی بہ قیسا وعمرا کلاہما
واوصی یزیدا ثم من بعدہ جبلا ✽ پھر کچھ آدمی قبیلہ کلب کے حج بیت اللہ کے لیے آئے اور زید کو دیکھکر پہچان لیا اور زید نے ان لوگون کو پہچانا اور کہا کہ
میرے گھر والون کو میری طرف سے یہ اشعار پہونچا دینا کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہو کہ وہ لوگ میرے لیے بہت غمگین ہین ؎ احن الی قومی وان کنت نائیا ✽
فانی قعید البیت عند المشاعر ✽ فکفوا من الوجد الذی قد شجاکم ✽ ولا تعملوا فی الارض نص الاباعر ✽ فانی بحمد اللہ فی خیر اسرۃ ✽ کرام معد کابرا بعد کابر ✽
خاندان کلب کے لوگ گئے اور زید کے والد کو خبر دی اور انکا مقام اور مالک کا حال بیان کیا شراحیل کے دو بیٹے یعنی حارثہ اور کعب زید کا فدیہ دینے کے
واسطے چلے مکہ مین پہونچکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا ای عبد المطلب کے صاحبزادے ای ہاشم کے بیٹے ای اپنی قوم کے سردار کے لڑکے ہم آپکے
پاس اپنے لڑکے کیواسطے آئے ہین جو آپکے پاس ہی بس اب ہمپر اسکے فدیہ مین احسان اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیجیے آپنے پوچھا وہ کون ہی
انھون نے جواب دیا زید بن حارثہ آپنے پوچھا آکا اسکے سوا اور تو نہین انھون نے جواب دیا نہین آپنے فرمایا زید کو بلاؤ اور اسکو اختیار دو اگر وہ تمکو پسند
کرے تم لے جاؤ اور اگر مجھے پسند کرے تو بخدا مین وہ شخص نہین ہون کہ جو مجھکو پسند کرے اسکے خلاف مین کسی کو اختیار دون دونون نے جواب دیا
کہ آپنے انصاف سے بھی زیادہ دیا اور احسان کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بلایا اور کہا تم ان لوگون کو پہچانتے ہو زید نے جواب دیا
ہان یہ میرے والد اور یہ میرے چچا ہین آپ نے فرمایا مین وہ شخص ہون جسکو تم جان چکے ہو اور میرے حسن معاشرت کو اپنے ساتھ دیکھ چکے
ہو میرا یا انکو (جسکو چاہو پسند کرلو) زید نے جواب دیا کہ مین ان دونون (یعنی والد و چچا) کو نہین چاہتا اور نہ مین ایسا شخص ہون کہ
آپپر کسی کو پسند کرون آپ میرے بجائے والد و چچا کے ہین۔ دونون نے کہا ای زید تیرا برا ہو کیا تو غلامی کو آزادی اور اپنے والد اور بھائی اور گھر والون
پر اور دوسرون پر پسند کرتا ہی زید نے جواب دیا ہان مین نے اس آدمی سے ایسی بات دیکھی ہی جسکی وجہ سے مین انپر کبھی کسی دوسرے کو
نہ پسند کرون جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی زید کو مقام حجر تک لیگئے اور فرمایا ای حاضرین تم لوگ گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہی
وہ میرا وارث ہوگا اور مین اسکا وارث ہونگا جب زید کے والد و چچا نے یہ حال دیکھا انکے دل خوش ہوگئے اور واپس چلے گئے معمر نے زہری سے
روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین کہ زید بن حارثہ سے پہلے کوئی مسلمان ہوا۔ عبد الرزاق نے کہا کہ زہری کے سوا اور کوئی بھی

اسکا قائل نہیں ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ چند وجوہ سے زہری سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں
ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد حضرت علی پھر زید پھر ابو بکر رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے ابن اسحاق کے سوا اوروں نے کہا ہے کہ سب سے
پہلے حضرت ابو بکر پھر علی پھر زید رضی اللہ عنہم (مسلمان ہوئے) زید بن حارثہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور انھوں ہی نے مدینے میں جاکر
فتح کی خوشخبری دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا اور انھی سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے تھے زید کی
دوسری بیوی زینب بنت جحش تھیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں انھی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے
بعد شادی کی تھی ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند ان سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی انھوں نے کہا ہمیں [illegible] بن حجر نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت
کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی کا کوئی حصہ چھپاتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے یعنی واذ تقول للذی انعم اللہ
علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک سے وکان امر اللہ مفعولا تک جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے شادی کر لی لوگ
کہنے لگے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی بیوی سے شادی کر لی اللہ تعالیٰ نے آیہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نازل
فرمائی اور لوگ زید کو ابن محمد کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آیہ ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ الخ نازل فرمائی اور اس حدیث کو داؤد بن زبرقان
نے داؤد بن ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے حضرت عائشہ سے (بھی) روایت کیا ہے۔ ہمیں
ابو الفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ
بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ابی اسحق نے اپنے والد سے انھوں نے براء
بن عازب سے نقل کر کے بیان کیا کہ زید بن حارثہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے میرے اور حمزہ کے درمیان بھائی چارا کیا ہے اور ہمیں
عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبد اللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ سے
انھوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ جبریل
علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپکو وضو اور نماز کی تعلیم فرمائی جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر اپنے (مقام) شرمگاہ پر چھڑک لیا
اور ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے بہی کو بیان کرتے سنا کہ حضرت عائشہ
کہا کرتی تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کسی سریہ میں بلا سردار لشکر بنائے نہیں بھیجا اور اگر زید زندہ رہتے تو آپ انہی کو
اپنے بعد خلیفہ کرتے اور جب آپ نے شام کی طرف لشکر روانہ کیا اسپر زید بن حارثہ کو سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب

(سردار لشکر ہون) اور اگر جعفر شہید ہو جائین تو عبداللہ بن رواحہ (سردار لشکر ہوان) زید غزوۂ موتہ ۸ھ میں بمقام شام شہید ہوئے اور ہم
اس واقعہ کو عبداللہ بن رواحہ و جعفر کے بیان مین پوری طرح ذکر کر چکے ہین لہذا اس جگہ بیان کر کے طول دینا نہین چاہتے جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو جعفر و زید کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی آپ روئے اور فرمایا (یہ دونون) میرے بھائی اور مونس اور بات کرنے والے تھے اور
آپنے زید کی شہادت کی گواہی دی اللہ تعالی نے نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے کسی کا نام اور نہ کسی دوسرے نبی کے
ساتھیون کا نام اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی بجز زید بن حارثہ کے۔ زید بن حارثہ سرخ و سفید رنگ کے تھے اور انکے بیٹے اسامہ پختہ گندمی
رنگ کے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابو حسن انصاری۔ ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ انبیا اون کے کلام مین سے کوئی کلام نہین باقی رہا بجز لوگون کے اس قول کے کہ جب شرم اٹھا دو جو چاہو کرو
ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن زید بن زہیر بن مالک بن امری القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی
ہین ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی بیان مین ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ زید بن خارجہ بن ابی زہیر اور زید کے والد کے بیان مین
لکھا ہی کہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر پس خارجہ کے والد زید کو اسی مقام پر گرا دیا ہی اور انکے والد (یعنی خارجہ) کے بیان مین باقی رکھا ہی
اور باقی رکھنا ہی صحیح ہی جیسا کہ ہم شروع مین بیان کر آئے ہین۔ یہ وہی زید ہین جنکا وفات کے بعد بات کرنا اکثر روایات مین مذکور ہی
اور یہی درست ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مرنیکے بعد بات کرنے والے انکے والد خارجہ ہین لیکن یہ صحیح نہین ہی کیونکہ مشہور ہی کہ احد مین
یہ شہید ہو گئے تھے جسکو ہم بیان بھی کر چکے ہین۔ زید کے کلام کا واقعہ یون ہی کہ غزوۂ موتہ سے پہلے انپر غشی طاری ہوئی لوگون نے
مردہ خیال کر کے انکا کپڑا انپر ڈالدیا پھر انکی جان لوٹ آئی اور انھون نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم) کی بابت کچھ بیان
کیا جو سننے والون نے یاد کر لیا پھر انتقال کر گئے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ زید بدر مین شریک ہوئے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین
کہ شریک نہ تھے بدر مین شریک ہوئے وہ زید کے والد خارجہ ہین اور یہی صحیح ہی ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی
وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عیسی بن یونس نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمین عثمان بن حکیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد ابن سلمہ نے خبر دی کہ عبدالحمید بن عبدالرحمن نے موسی بن طلحہ کو بلایا جسدن
انھون نے اپنے لڑکے کی شب عروسی کی تھی اور پوچھا اے ابو عیسی تمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ کسطرح معلوم ہے

ابو عیسیٰ نے جواب دیا کہ زید بن حارثہ سے مروی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے آپ نے جواب دیا کہ درود بھیجو اور کوشش کرو پھر کہو اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علیٰ ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ابو نعیم نے ابو الطفیل سے انھون نے زید بن خارجہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے نجاشی کی (نماز جنازہ) کی حدیث کو بیان ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے اسی حدیث کو بروایت زید بن خارجہ بیان کیا ہے (معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کی غلطی سے زید بن خارجہ لکھ گیا ہے اصل مین یہ زید بن حارثہ ہین کیونکہ مصنف نے زید بن حارثہ کے بیان مین لکھا ہے کہ ان ابا عمر وحدہ اخرج ہذا الحدیث ہہنا واخرجہ ابو نعیم فی زید بن خارجہ یعنی تنہا ابو عمر نے اس حدیث کو اس مقام (یعنی زید بن حارثہ کے بیان مین ذکر کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو زید بن خارجہ کے بیان مین نقل کیا ہے واللہ اعلم مترجم) اس جگہ (یعنی زید بن حارثہ کے بیان مین) نقل کیا ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو دونون مقامون مین سے ایک جگہ بھی نہین ذکر کیا۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد جہنی ہین۔ انکی کنیت ابو عبدالرحمن اور بروایت بعض ابو زرعہ یا ابو طلحہ ہے۔ مدینہ مین رہتے تھے حدیبیہ مین شریک تھے اور فتح مکہ کے دن قبیلہ جہینہ کا علم انھین کے پاس تھا صحابہ مین سے سائب بن یزید کندی اور سائب بن خلاد انصاری وغیرہما نے اور تابعین مین سے انکے دونون بیٹے خالد و ابو حرب اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور ابن مسیب اور ابو سلمہ اور عروہ وغیرہم نے انسے روایت حدیث کی ہے ہمین خطیب عبداللہ بن احمد ابن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی ذئب و زمعہ بن صالح نے زہری سے انھون نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انھون نے زید بن خالد جہنی اور ابو ہریرہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ دو آدمیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اپنا مقدمہ پیش کیا انمین سے ایک نے کہا خدا آپکو ہدایت دے جب آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کرین دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا اور اسنے کہا ہان یا رسول اللہ آپ ہمارے درمیان مین کتاب اللہ سے فیصلہ کیجیے اور مجھے بولنے کی اجازت دیجیے آپنے اسکو اجازت دی اسنے کہا یا رسول اللہ میرا لڑکا اسکے یہان مزدوری کرتا تھا اور اسنے اسکی بیوی سے بد کام کیا مجھسے لوگون نے بیان کیا کہ تمھارے لڑکے پر رجم ہوگی مین نے اسکے فدیہ مین سو بکریان اور خادم دیے جب مین نے اہل علم سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور سال بھر شہر بدر ہونا چاہیے اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم مین تمھارے درمیان مین کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کرونگا سو بکریان اور خادم تم پر واپس ہونگے اور تمھارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کیواسطے شہر بدر ہونیکا حکم ہوگا۔ اور اے انیس اس شخص کی عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے اسکو سنگسار کردو حضرت انیس اس عورت کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا اسنے اقرار کرلیا اور سنگسار کردی گئی اسکو ابن جریج اور مالک اور معمر اور ابن عیینہ اور لیث اور یونس بن یزید وغیرہم نے زہری سے اسی کے مثل روایت کی ہے انھون نے مدینہ مین وفات پائی اور بعض لوگ مصر کوفہ مین وفات ہونا بیان کرتے ہین انکی ...

سشتہ ھ مین ہوئی (اسوقت) یہ پچاسی برس کے تھے۔ وبعض لوگ کہتے ہین کہ سنہ ۵۰ ھ ہجری مین وفات ہوئی اور یہ (اسوقت) ۷۰ برس کے تھے اور بعض لوگون نے حضرت معاویہ کے آخر زمانے مین انکا انتقال کرنا بیان کیا ہی اور بعض ۶۲ ھ کو بتاتے ہین اور (اسوقت) یہ ۸۰ برس کے تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیم مجہول (شخص) ہین۔ انکی سند حدیث مین اعتراض ہی۔ سعید بن صبید بن زید بن خزیم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا (یعنی زید بن خزیم) سے روایت کی انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح علی الخفین کی بابت سوال کیا آپنے فرمایا مسافر کیواسطے تین دن رات اور مقیم کیواسطے ایک دن ورات۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خزامہ (حارث بن سعد او رخزامہ کے بیان مین انکا حال گذر چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی عدوی ہین۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور انکے والد ایک ہین انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی انکی والدہ اسماء بنت وہب بن حبیب خاندان بنی اسد سے تھین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ خنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ (قبیلہ) مخزوم سے تھین حضرت زید حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ بڑے تھے۔ زید بدر اور خندق اور احد اور حدیبیہ اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین آنے کے بعد مہاجرین و انصار کے درمیان مین بھائی بندی قائم کی تھی چنانچہ آپنے زید اور معن بن عدی انصاری عجلانی کے درمیان بھائی چارا قائم کیا۔ دونون (یعنی زید و معن) واقعہ یمامہ مین شہید ہوئے۔ واقعہ یمامہ ربیع الاول سنہ ۱۲ ہجری خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین ہوا۔ یہ بہت دراز قد تھے جب شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ جب صبا چلتی ہی تو مجھے زید کی بو آتی ہی۔ احد کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید سے کہا کہ میری زرہ لے لو انھون نے کہا اسی امر (یعنی شہادت) کا خواستگار ہوا ہون جسکے تم طالب ہو۔ اور دونون نے زرہ کو چھوڑ دیا۔ یمامہ کی جنگ مین مسلمانون کا علم زید کے پاس تھا یہ اسکو لیے ہوے دشمنون مین برابر گھستے چلے جاتے تھے یہانتک کہ شہید ہو گئے اور علم گر گیا ابو حذیفہ کے غلام سالم نے اسکو اٹھا لیا اور جب مسلمان جنگ یمامہ مین پسپا ہوئے اور قبیلہ حنیفہ کے لوگ غالب ہو کر میدان پر غالب آ گئے تو زید نے کہنا شروع کیا کہ مردو مرد ہی زرہ ہو اور پکار پکار کر کہنے لگے یا الٰہی مین تجھسے اپنے ساتھیون کے بھاگنے سے معذرت کرتا ہون اور مسیلمہ و محکم یمامہ نے جو چیز کی ہی اس سے مین تیرے سامنے اپنی برات کرتا ہون اور علم لیکر آگے بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ شہید ہو گئے جب سالم نے علم لے لیا مسلمانون نے کہا اے سالم ہم ڈرتے ہین کہ (کہین) ہم پر تمھاری طرف سے

کوئی آفت نہ آجائے سالم نے کہا کہ مین اہل قرآن مین سے بہت برا آدمی ہونگا اگر تمپر کوئی آفت میری طرف سے آئے۔ زید بن خطاب ہی نے
رجال بن عنفوہ کو جسکا نام نہار تھا قتل کیا ہے نہار نے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کی اور قرآن سیکھا پہر مرتد ہوکر مسیلمہ سے جا ملا اور بنو حنیفہ
سے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مسیلمہ میرے ساتھ رسالت مین شریک کر دیا گیا ہے اور یہ بنو حنیفہ کیواسطے
بہت بڑا فتنہ ہوگیا ابو مریم حنفی نے زید کو معرکہ یمامہ مین شہید کیا تھا مسلمان ہونیکے بعد اسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ای امیر المومنین
خدا نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی (یعنی شہادت) دی اور مجھے انکے ہاتھ سے رسوا نہ کیا (یعنی خدا نے مجھے بھی اسلام کی توفیق دی اور آخرت
کی رسوائی سے جو ایک مقرب بندے کے قتل سے ہوتی بچا لیا) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سلمہ بن صبیح نے زید کو قتل کیا ہے جو ابو مریم کے چچا زاد
بھائی تھے ابو مریم کہتے ہین نفس کا میلان سیلان سے زیادہ ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اگر ابو مریم قاتل زید ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکو قاضی
نہ بناتے اور جب زید شہید ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا زید پر رحم کرے وہ دو نیکیون مین مجھپر سبقت لیگئے یعنی اسلام بھی مجھسے
پیشتر لائے اور شہید بھی مجھسے پہلے ہوے متمم بن نویرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی مالک بن نویرہ کی بابت جو مرثیہ لکھا تھا
سُنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مین بھی شاعری کرتا ہوتا تو مین بھی اپنے بھائی کے بارے مین ویسا ہی مرثیہ کہتا جیسے تمنے اپنے
بھائی کا مرثیہ کہا ہے متمم نے کہا اگر میرا بھائی بھی تمھارے بھائی کی راہ مین مارا جاتا تو مین ہرگز نہ غمگین ہوتا حضرت عمر نے کہا اس سے بہتر
کسی نے میری تعزیت نہین کی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن دثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج - انصاری
خزرجی بیاضی ہین - بدر و احد مین شریک ہوے تھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی کے سریہ مین بھیجا
تھا ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عاصم
بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عضل و قارہ کے چند لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور انھون نے
بیان کیا کہ ہم لوگون مین اسلام ہے آپ ہمارے ساتھ اپنے چند اصحاب روانہ کر دیجیے تاکہ وہ ہم لوگون کو دین سکھاوین اور قرآن پڑھاوین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ہمراہ خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور چند لوگون کو روانہ کر دیا یہ چلے جارہے تھے یہانتک
کہ جب مقام رجیع مین ایک ویران جگہ پر پہونچے قبیلہ ہذیل نے انپر حملہ کیا - آخر حدیث تک راوی نے بیان کیا ہے کہ زید کو صفوان بن
امیہ نے مول لے لیا تاکہ انکو اپنے والد کے عوض مین شہید کر ڈالے اسلیے اسنے انکو اپنے غلام (نسطاس نامی) کے سپرد کر دیا کہ انکو مقام
تنعیم مین لیجاکر شہید کر دے اور گردن مار دے جب کفار نے انکے مارنے کا ارادہ کیا اور یہ آگے بڑہائے گئے تو ابو سفیان نے پوچھا کہ ای زید
مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ آیا تم پسند کرتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسوقت تمھاری جگہ پر ہوتے اور ہم انکی گردن مارتے اور تم

اپنے گھر مین (امن سے) رہ۔ زید نے جواب دیا کہ بخدا مین نہین پسند کرتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت جس جگہ ہین انکو کوئی کانٹا بھی اگر چبھے جو آپکو تکلیف دے اور مین اپنے گھر مین آرام سے بیٹھا ہون۔ ابو سفیان نے کہا کہ مین نے کسی آدمی کو نہین دیکھا کہ جسطرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد کو دوست رکھتے ہین کسیکو دوست رکھتا ہو۔ انکی شہادت تیسری ہجری مین ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

دیلمی۔ سہم بن مازن کے غلام ہین۔ سنان بن زید نے روایت کی ہی کہ میرے والد زید دیلمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سہم بن مازن کی لونڈی کے ساتھ حاضر ہوے اور دونون مسلمان ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو برس کے بعد اس لونڈی نے بچہ جنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین مین شریک ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقدمہ (لشکر) پر جریر بن سہم تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ اور بعض لوگون نے (صرف) ربیعہ بیان کیا ہی۔ یہ قریشی اسدی خاندان بنی اسد بن عبد العزی سے ہین حنین کے دن شہید ہوے۔ یہ عروہ بن زبیر کا کلام تھا اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ نام یزید بن ربیعہ بن اسود بن مطلب بن اسد ہین (انکے قتل کا واقعہ یون ہوا کہ) انکا جناح نامی گھوڑا جسپر یہ سوار تھے انکو لیے ہوے بگڑ گیا اور یہ شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین۔ بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زید سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہی۔ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہی کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کہے اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہین اگرچہ وہ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیش۔ بنی امیہ کے حلیف ہین۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوے اسکو عروہ نے بیان کیا ہی ابن اسحاق کا بیان ہی کہ وہ زید بن قیس ہین اور زہری نے انکو زید بن رقیش بتایا ہی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن کعب بن عمرو بن عبد العزی ابن خزیمہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک ابن نجار۔ انصاری خزرجی ہین۔ اہل فارس کے معرکہ مین شریک ہوے اور جسر مدائن کے واقعہ مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ سنہ ۱۵ ہجری مین شہید ہوے۔ انکے سردار ابو سعید بن مسعود ثقفی تھے۔ یہ ابو نعیم و ابو موسیٰ کا کلام تھا جسکو دونون نے عروہ سے روایت کیا ہی اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ یوم جسر کے

معرکہ مین زید بن سراقہ بن کعب انصاری نجاری عدوی شہید ہوئے اور ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ زید جسر ابی عبید کے معرکہ مین بمقام قادسیہ شہید ہوئے ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ان لوگون کا بیان کہ زید جسر مدائن مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے اور انکے سردار ابو عبید تھے یہ کھلا ہوا اختلاف ہی کیونکہ یوم الجسر مسلمانون اور فارسیون کی مشہور رزم گاہون سے ہی اور (اس دن) مسلمانون کے سردار ابو عبید ثقفی تھے اور سعد اس دن وہان موجود ہی نہ تھے اور ان لوگون کا بیان کہ جسر مدائن اور جسر قادسیہ کچھ بھی اصلیت نہین رکھتا اور نہ ان دونون مقامون کی طرف جسر کو منسوب کرتے ہین بلکہ جسر ابی عبید کہتے ہین کیونکہ ابو عبید اسی مین شہید ہوئے تھے اور اس دن کو یوم قس ناطف بھی کہنا چاہیئے اور ابو عبید معرکہ قادسیہ اور مدائن تک باقی ہی نہ رہے اور نہ ان دونون مقامون مین کوئی ایسا معرکہ ہوا جسکو یوم الجسر کہتے کیونکہ مدائن غربی مسلمانون نے لیا تھا اور اس درمیان مین کوئی ایسا معرکہ نہوا جسمین پل پر سے عبور کرکے جنگ ہوئی ہو اور مدائن شرقی جہان (کسری کے) ایوان تھے وہان مسلمان اپنی سواریان تیراکر دجلہ طی کر گئے تھے اور وہان کوئی پل موجود نہ تھا جسپر ہوکر گذرتے واللہ اعلم اس نسب کو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور (آمین) اخزمیہ بیان کیا ہی اور ابن کلبی نے اس نسب کو ذکر کیا ہی اور (اخزمیہ کی جگہ) غزمیہ بیان کیا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سعنہ۔ یہود کے علما اور مالدارون مین سے تھے۔ انھون نے اسلام قبول کیا اور ثابت قدم رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر مشاہد مین حاضر ہوئے اور غزوۂ تبوک سے مدینہ واپس آتے ہوئے انتقال کیا عبد اللہ بن سلام نے ان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ میری نگاہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر پڑی تو مین نے نبوت کی تمام نشانیان پہچان لین صرف دو نشانیان معلوم کرنی رہ گئی تھین جنکی آزمائش باقی رکھی یعنی اسکا حلم غضب پر سبقت لیجائیگا اور جسقدر انکے ساتھ جہالت کیجائیگی اُسیقدر انکا حلم بڑھتا جائیگا اور مین برابر آپکے ساتھ تلطف و نرمی سے پیش آتا رہا تاکہ آپ سے مل جل کر آپ کے حلم و شدت کو آزماؤن پس ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجرات سے باہر آئے اور آپ کے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ کے پاس ایک آدمی بدوی صورت اونٹنی پر سوار آیا اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلان بستی والے مسلمان ہوگئے ہین اور انپر قحط اور سختی پڑی ہی اگر آپ انکی اعانت کیواسطے کچھ بھیجنا مناسب سمجھیے تو ایسا کیجیے۔ آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا زید کہتے ہین۔ مین آپ کے قریب گیا اور آپ سے کہا ای محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ فلان قبیلہ کے کھجور کی ایک معین مقدار کو ایک خاص زمانے تک میرے ہاتھ بیچنا مناسب جانیے (تو مین روپیہ دیدون) آپ نے فرمایا ای یہودی (اسطرح) نہین بیچونگا بلکہ معین کھجورون کو خاص زمانہ تک فروخت کرونگا اور فلان قبیلہ کے باغ کا تعین نہ کرونگا (زید کہتے ہین) مین نے کہا اچھا آپ نے میرے ہاتھ فروخت کیا اور مین نے اسی دینار آپ کو دیدیے آپ نے وہ دینار اُس آدمی کو عنایت کردیے۔ زید کہتے ہین (ابھی) میعاد کے دو یا تین دن باقی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم ایک انصاری کے جنازے کے ساتھ نکلے اور آپکے ہمراہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان اور ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھ چکے میں آپ کے پاس آیا اور کرتے اور چادر کو جمع کرکے پکڑ لیا اور درشت روی سے آپکی طرف نظر کی اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم میرا حق نہ دوگے بخدا میں جانتا ہوں کہ ای بنی مطلب تم لوگ نادہند ہو زید کہتے ہیں میں نے عمر کو دیکھا کہ انکی آنکھیں آپکے چہرہ پر گردش کر رہی تھیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے خدا کے دشمن کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلمات کو کہہ رہا ہے جنکو میں سنتا ہوں قسم ہے اُس خدا کی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا اگر مین جس چیز کے فوت ہونے سے ڈرتا ہوں نہ ہوتا تو مین تمھارا سر تلوار سے اُڑا دیتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکون و مسکراہٹ کے ساتھ حضرت عمر کیطرف دیکھ رہے تھے پھر آپنے فرمایا اے عمر تمکو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تمکو زیبا تھا انکو نرمی سے تقاضے کرنیکا حکم دیتے اور مجھے اچھی طرح ادا کرنیکا مشورہ دیتے اے عمر جاؤ اور انکا حق ادا کردو اور اپنے دھمکانے کے عوض میں بیس صاع زیادہ دیدو زید کہتے ہیں حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) مجھے لیگئے اور میرا حق مع زیادتی کے دیا اور میں مسلمان ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناہ ابن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ انکی کنیت ابوطلحہ تھی انصاری خزرجی نجاری عقبی بدری نقیب ہیں انکی والدہ عبادہ بنت مالک بن عدی بن زید مناہ بن عدی تھیں۔ انکے والدین زید مناہ میں ملجاتے ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ ام سلیم بنت ملحان کے شوہر ہیں جو انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نضر بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے ثابت سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا ابوطلحہ نے ام سلیم کو شادی کا پیغام دیا ام سلیم نے جواب دیا کہ تمھارا ایسا آدمی واپس کرنیکے لائق نہیں ہے لیکن تم کافر ہو اور میں مسلمان مجھکو تمھارے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے اگر تم مسلمان ہوجاؤ تو تمھارا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہے اسکے سوا میں تم سے (مہر میں) کچھ نہ مانگونگی اسپر وہ مسلمان ہوگئے اور یہی انکا مہر ہوا۔ ثابت کہتے ہیں ہم نے کسی عورت کو ام سلیم سے زیادہ تر بزرگ مہر نہیں سنا۔ انھوں ہی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بغلی قبر کھودی تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ صوم وصال رکھا کرتے تھے۔ ابو عبیدہ بن جراح اور انکے درمیان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارا کرایا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابوطلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت سے بہتر ہے۔ غزوۂ احد میں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تیراندازی کرتے تھے اور رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم انکی پشت پر تھے جب یہ تیر چلاتے تے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ اوٹھا کر دیکھتے کہ انکا تیر کہان پڑتا ہے (اسوقت) ابوطلحہ اپنا سینہ بلند کر دیتے تاکہ آپ کے تیر نہ لگجائے اور کہتے یا رسول اللہ سطرح آپکو تیر نہ پہونچیگا کیونکہ مین سینہ سپر ہون زید کے مرض موت مین زید سے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہدینا کیونکہ وہ لوگ پاکدامن اور صابر ہین ہمین ابوالفضل بن ابی الحسین بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے ابویعلی تک خبر دی انھون نے کہا کہ ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن بکر نے حمید سے انھون نے ثابت سے انھین نے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کبودی رنگ کے مینڈھے قربانی کیے اور فرمایا پہلا محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہے اور دوسرے کے ذبح کیوقت فرمایا کہ میری امت سے جو میرے اوپر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اسکی طرف سے ہے بعض لوگون نے انکی وفات سنہ ۳۴ یا ۳۲ یا ۳۱ لکھی ہے اور مدائنی کا بیان ہے کہ سنہ ۵۱ ہجری مین وفات ہوئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ جہاد کی وجہ سے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بہت کم روزہ رکھتے تھے اور آپکی وفات کے بعد چالیس برس تک بجز ایام عید کے برابر روزہ رکھا ہے اسکو ثابت نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے اس سے مدائنی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور کتنون مین انکا حال بیان ہوا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل اور بعض لوگون نے یزید بن شراحیل بیان کیا ہے انصاری تھے ہمین ابوموسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد حمزہ بن عباس علوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر احمد بن فضل باطرقانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسالم عبدالرحمن بن محمد بن ابراہیم نے جو شیخ شہہل مہنی خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن زیاد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن سعید بصری نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا یعلی بن مرہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مین جس شخص کا دوست ہون پس علی اوسکے دوست ہین اے اللہ جو شخص انکو دوست رکھے تو اُسکو دوست رکھ اور جو انکو دشمن رکھے اُسکو تو دشمن رکھ راوی کہتا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ مین پہونچے لوگون سے پوچھا کس شخص نے اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے حضرت علی سے کچھ اوپر دس آدمیون نے بیان کیا انھی مین یزید یا زید ابن شراحیل انصاری بھی تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیبہ انکی کنیت ابوشحم تھی قیس بن ابی حازم نے ان سے روایت کی ہے بعض لوگون نے انکا نام بیان کیا ہے لیکن یہ ثابت نہین ہوتا اور عنقریب انکا ذکر باب الکنی مین آئیگا انشاء اللہ تعالی ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت انصاری ہین تھے اور بعض لوگون نے زید بن نعمان بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے عبید بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خالد بن مخلد

ابن عامر بن زریق زرقی بیان کیا ہی انکی کنیت ابو عیاش تھی اور انکے نسب مین اس سے زیادہ اختلافات ہین جنکا ذکر باب الکنی مین پوری طرح ہو گا انشاء اللہ تعالی - ابو عمر نے کہا ہی کہ تمام اقوال مین زید بن صامت سب سے درست ہی انکا شمار اہل حجاز مین ہی صحابہ مین سے انس بن مالک نے اور تابعین مین سے ابو صالح سمان اور مجاہد نے انسے روایت کی ہی لیکن ان دونون (یعنی ابو صالح سمان اور مجاہد) کی سماعت صحیح نہین کیونکہ انکی وفات پہلے ہو گئی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صحاری عبدی - اہل حجاز مین معدود تھے انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہی - اسمعیل بن عیاش نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے انھون نے جعفر بن زید بن صحاری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین نبیذ بناتا ہون اسکے بارے مین کیا حکم ہی آپنے فرمایا کہ مزفت اور قرع اور جر اور نقیر مین نہ ہو - (مزفت اس برتن کو کہتے ہین جسپر قیر ملا گیا ہو قرع کدو اور کاسہ کو کہتے ہین اور جر سبو کو اور نقیر تھیلی کو جس مین نبیذ وغیرہ بنایا جائے کہتے ہین ان برتنون مین پینے کی اسوجہ سے ممانعت ہوئی کہ یہ شراب نوشی مین مستعمل ہوتے تھے انکو دیکھکر پھر شراب کا شوق چرائیگا اور صبر دشوار ہو جائیگا اسلیے ان برتنون کے استعمال ہی کی ممانعت کر دی گئی - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے -

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن صوحان بن حجر بن حارث بن ہجرس بن صبرہ بن حدرجان بن عاس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی ابن عبد القیس ربعی عبدی تھے انکی کنیت ابو سلمان یا ابو سلیمان یا ابو عائشہ تھی صعصعہ بن صوحان اور سیحان بن صوحان کے بھائی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مسلمان ہوے کلبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیان جمل کے نامون مین زید بن صوحان عبدی کو بھی بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے اور آپکے صحابی ہین ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ اسیطرح بیان کرتے ہین لیکن مین انکے صحابی ہونے سے واقف نہین ہان یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان ہو چکے تھے اور بڑے فاضل دیندار خیر اور سردار قوم تھے یہی حال انکے بھائیون کا تھا جنگ جمل مین قبیلہ عبد القیس کا علم انھی کے پاس تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچند وجوہ مروی ہی کہ آپ سفر مین تھے کہ ایک مرتبہ غنودگی سے سر جھکا لیا اور کہنے لگے زید و ما زید جندب و ما جندب یعنی زید اور زید کیا ہی جندب اور جندب کیا ہی لوگون نے آپ سے اسکا مطلب دریافت کیا آپنے فرمایا کہ یہ میری امت کے دو آدمی ہین انمین سے ایک کا ہاتھ جنت مین تمام بدن سے پہلے جائیگا پھر اسکا باقی بدن جائیگا اور دوسرا ایک ایسی تلوار ماریگا جس سے حق و باطل جدا ہو جائیگا سو زید کا ہاتھ تو جنگ جلولا یا قادسیہ مین فارسیون کے مقابلے پر شہید ہوا اور خود جنگ جمل مین شہید ہوے اور جندب نے ولید بن عقبہ کے سامنے جادوگر کو مار ڈالا جسکو ہم ذکر کر چکے ہین - حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے حمید بن ہلال سے روایت کی انھون نے کہا کہ زید بن صوحان زخمی معرکہ جمل سے اٹھا لائے ابھی انمین کچھ دم تھا انکے ساتھیون نے انسے کہا اے ابو سلمان تمکو جنت مبارک ہو انھون نے کہا کہ تمکو یہ کیونکر معلوم

ہو ان لوگوں سے انکے دیار میں لڑے اور انکے امام کو شہید کر ڈالا پس کاش جب ہمنے ظلم کیا تھا صبر ہی کرتے عثمان سیدھے راستے پر تھے۔ رہ گئے اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی انھوں نے کہا مجھے خبر ہوئی ہو کہ ام المومنین حضرت عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے جنگ جمل میں خالد کا کلام سنا اور انکو پکارا خالد نے جواب دیا ہاں حضرت عائشہ نے قسم دیکر پوچھا کہ اگر میں تم سے کچھ دریافت کروں صاف صاف مجھسے بیان کردوگے خالد نے جواب دیا ہاں اور مجھکو کون چیز روک سکتی ہو ام المومنین حضرت عائشہ نے پوچھا کہ طلحہ کیا ہوئے خالد نے جواب دیا وہ شہید ہوگئے حضرت عائشہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر پوچھا زبیر کا کیا حال ہوا خالد نے جواب دیا وہ بھی شہید ہوگئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا خالد نے کہا کہ ہم (تجھی) خدا ہی کیواسطے ہیں اور اُسی کیطرف لوٹنے والے ہیں ہمارا خون زید و صحابہ بدر پر ہو حضرت عائشہ نے پوچھا کہ زید بن صوحان کو کہتے ہو میں نے کہا ہاں حضرت عائشہ نے انکے حق میں کلمات خیر کہے میں نے کہا بخدا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں کبھی نہ جمع کریگا انھوں نے کہا خاموش رہو کیونکہ خدا کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں روایت کی انکی روایت صرف حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما سے ہو اور ابو وائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہو تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی نجاری تھے ابو موسیٰ اور ابن کلبی نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہو اور ابو عمر نے (انکا نسب یوں) بیان کیا ہو کہ زید بن عاصم بن کعب بن منذر بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بسا اوقات اس سے نسب نہ جاننے والوں کو یہ گمان ہوجاتا ہو کہ یہ دو شخص ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی ہیں ابو عمر نے کہا ہو کہ زید عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے پھر غزوۂ احد میں اپنی بیوی ام عمارہ اور اپنے دونوں لڑکوں حبیب اور عبداللہ کے ہمراہ شریک ہوئے ابو عمر کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انکی کنیت ابو حسن ہو پس اگر انکی کنیت ابو حسن ہو تو انکا ذکر ابن مندہ نے کیا ہو اور (اسوقت) ابو موسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں ابو عمر اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر ثقفی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تھا عمرو بن اسمٰعیل بن عبدالعزیز بن عامر نے اپنے والد سے انھوں نے یزید بن عامر سے انھوں نے اپنے بھائی زید بن عامر سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیمی داری سے کہا (جو کچھ مانگنا ہو) مجھسے مانگو انھوں نے بیت عینون اور مسجد عینون اور مسجد ابراہیم عنایت کردی پھر آپنے فرمایا اے زید (جو کچھ مانگنا ہو) مجھسے مانگو میں نے اپنے اور اپنی اولاد کیواسطے امن و ایمان کی درخواست کی آپنے میرے واسطے دعا کردی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عائش مزنی صحابی ہیں صاحب روایت ہیں حباب بن زید نے ان سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا

ایک قیس ابن عاصم آئے ہین نے آپکو کہتے سُنا کہ یہ قبیلۂ وبر کے سردار ہین۔ابن ماکولا نے اسکو بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری ہین حسن بصری نے ان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سانپ کا منتر پیش کیا آپنے اسکی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ مضبوطیان ہین تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری تھے انکی حدیث کو فراس نے شعبی سے انھون نے زید بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہو ابن مندہ نے انکا تذکرہ کر کے لکھا ہو کہ میرے خیال مین یہ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ اوپر گذر چکا ہو اور ابو نعیم نے اسی سند کو پہلے زید کے تذکرے مین بیان کیا ہو جنسے حسن روایت کرتے ہین اور ادا ہو کہ یہ وہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری تھے۔عبداللہ بن زید کے والد ہین انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہو یحیی بن قطان عبیداللہ بن عمر سے انھون نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے روایت کی کہ انکے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرات کر دیا انکے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرات کر دیا انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ عبداللہ نے اپنا کل مال خیرات کر دیا جو اور نہ میرے پاس اور نہ انکے پاس کوئی اور مال نہین ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا اور تمہارے والدین پر واپس کر دیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ نے کیا ہو مین کہتا ہون زید بن ثعلبہ کے بیان مین یہ حدیث گذر چکی ہو ابو نعیم نے اس حدیث کو زید بن ثعلبہ کے نسب کو وہین بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے اسکو یہان بیان کیا ہو اور یہ نسب اس نسب سے علحدہ ہو (لیکن) یہ صحیح نہین ہو یا تو لکھنے والون سے غلطی ہو گئی یا خود مصنف سے اور غالب گمان یہی ہو کہ مصنف سے ہوئی ہو کیونکہ مین نے چند مسموعہ نسخون مین اسیطرح دیکھا ہو اور ابو موسی پر واجب تھا کہ جن زید کا ذکر اوپر ہو چکا ہو انکو ابن مندہ پر استدراک کیواسطے ذکر کرتے کیونکہ یہ نسب اس نسب سے علحدہ ہو اگرچہ درست نہین ہو اور ابن مندہ نے زید بن عبداللہ کو تین عنوان قرار دیے ہین اور انمین سے ایک مین لکھا ہو کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر ہو چکا ہو۔اور ابو نعیم نے اُن دونون عنوانون کو جنکو ابن مندہ نے ایک بتایا ہو ایک ہی بیان مین ذکر کیا ہو اور اس عنوان کو ذکر ہی نہین کیا۔اور ابو عمر نے زید بن عبداللہ کو صرف ایک ہی عنوان قرار دیا ہو جسمین تعویذ کا ذکر ہو اور مثل ابو نعیم کے اور کوئی عنوان نہین ذکر کیا اور یہی درست ہو واللہ اعلم

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ تھی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے احمد بن عمر بن سرح نے ابن ابی فدیک سے انھون نے صالح بن عبداللہ بن صالح بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن زید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زید سے روایت کی کہ انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم عرفہ کی شام کو کھڑے ہوے اور کہا اے لوگو اللہ نے تم پر آج کے دن احسان کیا اور تمھارے نیکوکارون کو بدکارون کیوجہ سے بخش دیا اور تم مین سے نیکوکارون کو منہ مانگی مراد عنایت کی اور جو کچھ تمھارے درمیان (برائیان) تھین انکو معاف کردیا۔ خدا کی برکت کے ساتھ جاؤ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے اسکو ابن ابی فدیک سے روایت کیا ہے اور سند مین حن جدہ نہین ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ایک مجہول شخص ہین ابو شہاب نے طلحہ بن زید سے انھون نے ثور بن یزید سے انھون نے عبداللہ بن زید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے آسمان برکتون کا اسکے ساتھ اتارا ہے اور زمین کی برکتون کو اسی کے واسطے نکالا ہے۔ اسکو احمد بن یونس نے شہاب سے انھون نے طلحہ سے انھون نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے انھون نے عبداللہ بن یزید سے انھون نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے اور عتاب بن ابراہیم نے ابن ابی عبلہ سے انھون نے عبداللہ بن ام حرام انصاری سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن معلی بن لوذان۔ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ موتہ مین شہید ہوے۔ میرے خیال مین یہ برادر رافع بن معلی انصاری کے بیٹے ہین۔ اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عجلان ہے۔ ابن عمر کے غلام نافع نے بیان کیا کہ مین نے عبدالرحمن بن زید کو عبداللہ بن عمر سے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کرتے سنا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے قبلہ رخ پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی علی نے ابوالحسن علی بن سعید عسکری سے روایت کرکے انکو افراد مین ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ۔ بعض لوگون نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہے اور ابوعمر نے انکو حارث بن عمرو انصاری کے بیان مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ اشنیری نے ابوعمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرظ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک قرشی عدوی سعید بن زید کے والد ہین جو عشرۂ مبشرہ مین تھے اور عمر بن خطاب کے چچا زاد بھائی ہین نفیل مین انکا نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے زید کے بارے مین دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ زید تنہا ایک جماعت کے برابر قیامت کے دن اٹھنگے

زید جاہلیت مین خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا دین تلاش کرتے تھے اور خدا کی وحدانیت کے قائل تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرا خدا ابراہیم کا خدا ہی اور میرا دین ابراہیم کا دین ہی اور قریش کے بیٹونکی برائیان ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا ہی اور اسکے واسطے آسمان سے پانی اُتارا اور زمین سے گھاس اُگائی پھر تم غیر اللہ کے نام پر اسکو ذبح کرتے ہو یہ انکا کہنا صرف بغرض اس فعل کے انکار اور خدا کے بزرگ جاننے کیوجہ سے تھا یہ بتونکی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے بمقام بلدح مین ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وحی نازل ہونے سے پیشتر ملے تھے اور زندہ درگور کرنے کی رسم کے مخالف تھے ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن محمد بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابو الفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو الفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الوہاب بن عبد الحمید نے املا خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمر نے خبر دی ح ابو زکریا نے کہا کہ اور ہمکو عبد اللہ بن مغیرہ بنی ہاشم کے غلام نے اسحاق بن ابی اسرائیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمر نے ابو سلمہ اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے انھون نے اسامہ بن زید سے انھون نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کے ایک گرم دن مین آپکے پیچھے سوار نکلا ہمسے زید بن عمر بن نفیل ملا اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ای زید کیا وجہ کہ تمھاری قوم تمکو دشمن رکھتی ہی انھون نے کہا کہ ای محمد یہ دشمن میرے کسی فائدے کی وجہ سے نہین ہین بلکہ مین اس دین اپنی دین حق کی تلاش کیواسطے نکلا ہون یہانتک کہ علماء خیبر کے پاس پہونچا مین نے انکو خدا کی عبادت شرک کے ساتھ کرتے پایا مین نے کہا یہ دین وہ نہین ہی جسکو مین چاہتا ہون میرے وہان سے چلتے وقت ایک بڈھے نے کہا کہ تم ایسا دین ڈھونڈھتے ہو جسکا پابند میں بجز حیرہ کے ایک بڈھے کے اور کسی کو نہین جانتا ہون انھون نے کہا کہ مین انکے پاس جانیکی غرض سے چلا جب انھون نے مجھکو دیکھا پوچھا تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ مین بیت اللہ کے لوگون سے ہون جہان کانٹے اور قرظ (برگ سلم جس سے کھالون کو صاف کرتے ہین) کے درخت ہوتے ہین اُس نے جواب دیا کہ جس چیز کو تم تلاش کرتے ہو وہ خود تمھارے شہر مین ظاہر ہوئی ہی یعنی ایک نبی مبعوث ہوا ہی جسکے ستارے نکل آئے ہین اور جنکو تم نے دیکھا ہی وہ سب گمراہی مین ہین زید نے کہا مین نے کچھ بھی نہین محسوس کیا ہی زید (راوی نے) بیان کیا کہ زید بن عمرو کی وفات ہو گئی اور (جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نازل ہوئی آپ نے فرمایا کہ زید تنہا قیامت کے دن ایک امت ہونگے ہمین ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے اسماء بنت ابی بکر سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے زید بن عمرو بن نفیل کو خانہ کعبہ سے پشت ٹیکے ہوے دیکھا کہ کہہ رہے تھے کہ ای گروہ قریش خدا کی قسم میرے سوا دین ابراہیم پر تم مین سے کوئی نہین ہی اور وہ کہا کرتے تھے اے اللہ اگر مین تیرا پسندیدہ طریقہ عبادت جانتا تو مین اسیطرح تیری عبادت کرتا

لیکن انکو بس مین اس سے واقف ہی نہین ہون پھر اپنی ہتھیلی پر سجدہ کرتے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہی کہ ابن اسحاق نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے زید کے گھر والون نے بیان کیا کہ جب وہ خانہ کعبہ مین داخل ہوتے کہتے لبیک حقا حقا تعبدا ورقا مین تجھسے ان چیزون سے پناہ مانگتا ہون جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پناہ مانگی ہو اور کھڑے کھڑے کہتے کہ میری ناک تیرے سامنے ذلیل و خوار ہی جب تو مجھکو تکلیف دیگا مین برداشت کرونگا نیکی ہی کو مین چاہتا ہون نہ خوش حالی کو اور نہیں ہی بیہودہ بکنے والا خوش بیان کیطرح نہین ہو سکتا۔

ابن اسحاق نے کہا ہی کہ خطاب بن نفیل نے زید بن عمرو بن نفیل کو تکلیف دی یہانتک کہ وہ مکہ کی بلندی پر چلے گئے اور غار حرا مین جاکر قریش کے جو کہ کے مقابلہ مین ہی اور خطاب نے مکہ کے نوجوانون و جاہلون کو لگا دیا تھا کہ انکو مکہ مین نہ آنے دین زید مکہ مین علانیہ نہین داخل ہو سکتے تھے اور جب پوشیدہ داخل ہو جاتے اور ان لوگون کو خبر ہوتی تو خطاب سے جاکر کہدیتے تھے اور انکو تکلیف دیتے اور نکلوا دیتے تھے اس خوف سے کہ کہین لوگ انکا دین نہ بگاڑ دین اور کوئی ان سے الگ ہو کر انکا پیرو نہ بن جائے۔ خطاب زید کے چچا اور ماں کی طرف سے انکے بھائی تھے کیونکہ عمرو بن نفیل نے اپنے والد کے بعد خطاب کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا انہین سے زید بن عمر پیدا ہوئے زمانہ بعثت کے قبل زید کی وفات ہو گئی ورقہ بن نوفل نے انکا مرثیہ کہا ہی۔ ؎

رشدت و انعمت ابن عمرو و انما ۔۔۔ تجنبت تنورا من النار حامیا

بدینک ربا لیس رب کمثلہ ۔۔۔ و ترکک اوثان الطواغی کما ہی

و قد یدرک الانسان رحمۃ ربہ ۔۔۔ و لو کان تحت الارض سبعین وادیا

زید کہا کرتے تھے کہ اے گروہ قریش تم اپنے کو ربا سے بچاؤ کیونکہ یہ محتاجی پیدا کرتا ہی ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ انھون نے علاء بن حضرمی کے خط پر جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لکھکر دیا تھا گواہی کی تھی۔ غسانی نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے نقل کر کے انکا ذکر لکھا ہی ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ عبدی صحابی ہین۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر کندی ہین۔ انکی بیٹی نے ان سے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میری قوم نے ایک چراگاہ رکھائی تھی اور انھون نے (اس اس طرح) کیا پھر شن اور عمیرہ نے انپر چھاپہ مارا پس اگر مین بھی اپنی قوم کے ہمراہ لوٹ مار کرون تو مجھپر کچھ گناہ تو نہین ہی آپنے فرمایا اے زید وہ باتین گئین اور اسلام ظاہر ہو گیا اور خدا نے جاہلیت کے غرور کو دور کر دیا وہ مسلمان (سب) بھائی بھائی ہین۔ مضر اور ربیعہ اور یمن برابر ہین اور عرب کے آزاد اور غلام (سب اسلام مین) بھائی ہین اسکو تم خوب جان لو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

۱؎ ترجمہ اے ابن عمرو تمنے راہ ہدایت پائی اور تم آگ کے تنور سے بچ گئے اسلیے کہ تمنے ایسے پروردگار کی عبادت شروع کی جسکے مثل کوئی دوسرا نہیں ہے اور تمنے سرکش بتون کی پرستش چھوڑ دی اور کبھی انسان کو پروردگار کی رحمت اس حال میں پہونچ جاتی ہی کہ وہ تحت الثری مین پہونچنے کے قریب ہوتا ہے ۱۲

ابن قیس۔ بنی امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔ یہ محمد بن اسحاق کا کلام ہی۔ عروہ بن زبیر نے شہدا یمامہ مین ذکر کیا ہو کہ زید بن قیس بنی امیہ کے حلیف تھے
اسیطرح عروہ نے اسکو اول مین ایک را کی زیادتی کے ساتھ بیان کیا ہی انکا بیان پیچھے ہو چکا ہی اسکو ابو موسی نے اس مقام پر ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

کعابہ کے بیٹے ہین۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ صحیح یزید ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ سلمی بہزی ہین صاحب الحمار العقیر کے لقب سے مشہور تھے۔ بغوی نے انکا نام زید بن کعب بیان کیا ہی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین ہدیہ بھیجا تھا۔ یزید بن ہارون نے یحیی بن سعید سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عیسی بن طلحہ سے انھون نے
عمیر بن سلمہ ضمری سے انھون نے بہزی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے قصد سے چلے یہانتک کہ جب وادی روحا مین پہونچے لوگون نے
اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس گدھے کو ٹھہرے رہنے دو یہانتک کہ اسکا مالک آ جائے جب اسکا مالک بہزی آیا
اسنے کہا اس گدھے کی بابت آپکو اختیار ہی آپ نے حضرت ابو بکر کو حکم دیا کہ اسکو ساتھیون پر تقسیم کر دو اسکو حماد بن زید اور ہشیم اور علی بن مسہر نے یحیی سے
روایت کر کے بیان کیا ہی اور بہزی کو نہین ذکر کیا اور ابن الہاد نے محمد سے انھون نے عیسی سے انھون نے عمیر سے اسکو روایت کیا اور بہزی کا ذکر سند
مین نہین کیا۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ انکا ذکر ارقم کے بیان مین ہی۔ قادسیہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب اور بعض لوگون نے کعب بن زید اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہو زید نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان بنی غفار
کی ایک خاتون سے شادی کی تو انمین سفید داغ دیکھے۔ ابو معاویہ ضریر نے جمیل بن زید بن کعب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی
اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ زید بن کعب کے والد زید کے دادا سے روایت کرتے ہین۔ انشاء اللہ کعب بن زید کے بیان مین اسکو پوری طرح سے
بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ انصاری بیاضی خاندان بنی بیاضہ بن عامر بن زریق سے تھے ابو نعیم نے اسکو
بیان کیا ہو۔ عروہ بن زبیر نے بیعت عقبہ کے شرکا انصار کے بیان مین ذکر کیا ہو کہ خاندان بنی بیاضہ سے زید بن لبید (شریک عقبہ) تھے۔
ابو موسی اور ابو نعیم نے انکا بیان لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہو کہ زیاد بن لبید بھی (شریک عقبہ) تھے مگر اہل سیر نے ان دونون مین فرق کیا ہی

اور ممکن ہو کہ دونون بھائی ہون واللہ اعلم اور صحیح یہ ہو کہ وہ زیاد ہو کیونکہ اہل سیر مین سے کسی نے شرکاء عقبہ مین زید بن لبید کو نہین بیان کیا بجز عروہ کی روایت مین اور یہ روایت بہت ہی موہوم اور دیگر اہل سیر کی روایت کے مخالف ہو اور ابو نعیم نے زید بن لبید کو دو عنوان مین ذکر کیا ہو انمین سے ایک مین بیان کیا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے حضر موت پر عامل مقرر تھے (لیکن) یقیناً یہ کاتب کی غلطی ہو اسوجہ سے کہ یہ زید کے نام کے جتنے بیان تھے ان سب مین آخری بیان ہو اسکے بعد زیاد کا بیان شروع ہوتا ہو لہذا کوئی دوسرا زید کا بیان نہین ہو سکتا پس یقیناً وہ کاتب کی غلطی ہو واللہ اعلم۔

زید

ابن لصیت نزدان ابن قینقاع کا ہو۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا مجھسے عاصم بن قتادہ نے بیان کیا انھون نے کہا کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہانتک کہ جب تبوک کے راستہ مین تھے آپکی اونٹنی کھو گئی آپکے صحابہ اسکو ڈھونڈھنے چلے اور آپکے پاس عمارہ بن حزم انصاری بیٹھے ہوے تھے اور عمارہ کے ساتھ مین زید بن لصیت منافق تھا اسنے کہا کیا محمد اپنے کو نبی نہین کہتے اور آسمان کی باتین نہین بتاتے ہین حالانکہ وہ یہ بھی نہین جانتے کہ انکی اونٹنی کہان ہو (یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو یہ ذراسی بات ضرور جان لیتے کیونکہ جو شخص آسمانی باتین جانتا ہو اسکے واسطے ایسی ایسی باتین جان لینا کون مشکل ہو ادھر یہ منافق اس قسم کی باتین کہ رہا تھا ادھر فوراً آپکو خبر ہو گئی اور آپنے فرمایا (آپکے پاس اسوقت عمارہ بن حزم بیٹھے تھے) کہ ایک آدمی کہتا ہو کہ یہ محمد تمکو اپنا نبی ہونا بتاتے ہین اور آسمانی باتونکی خبر دیتے ہین حالانکہ انکو اپنی اونٹنی کی بھی خبر نہین کہ کہان ہو بخدا مین (کسی چیز کو) بے خدا کے بتائے نہین جان سکتا اور اسنے مجھکو بتا دیا ہو کہ وہ ایک وادی مین ہو اسکی مہار کو ایک درخت نے روک لیا ہو لوگ گئے اور (وہان سے) اونٹنی آپکے سامنے لا حاضر کی عمارہ اپنی قیام گاہ کیطرف آئے اور لوگون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آدمی کی حالت بیان کرنے سے خبر دی عمارہ کے ہمراہیون مین سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو زید نے تمھارے آنے سے پہلے کہا تھا عمارہ زید کے پاس آئے اور زید کی گردن دبا کر کہا کہ میرے خیمہ مین مصیبت ہو اور مجھے معلوم ہی نہین اے خدا کے دشمن میرے پاس سے چلا جا بخدا تو ہرگز میرے ساتھ نہ رہ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ زید نے توبہ کر لی تھی اور بعض کہتے ہین نہین منافق ہی مرا ابن ہشام نے کہا ہو کہ بعض لوگ لصیت کو نصیب پڑھتے ہین۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

مالک کے بیٹے ہین۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اور بھائی ابو عیسی احمد نے ۵۴۹ھ مین خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین محمد بن عبدالجبار ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن عبدالرحمن اور ابوالفرج بن شہریار نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو محمد عبدالصمد بن محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے دادا ابو موسی عیسی بن ابراہیم فابرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین آدم بن ابی ایاس عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابان بن ابی عیاش نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین مسجد کے ارادے سے نکلا کہ زید بن مالک مل گئے انھون نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر رکھکر مجھپر تکیہ لگا لیا اور مین

میم کے کسرہ اور ری کے سکون سے ساتھ ہے اور دار قطنی نے مرنحی میم کو ضمہ اور زای کو فتحہ اور ری کو سکون لکھا ہے اور ایسا ہی ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بہیری قرہ بن عموص کے چچا ہیں۔ انکا اسلام قرہ بن عموص کی حدیث مین مذکور ہے جسکو عبدربہ بن خالد نے اپنے والد سے انھون نے عائذ بن ربیعہ بن قیس سے انھون نے عباد بن زید سے انھون نے قرہ بن عموص سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ جب اسلام آیا تو بنی نمیر نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا پس زید بن معاویہ اور انکے بھتیجے قرہ اور حجاج بن ہبیرہ چلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے پھر پورا قصہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے اسکو یونہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) زیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ غزوۂ احد مین شریک تھے۔ یہ ام سلیم کے بھائی ہین۔ یہ عدوی کا کلام تھا اشیری نے اسکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن مہلہل بن زید بن منہب بن عبد رضا بن مختلس بن ثوب بن کنانہ بن مالک بن نابل بن نبہان۔ انکا نام سودان ہے جو عمرو بن غوث کے بیٹے ہین۔ طائی نبہانی تھے اور زید خیل کے لقب سے مشہور تھے اور مؤلفۃ القلوب مین معدود تھے پھر مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام خیر و خوبی سے رہا۔ سنہ ۹ھ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام زید خیر رکھا تھا اور آپنے فرمایا تھا کہ مجھسے کسی قوم کی صفت جاہلیت مین نہین بیان کیگئی مگر یہ کہ وہ اسلام مین اس سے کم ثابت ہوا اور تمھاری اور آپنے انکو چند مقامات جاگیر مین دیے تھے انکی کنیت ابومکنف تھی انکے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث دونون مسلمان اور صحابی کے مرتبے کو پہونچے اور قتال مرتدین مین خالد بن ولید کے ہمراہ شریک تھے۔ جوش نے ابووائل سے انھون نے حبلہ بعد سے روایت کی کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک سوار آیا اور اپنی سواری بٹھا کر اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نو دن کی مسافت سے آپکے پاس آیا ہون مین نے اپنی سواری کو تھکایا اور راتون کو بیدار رہا اور دنون کو پیاسا رہا صرف آپ سے دو باتین پوچھنے کی غرض سے آپنے فرمایا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے جواب دیا زید خیل آپنے فرمایا نہین بلکہ زید خیر اسکے بعد فرمایا کہ پوچھو انھون نے کہا کہ مین آپ سے پوچھتا ہون کہ خدا جسکو چاہتا ہے اسکی کیا علامت ہے اور جسکو نہین چاہتا اسکی کیا نشانی ہے آپنے پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہے انھون نے جواب دیا کہ میرا یہ حال ہے کہ مین خیر اور اہل خیر کو اور جو عمل خیر کرتا ہے اسکو دوست رکھتا ہون اور اگر مین عمل خیر کرتا ہون تو اسکے ثواب کا امیدوار رہتا ہون اور اگر کوئی بھلائی کی بات مجھسے رہجاتی ہے تو اسپر غمگین ہوتا ہون آپنے فرمایا یہی علامت ہے اس شخص کی جسکو خدا چاہتا ہے اور جسکو نہین چاہتا ہے اور اگر خدا تمکو نامرادون مین کرتا تو تمکو اسکے واسطے مستعد کر دیتا پھر کچھ نہ پرواہ کرتا کہ کس وادی مین تم ہلاک ہو گئے۔ زید خیل عمدہ شاعر خوش بیان شجاع کریم تھے۔ انکے اور کعب بن زہیر کے درمیان مین ہجوگوئی کا

سلسلہ جاری تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ کعب نے انکو اپنا گھوڑا لے لینے کا اتہام لگایا تھا جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹے تو راستہ
مین بخار آنے لگا اور گھر پہونچکر وفات کر گئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت مین انتقال کیا انھون نے
جاہلیت مین عامر بن طفیل کو قید کیا تھا اور انکی پیشانی کے بال تراش لیے تھے پھر انکو آزاد کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہین۔ عروہ اور ابن شہاب
اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ یہ بدر اور احد مین شریک ہوے تھے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ یہ بدر اور احد مین شریک تھے اور احد مین شہید
ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب جہنی ہین۔ انھون نے زمانہ جاہلیت پایا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین مسلمان ہوے اور ہجرت کر کے آپ کے پاس آ رہے
تھے کہ راستہ مین آپکی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ ابو سلیمان انکی کنیت تھی انکا شمار کبار تابعین مین ہو کوفہ مین رہتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے ہمراہیون مین تھے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا اصبہانی اور ابو یاسر بن ابی حبہ بغدادی نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق بن ہمام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الملک بن ابی سلیمان
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلمہ بن کہیل نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ مجھسے زید بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ وہ حضرت علی کے اس لشکر مین
تھے جو خوارج کیطرف گیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہو کہ میری امت سے
ایک ایسا گروہ نکلیگا کہ وہ قرآن کو اسطرح پڑہیگا کہ تمھارا قرآن انکے قرآن کے سامنے کچھ بھی نہ معلوم ہوگا اور نہ تمھاری نماز انکی نماز کے آگے
کوئی چیز ہوگی آخر حدیث تک انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابو موسی نے انکو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہو حالانکہ ابن مندہ نے خود انکا
ذکر کیا ہو لہذا ابو موسی کے استدراک کی کوئی وجہ نہین ہے۔

(سیدنا) زید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو یسار ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے مدینہ مین رہتے تھے انکی روایت کردہ حدیث کو بلال بن یسار بن زید نے اپنے
والد سے انھون نے انکے دادا زید سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو و اتوب الیہ
کہے اسکے گناہ معاف ہو جائینگے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ یہ زید بن بولا کے بیان مین گذر چکا ہو اسکو ابو احمد عسکری نے اسیطرح بیان
کیا ہو۔ اور زید بن بولا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور زید ابو یسار ایک ہی ہین ہمنے اسکو اس وجہ سے بیان کر دیا ہو تاکہ
یہ گمان نہ ہو کہ دونون الگ الگ ہین۔

(سیدنا آزید رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق بن خزیمہ بن حطلیہ بن خنسا ابن سبدول احد مین شریک ہوے تھا انکی اولاد شمود مین نسبت عمرو بن زید تھین انکو اشیری نے عدوی کی روایت سے نقل کرکے بیان کیا ہو۔

(سیدنا آزید رضی اللہ عنہ)

ابن صلت کندی تھے۔ واقدی سے انکوان لوگون کے بیان مین ذکر کیا ہو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے واقدی نے بیان کیا ہو کہ انکا شمار بھی حج مین تھا پھر عباس بن عبد المطلب سے مل گئے انھون نے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہو انکو اشیری نے ابو عمر نے استدراک کے لیے بیان کیا ہو الحمد للہ رب العالمین۔

(حرف سین)

(باب سین مع الف)

(سیدنا سابط رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خیثمہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہین۔ یہ اور صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب وہب مین جاکر ملجاتے ہین سابط ان کے بیٹے عبد الرحمن روایت کرتے ہین کہ سابط کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہونچے تو چاہیے کہ وہ میری وفات کی مصیبت کو یاد کرے کیونکہ یہ سب مصیبتون سے بڑی مصیبت ہے۔ یحیی بن معین کہتے ہین کہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط (یعنی عبد الرحمن سابط کے پوتے) ہین۔ لیکن یحیی کے بیان مین اعتراض ہے۔

(سیدنا سابق رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہو جسکے راوی کوفی ہین جس مین شعبہ پر اختلاف واقع ہوا ہو اور اسکو عبد الرحمن بن مہدی نے شعبہ سے انھون نے ابو عقیل سے انھون نے ابو سلام سے روایت کی ہو انھون نے کہا کہ ہم حمص کی مسجد مین تھے کہ ایک آدمی آیا لوگون نے کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہین پس مین انکے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی بات بیان کرو انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہو کہ جو شخص صبح و شام رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا کہ لیا کرے خدا اسکو قیامت کے دن راضی کریگا اور اس حدیث کے اسناد مین مسعر پر بھی اختلاف واقع ہوا ہو اور اسکو عبد العزیز بن ابان نے مسعر سے انھون نے ابو عقیل سے انھون نے ابو سلام سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سابق سے روایت کرکے باب الدعا مین نقل کیا ہو لوگون نے کہا ہو کہ یہ وہم ہو اور مسعر کے ساتھیون کی روایت ابو عقیل سالم بن بلال قاضی کے واسطے سے انکی روایت سابق بن ناجیہ سے ہو اور انکی روایت ابو سلام سے درست ہو یہ مین عبد الوہاب

ایک غار کے پاس سے گذرتے ہیں اور اگر وہ اس پہاڑ میں چلے جائیں تو پھر جو طے انکو مار ڈالیں اور کامیاب نہ ہوں اور اگر اس سے آگے جائیں تو ہلاک ہوں اسیر میری زبان سے وہ کلمات نکلے جنکا سننا تم بیان کرتے ہو آدمی کہتا ہے کہ ایک ماہ کے بعد فتح کی خوشخبری لیکر آدمی آیا اور اسنے بیان کیا کہ انہ نے اسی دن اور اسیوقت پہاڑ سے گذرتے وقت یا ساریۃ الجبل الجبل کی آواز سنی جو حضرت عمر کی آواز کے مشابہ تھی اور ہم پہاڑ کیطرف چلے گئے اور خدا تعالیٰ نے ہمکو کامیاب کیا ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام بن محیصہ ۔ بشیر بن یسار نے انسے روایت کی ہے انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور انکی حدیث کسب حجام کے باب میں ہے ابن اسحاق نے بشیر ابن یسار سے روایت کی کہ ساعدہ بن حرام بن محیصہ نے ان سے بیان کیا کہ محیصہ بن مسعود کا ایک حجام غلام تھا جسکو ابو طیبہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم اسکی کمائی اپنی پانی کے اونٹ پر خرچ کیا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ مرسل ہے اور ابو نعیم نے ساعدہ بن محیصہ کی حدیث کو اسی متن کے ساتھ بیان کیا ہے اور دونوں کو بیان کیا ہے کہ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انکی روایت سے کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہ)

ہذلی ۔ عبد اللہ کے والد ہیں ۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم اپنے بت سواع کے پاس دو سو خارشتی بکریاں برکت طلب کرنے کیواسطے لائے تھے کہ بت کے پیٹ سے کسی پکارنے والے کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا ہے کہ بنی احمد اس کیوجہ سے جنوں کا مکر جاتا رہا اور ہم پر شہابوں کی مار پڑی ۔ ساعدہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی بکریوں کا رخ گھر کیطرف پھیر دیا راستے میں ایک آدمی ملا جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کی خبر دی ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔

(سیدنا) ساعدہ یا ساعد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید مازنی ۔ اسمر کے والد ہیں ۔ یہ اور انکے بیٹے یہ دونوں صحابی تھے ۔ اور ہم اسمر کے بیان میں انکا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) ساعدہ (رضی اللہ عنہا)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مدان میں ایک کنواں عنایت کیا تھا ۔ ایاس بن قتادہ کے بیان میں ہم انکا ذکر کر چکے ہیں ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سالف (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن عوف بن ثقیف ثقفی تھے ۔ مدائنی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ جب ثقیف کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انھوں نے خواہش کی کہ انکو انہی کے دین پر چھوڑ دیا جائے آپنے فرمایا کہ خدا اس سے انکار کرتا ہے پھر انسے

انکے اسلام کا ذکر کیا ہو جب ثقیف کا وفد مسلمان ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احلاف میں سے سالف بن عمرو بن معتب کو ثقیف کے صدقے وصول کرنے
پر مقرر کیا کلبی نے انکے ذکر کے بعد کہا ہے کہ یہ طائف کے والی تھے اور انہی کی نجاشی نے بیوی کی تھی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابوحذیفہ کے غلام تھے۔ ابن مندہ نے انکا نسب سالم بن عبید بن ربیعہ بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے سالم بن معقل بیان کیا ہے انکی کنیت ابوعبداللہ تھی یہ ابوحذیفہ
بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی کے غلام ہیں سالم اصل میں ملک فارس کے رہنے والے تھے اور صحابہ اور موالی میں بہت بڑے فاضل تھے
اور انکا شمار مہاجرین میں ہوا سو وجہ سے کہ ابوحذیفہ کی بیوی ثبیتہ انصاریہ نے جب انکو آزاد کر دیا تو ابوحذیفہ نے انکو متبنی کر لیا تھا اسی وجہ سے انکا شمار مہاجرین میں
ہوا اور ابوحذیفہ کی بیوی کے آزاد کرنیکی وجہ سے انصار بنی عبید میں (بھی) انکا شمار ہوا اور قریش میں (بھی) یہ محسوب ہیں جسکی وجہ گذر چکی کہ ابوحذیفہ نے
انکو اپنا متبنی کیا تھا اور عجمیوں میں بھی معدود ہیں کیونکہ انہی میں سے تھے اور یہ مشہور قراء میں سے تھے اسوجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے قرآن کو چار شخصوں سے حاصل کرو اور انہی چار میں انکو بھی بیان کیا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مدینہ میں ہجرت کی تھی اور مہاجرین کو نماز
پڑھاتے تھے جنمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی تھے کیونکہ یہ قرآن سب سے زیادہ جانتے تھے ہمیں یحیی بن ابی سعد بن یحیی بن لوش نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم
بن محمد بن فتح جلی یا ملطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سفیان بن موسی صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عثمان سعید بن رحمت بن نعیم نے خبر دی انھوں نے
کہا کہ میں نے ابن مبارک کو حنظلہ بن ابی سفیان سے بروایت ابن عبد اللہ بیان کرتے سنا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آنے میں دیر ہوئی آپنے پوچھا کہ تم اسے رکنے کا کیا سبب ہوا انھوں نے جواب دیا کہ ایک قاری قرآن پڑھ رہا ہے اور اسکی خوبی قرات کو بیان کیا آپ نے چادر
لی اور باہر نکلے دیکھا کہ وہ سالم ابوحذیفہ کے غلام تھے آپنے فرمایا خدا کا شکر ہے جسنے تم ایسے کو میری امت میں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر انکی تعریف
کرتے رہتے یہاں تک کہ وفات کے قریب جب خلافت کو مشورہ پر چھوڑ دیا تھا فرمایا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو میں اسکو مشورہ پر ہرگز نہ چھوڑتا ابوعمر نے کہا ہے کہ
اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر انکی رائے سے خلیفہ مقرر کر دیتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور معاذ بن ماعص کے درمیان میں مواخات قائم کی
تھی اور ابوحذیفہ نے بھی انکو اپنا متبنی کر لیا تھا جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنی کیا تھا اور ابوحذیفہ انکو بالکل اپنا بیٹا ہی
خیال کرتے تھے اور اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ سے انکی شادی کر دی تھی فاطمہ ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے ہجرت کی تھی اور قریش کی
رانڈیوں میں سب سے اچھی تھیں جب اللہ تعالی نے آیۃ ادعوھم لآبائھم نازل کی تو سبھوں نے جن غلاموں کو متبنی کیا تھا انکو انکے باپ کی طرف واپس کر دیا
اور جن کے باپوں کا پتہ نہ چلا تو انکے آقاؤں کو واپس کیا پس سہلہ بنت سہیل بن عمرو عامریہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ
بات بیان کی جسکی خبر ہمکو ابوالفرج یحیی بن محمود بن سعد اور ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ
کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن ابی عمر نے عبدالوہاب ثقفی سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے قاسم بن محمد

بن ابی بکر سے انھون نے (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرکے بیان کیا کہ سالم ابو حذیفہ کے غلام ابو حذیفہ اور انکے گھر والون کے ساتھ انکے گھر مین رہتے تھے پس سہلہ بنت سہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور کہا کہ سالم عاقل بالغ ہو گیا ہے اور ہمارے پاس آتا رہتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ابو حذیفہ کے دل مین اسکے بارے مین (یعنی شادی وغیرہ کا) کچھ خیال ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم انکو دودھ پلا دو تم انپر حرام ہو جاؤ گی اور ابو حذیفہ کے دل مین جو خیال ہے وہ جاتا رہیگا سہلہ نے ابو حذیفہ کے پاس آکر کہا کہ مین نے انکو دودھ پلایا ہے اس سے ابو حذیفہ کے دل مین جو بات تھی جاتی رہی (حضرت) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے اسکو مانا ہے اور دوسری ازواج مطہرات نے (اسکے قبول کرنے سے) انکار کیا ہے۔ سالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ ہمین یحیی بن اسعد بن نوشتکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن موسی آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم ابن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سفیان بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عثمان نے ابن مبارک سے انھون نے ابراہیم بن حنظلہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ یمامہ کی جنگ مین لوگون نے ابو حذیفہ کے غلام سالم سے کہا کہ علم کی تم حفاظت کرو اور کچھ لوگون نے کہا کہ ہم کو تم سے کچھ اندیشہ ہے اسلیے ہم کسی دوسرے کو علم دینگے سالم نے کہا کہ (اگر مجھسے کوئی خطرے کی بات ظاہر ہو) تو مین اسوقت قرآن کے حاملون مین بہت برا ہونگا۔ سالم کا داہنا ہاتھ (لڑتے لڑتے) کٹ گیا تب انھون نے علم بائین ہاتھ مین لے لیا (جب) بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تو علم کو گردن مین دبالیا اور کہا وما محمد الا رسول و کاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر (یعنی محمد تو رسول ہی ہین اور کتنے نبی ہین جنکے ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑے) جب سالم گر گئے اپنے ساتھیون سے پوچھا کہ ابو حذیفہ کیا ہوے لوگون نے جواب دیا وہ شہید ہو گئے (پھر) ایک آدمی کا نام لیکر پوچھا وہ کیا ہوے لوگون نے جواب دیا وہ بھی شہید ہو گئے سالم نے کہا کہ مجھے ان دونون کے بیچ مین لٹاؤ جب یہ شہید ہو گئے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکی میراث کو ثبیتہ بنت یعار کے پاس جنھون نے انکو آزاد کیا تھا بھیجی انھون نے اسکو نہ لیا اور کہا کہ اسکو سائبہ نے آزاد کیا تھا بھیجی انھون نے اسکو نہ لیا اور کہا کہ انکو سائبہ نے آزاد کیا تھا (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) نے انکی میراث کو بیت المال مین داخل کر دیا۔ ثابت بن قیس بن شماس اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے انسے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے سالم کو عبید کا بتایا ہے حالانکہ وہ بالکل غلط ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے شاید عتبہ کو عبید کر دیا یا یہ کہ ثبیتہ کے نسب مین جنھون نے انکو آزاد کیا تھا عبید کو دیکھا تو اسکو سالم کا نسب خیال کر لیا کیونکہ ثبیتہ یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک کی بیٹی ہین۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ بن زہیر بن عبد اللہ بن حشر عدوی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے سلیمان بن عبد العزیز بن عتبہ بن سالم بن حرملہ عدوی نے اپنے والد عبد العزیز سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ انکے دادا سالم بن حرملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے اسوقت انکا سن قریب بلوغ تھا اور انکے گیسو تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طہارت سے بچے ہوے پانی سے طہارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

آپکو دعاء خیر دی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین نے ابن مندہ اور ابو نعیم کی کتاب مین (بجائے حشر کے) حنبش لکھا ہی اور امیر ابو نصر نے حشر حاء مہملہ مفتوحہ اور شین معجمہ ساکن سے غلطی کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ حرملہ بن زہیر بن عبد اللہ بن حشر عدوی صحابی ہین انھون نے ایک حدیث روایت کی ہی اسکو عبد الغنی بن سعید نے بیان کیا ہی اور ابو احمد عسکری کا قول ہی کہ سالم عدی رباب سے تھے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے عمر بن ہارون نے جعفر بن محمد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سالم سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سر کے بالون کو چار چوٹیان کرکے باندھتی تھین اور جب غسل کرتین سب بالون کو بیچ سر پر جمع کرلیتین اسکو خارجہ بن مصعب نے جعفر سے روایت کیا ہی اور سالم کو سلمی سے بدل دیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سالم۔ انکی کنیت ابو شداد تھی عبسی حمصی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین حاضر ہوئے تھے اور حمص مین سکونت پذیر ہوئے اور وہین وفات پائی۔ معن بن عیسی نے معاویہ بن صالح سے انھون نے ابو شداد سے روایت کی ہی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین حاضر ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو سالم۔ انکی کنیت ابو ہند تھی یہ حجام تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابو ہند کا نام سنان تھا سالم سے مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے اور سنگی سے خون پی لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ مین نے خون کو پی لیا آپنے فرمایا اے سالم تمپر افسوس ہے کیا تمکو یہ نہین معلوم کہ خون حرام ہی اب پھر ایسا نہ کرنا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

بن عبید اشجعی اہل صفہ مین سے تھے۔ کوفہ مین رہتے تھے ہلال بن یساف اور نبیط بن شریط اور خالد بن عرفطہ نے ان سے روایت کی ہے ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے سلمہ سے انھون نے اپنے والد نبیط بن شریط اشجعی سے انھون نے سالم بن عبید سے جو اصحاب صفہ مین سے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) اپنی تلوار برہنہ لیکر کھڑے ہوگئے اور کہا بخدا مین جس شخص کو یہ کہتے سنونگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے تو مین اسکو اپنی تلوار سے مارڈالونگا سالم نے بیان کیا کہ لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب یعنی صدیق اکبر کو بلا لاؤ مین انکے پاس گیا اور انکو پاکر رونے لگا انھون نے پوچھا کہ شاید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہین مین نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص آپکی وفات کا نام لیگا مین اسکو اپنی تلوار سے مارڈالونگا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپکی نعش

اگر چہ تم پھر پڑھا انک میت وانہم میتون بیشک آپ بھی مرنے والے ہین اور وہ لوگ (کفار) بھی مرینگے لوگون نے پوچھا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی انھون نے جواب دیا ہان۔ اس سے سب لوگون کو یقین ہو گیا۔ ہمین عبدالوہاب بن علی بن صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جریر نے منصور سے انھون نے ہلال بن یساف سے انھون نے سالم بن عبید سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ جب تم مین سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ الحمدللہ کہے اور جو شخص اسکے پاس بیٹھا ہو اسکو یرحمک اللہ کہنا چاہیے اور اسکے جواب مین چھینکنے والا یغفر اللہ لی ولکم کہے اور بعض راویون نے ہلال اور سالم کے درمیان مین ایک آدمی اور مذکور ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

خاندان عدی سے ہین۔ ابو عمر نے انکا ذکر لیا ہے اور لکھا ہے کہ انکے بیٹے ان سے روایت حدیث کرتے ہین۔ سالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے یہ (اسوقت) جوان تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وہ چھوڑا ہوا پانی دیا تھا سالم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے وضو کے پانی سے طہارت کی تھی ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکو عدی قریش سے نہین خیال کرتا ہون مین کہتا ہون کہ یہ سالم عدوی وہی سالم بن حرملہ ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ عدی بن عبد مناہ بن اد سے تھے اور یہی رباب ہین۔ ابو زکریا بن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سالم بن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن خنبس بن عدی بن مالک بن تیم بن دول بن جسل بن عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ کے بیٹے ہین۔ ابن ماکولا اور عبدالغنی اور دارقطنی نے خنبس کی جگہ پر حشرم بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عمری ہین۔ مجمع جاریہ نے روایت کیا ہے کہ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کی تھی اسکے جواب مین آپنے فرمایا تھا کہ مین تمھارے سوار کرنے کے واسطے کچھ نہین پاتا اور وہ لوگ گریان واپس چلے گئے وہ سات آدمی یعنی علبہ بن زید حارثی اور عمرو بن غنمہ ساعدی اور عمرو مزنی واقفی اور ابن لیلی مازنی اور سالم بن عمرو عمری اور سلمہ بن صخر زرقی اور عبداللہ بن کعب تھے انکا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابن مندہ نے کیا ہے مگر ابن مندہ نے سالم کے والد کا نام عمیر بیان کیا ہے جسکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف۔ یہ خوات بن جبیر کے بھتیجے ہین اور بعض لوگون نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ سالم بن عمیر بن کلثوم بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی عمری تھے بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی خلافت مین وفات پائی یہ بھی رونے والون مین سے ہین علی اور ضحاک نے ابن عباس سے آیہ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم کی تفسیر مین روایت کی ہے انھون نے کہا ہے کہ سالم بن عمیر خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہین اور ثعلبہ بن

خاندان بنی ہاشم سے انھی لوگون مین سے ہین جنکا اس آیت مین ذکر ہی تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابو موسی نے انکو اس سے پہلے جہان گذر چکا ہی اسمین ذکر کیا ہی اور یہ دونون ایک ہی ہین۔

(سیدنا) سالم (رضی اللہ عنہ)

ابن وابصہ ایک مجہول شخص ہین انکو طبری نے قبیلہ بنی اسد کے اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (احادیث کی) روایت کی ہی۔ بقیہ نے بشر بن عبید سے انھون نے حجاج بن ارطاہ سے انھون نے فضیل بن عمر سے انھون نے سالم بن وابصہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ ان درندون مین لومڑی سب سے زیادہ شریر ہوتی ہی اور اس حدیث کو محمد بن شعیب نے بشر سے انھون نے سالم سے انھون نے اپنے (سالم بن وابصہ کے خود) وابصہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرع بن عوف بن جابر بن سفیان بن عبد یالیل بن سالم بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی ہین۔ انکی والدہ ملیکہ تھین سائب اپنی والدہ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے آپنے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکو دعا دی سائب اصبہان کے والی مقرر ہوے تھے اور وہین وفات پائی اور انکی اولاد وہین ہی۔ سائب فتح نہاوند مین نعمان بن مقرن کے ہمراہ شریک ہوے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو نعمان کے پاس خط دیکر بھیجا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو مدائن کا عامل مقرر کر دیا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ عثمان بن ابی العاص کے چچا کے بیٹے ہین اور دونون نے عثمان کا نسب بیان کیا ہی کہ عثمان بن ابی العاص بن بشر بن عبید بن دہمان و بروایتی عبد دہمان بن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط اس سے معلوم ہوتا ہی کہ سائب عثمان کے قریبی چچا زاد بھائی نہین ہین ان دو ثقیف کے ایک گھرانے سے ہین جو دونون آٹھوین پشت یعنی مالک بن حطیط مین مجاتے ہین پس اگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے قریبی چچا زاد بھائی ہونا نہین ارادہ کیا تو پھر اسکو بالخصوص بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن کعب قریشی سہمی ہین۔ حارث کی کنیت ابو وداعہ تھی۔ جنگ بدر مین یہ کفار کے ساتھ تھے ابو مرثد غنوی نے حارث کو گرفتار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو چھوڑے رہو کیونکہ انکا ایک زیرک لڑکا ہے پھر حارث کے بیٹے مطلب نے چار ہزار (درہم) فدیہ مین دیکر چھڑا لیا یہ بدر کے پہلے قیدی تھے جنکا فدیہ دیا گیا۔ ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ بعض متاخرین نے سائب بیان کیا ہی (لیکن) درست مطلب ہی اور ابو عمر نے سائب بن ابی وداعہ بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ انہی کو مطلب بھی کہتے ہین ابو عمر اور ابن مندہ نے

بیان کیا ہی کہ سائب کی وفات سنہ [illegible]ھ میں ہوئی اور ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ انھوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کر دیے تھے انھوں نے اسکو بخاری سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے ابن مندہ کی روش اگر اپنے قول سے یہ مراد لی ہی کہ مطلب قید ہوئے تھے نہ سائب تو دونوں قول صحیح نہیں ہیں کیونکہ ابو وداعہ قید ہوئے تھے اور سائب نے فدیہ دیا تھا انکو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم سے غلطی ہی مطلب بن ابی وداعہ کے بیان میں لکھا ہی کہ مطلب اپنے باپ کا فدیہ دینے یوم بدر میں آئے تھے انھیں دونوں کا قول اس مراد کو ذکر کرتا ہی اور اگر ابو نعیم نے یہ ارادہ کیا ہی کہ سائب صحابی نہ تھے صرف مطلب ہی صحابی تھے تو بھی ابن مندہ کے سائب کو صحابی بیان کرنے میں ایک جماعت نے موافقت کی ہی جیسے کہ بخاری اور ابو عمر وغیرہما نے انکو صحابی بیان کیا ہی اور نساب قریش کے امام زبیر بن بکار نے بیان کیا ہی کہ سائب بن ابی وداعہ کی بابت لوگوں کا خیال ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے اور انکی والدہ خناس قبیلہ خزاعہ کے خاندان بنی سعد بن مشنوء بن عبد سے تھیں۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی ہیں۔ طائف کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے اسکو بیان کیا ہی یہ سائب حبشہ کے مہاجروں میں سے تھے ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ سائب طائف کے واقعہ میں گئے تھے اور اسکے بعد شام کے علاقہ میں بمقام اردن فحل کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ فحل کا واقعہ ذی القعدہ سنہ ۱۳ ہجری اوائل خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا تھا۔ اور کلبی نے کہا ہی کہ سنہ [illegible]ھ میں حارث بن قیس بن عدی کی اولاد منقطع ہو گئی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی ہیں فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھائی تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھی کی بابت کہا تھا کہ یہ ایسے آدمی ہیں جنمیں ہم کوئی عیب نہیں جانتے ہیں۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں ہی جسکا عیب میں نہ بیان کر سکتا ہوں اور بعض لوگوں نے روایت کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سائب کے بیٹے عبد اللہ کیواسطے فرمائی تھی اور یہ شریف و بلند مرتبہ تھے اور صحیح یہ ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سائب ہی کے حق میں یہ فرمایا تھا۔ سائب سے سلیمان بن یسار نے روایت کی ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن مسیب کے چچا تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا مصعب زبیری نے بیان کیا ہی کہ مسیب اور عبد الرحمن اور سائب اور ابو معبد حزن کے بیٹے ہیں اور انکی والدہ ام حارث بنت سعید بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل تھیں مصعب زبیری نے کہا ہی کہ مسیب بن حزن کے سوا کسی سے حدیث مروی نہیں ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہما)

ابن جناب انکی کنیت ابو مسلم اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی کنیت ابو عبدالرحمن تھی صاحب المقصورہ کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ سائب بنت عتبہ بنت بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے انکی روایت سے صرف ایک حدیث ہے کہ وضو بغیر خروج ریح کے نہیں ٹوٹتا خروج ریح خواہ باآواز ہو یا بلا آواز۔ محمد بن عمرو بن عطا اور اسحاق بن سالم صاحب کے بیٹے سلم نے سائب سے روایت کی ہے انکی وفات ۸۸ھ میں ہوئی تھی اور انکی عمر اسوقت ۹۲ برس کی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن خلاد جہنی انکی کنیت ابو سہلہ تھی عطا بن یسار اور صالح بن حیوان نے انسے روایت کی ہے عطا کی روایت کردہ حدیث کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو ڈرایا آخر مرفوع ہے اور صالح کی روایت کردہ حدیث امام کے قبلہ کیطرف تھوکنے کے بارے میں ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ سائب بن خلاد جہنی خلاد کے والد ہیں انسے انکے بیٹے خلاد نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ جائے تو چاہیے کہ تین ڈھیلون سے استنجا کرے اور ایسا ہی ابن مندہ نے کہا ہے اور دونون نے سائب سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے اپنے کف دست کو اپنے چہرے تک اٹھاتے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اس مقام پر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو سائب بن ابی خلاد جہنی کے تذکرہ میں (جسکو انھون نے تیسرا تذکرہ قرار دیا ہے) بیان کیا ہے ہمین ابو احمد بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن یوسف سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمرو نے بکر بن سوادہ جذامی سے انھون نے صالح بن حیوان سے انھون نے ابو سہلہ سائب بن خلاد سے روایت کرکے خبر دی کہ احمد بن صحابی نے کہا کہ ایک آدمی نے لوگون کو نماز پڑہائی اور قبلہ کیطرف تھوکدیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہیے یہ شخص تمکو نماز نہ پڑہائے اسکے بعد اس شخص نے پھر نماز پڑہانی چاہی لوگون نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کیوجہ سے روکا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکا ذکر ہوا آپنے فرمایا ہان (مین نے کہا تھا) اور راوی کہتا ہے میرا گمان ہے کہ آپنے فرمایا کہ تمنے خدا اور خدا کے رسول کو تکلیف دی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور سائب بن خلاد بن سوید کے بیان میں اسپر گفتگو ہوگی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی ہیں انکی کنیت ابو سہلہ تھی ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو بیان کیا ہے اور دونون نے (ابو سہلہ) انکی کنیت بیان کی ہے اور ابو عمر نے اسکو سائب بن خلاد جہنی کی کنیت بھی بیان کی ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ان سائب کی کنیت بھی بیان کی ہے اور اس بیان میں لکھا ہے کہ سائب بن خلاد بن سوید انصاری خزرجی بنو کعب بن خزرج سے ہین انکی کنیت ابو سہلہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سائب باتفاق بنو کعب بن خزرج سے ہین اور یہ کعب مشہور قبیلہ ساعدہ کے والد نہین ہین جنمین سے سعد بن عبادہ تھے بلکہ یہ خزرج بن حارث بن خزرج کے بیٹے ہین جنکا ذکر اس نسب مین ہے اور ساعدہ اور ان کعب کے والد خزرج دونون چچازاد بھائی ہین ان کے والد اسلام لائے انسے انکے بیٹے خلاد نے روایت کی ہے ہمین اسمٰعیل بن عبیداللہ اور بہت سے لوگون نے خبر دی ہے وہ سب کہتے تھے ہمین ابو القاسم کرخی نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے

انھون نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن سے انھون نے خلاد بن سائب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے
خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھکو حکم دیا کہ مین اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم دون تینون نے انکا تذکرہ کیا ہے
اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون سے اس حدیث کو روایت کیا ہے جسکی ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید نے مسلم بن ابی مریم سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے سائب بن خلاد سے روایت
کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراویگا خدا اسکو ڈراویگا اور اسپر خدا اور فرشتون اور آدمیون سب کی لعنت ہوگی اسکے
فرائض مقبول نہونگے اور نہ نوافل ابو عمر نے اس حدیث کو سائب بن خلاد جہنی کے تذکرے مین بیان کیا ہے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اس حدیث کی روایت مین
اختلاف واقع ہوا ہے بعض راویون نے اسکو سائب سے روایت کیا ہے اور بعض نے زید بن خالد سے نقل کیا ہے اور صحیح وہ ہے جسکو مالک اور ابن عیینہ اور ابن جریج
اور معمر نے روایت کیا ہے اور ان لوگون نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے
انھون نے خلاد بن سائب سے انھون نے اپنے والد سائب بن خلاد سے روایت کی ہے ابو نعیم نے ابو عبید قاسم بن سلام سے روایت کی ہے کہ سائب
بن خلاد بدر مین شریک تھے اور میرے نزدیک اسمین اعتراض ہے ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انکو یمن کا عامل مقرر
کیا تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۹۱ھ مین انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

خلاد جہنی کے والد ہین انکے بیٹے خلاد نے انکی روایت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین پتھرون سے استنجا کرنے کی حدیث روایت کی ہے اسکو زہری
اور قتادہ نے خلاد سے انھون نے اپنے والد سائب سے نقل کیا ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا مین کہتا ہون ابو عمر نے سائب بن خلاد اور سائب ابو خلاد کو تین
تذکرے قرار دیے ہین ایک سائب بن خلاد بن سوید انصاری دوسرا سائب ابو خلاد جہنی اور ابو عمر نے ان دونون کی موافقت کی ہے اور سائب ابو خلاد کا ایک
بیان بڑھا دیا ہے اور استنجا کی حدیث جسکا ابو عمر نے اس بیان کے شروع مین لکھا ہے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ مین لکھا ہے
پس اسکی تحقیق کرنی چاہیے میرا گمان غالب یہ ہے کہ وہ دو ہین اور یہ سائب خلاد کے والد وہی سائب بن خلاد جہنی ہین اور انکا بیٹا خلاد ان سے
روایت کرتا ہے۔ ابو عمر کو اسوجہ سے شبہہ ہوا کہ سائب ابن خلاد جہنی کے تذکرہ مین انسے انکے بیٹے کا روایت کرنا مذکور نہین ہوا صرف عطا اور صالح کی
روایت کا بیان ہوا اسی لیے جب انھون نے خلاد کی روایت اپنے والد سے دیکھی تو انکو دوسرا شخص سمجھ لیا اور نام دونون کے ایک ہے انکی گمان کو
اس سے اور بھی قوت ہوتی ہے کہ انکے بیٹے جوان سے روایت کرتے ہین اور قبیلہ کا نام متحد ہے۔ اور ابو عمر نے سائب بن خلاد جہنی اور سائب انصاری کی
دونون کی کنیت ابو سہلہ بیان کی ہے اور بخاری نے (بھی) ابن مندہ اور ابو نعیم کیطرح دو ہی شخص یعنی ابو سہلہ جہنی بیان کیے ہین اور امام احمد بن حنبل نے
اپنی سند مین ابو سہلہ سائب بن خلاد کی روایت کردہ حدیثون کا عنوان قرار دیکے بلند آواز سے لبیک کہنا اور اہل مدینہ کے ڈرانے کی حدیث روایت کی ہے
اور اسی ضمن مین لکھا ہے کہ حدیثین عطا سے مروی ہین اور انھون نے سائب بن خلاد اور یہی حارث بن خزرج سے نسبت کی ہے پس امام احمد نے دونون کو ایک ہی کر دیا کیونکہ ابن مندہ

اور ابونعیم نے جرح وتعدیل ان دونوں میں فرق کیا ہی امام احمد نے ان دونوں کو ایک ہی میں بیان کر دیا واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سائب انکا نام صیفی ہی ابن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے ہیں قریشی مخزومی تھے اور بعض لوگوں نے انکے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو بیان کیا ہی یہ بعثت سے پہلے مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے لیکن اسمیں اختلاف ہی بعض تو انہی کو شریک بیان کرتے ہیں اور بعض انکے والد کو اور بعض کہتے ہیں کہ قیس بن سائب شریک تھے اور بعض لوگ اوروں کو بیان کرتے ہیں سائب کے اسلام میں اختلاف واقع ہوا ہی ابن اسحاق اور زبیر بن بکار نے بیان کیا ہی کہ سائب بدر میں بحالت کفر مارے گئے اور زبیر نے اسکے خلاف ایک اور روایت کی ہی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج اور بیت اللہ کا طواف کیا انکے ہمراہ انکا لشکر بھی تھا سامنے سائب بن صیفی کو ٹھوکر ماری وہ گر پڑے معاویہ رضی اللہ عنہ انکے پاس آکر کھڑے ہوئے اور کہا کہ معاویہ تم ہمکو بیت اللہ کے گرد دھکیل رہے ہو آگاہ ہو خدا کی قسم میں نے تمہاری ماں کے ساتھ شادی کرنیکا قصد کیا تھا حضرت معاویہ نے کہا کاش تم کرتے تاکہ میں مثل ابو سائب یعنی عبداللہ بن سائب کے ہوتا اس روایت سے سائب کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہی ابن ہشام نے کہا ہی کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہی کہ سائب بن سائب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والوں میں سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت سے ایک حصہ دیا تھا سائب بن ابی سائب مولفۃ القلوب میں سے تھے اور انکا اسلام اچھا رہا مسلم بن حجاج نے بیان کیا ہی کہ سائب بن ابی سائب مخزومی اور انکے بیٹے عبداللہ بن سائب صحابی تھے اور ایسا ہی مدینی نے بھی بیان کیا ہی ابن شہاب نے بیان کیا ہی کہ سائب بن ابی سائب وہی ہیں جنکی بابت حدیث میں آیا ہی کہ بہت اچھے شریک تھے نہ غصہ کرتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے یہ ابو عمر کا کلام تھا یہ مجاہد بن جبیر کے آقا تھے اور یہ وہ شخص ہیں جو سائب کو پکڑ کر لے چلتا تھا انھوں نے سائب سے روایت کی ہی کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اصحاب نے میرا تذکرہ اور تعریف شروع کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے کہا میرے والدین آپ پر قربان ہوں میں آپکا شریک تھا پس آپ بہت اچھے شریک تھے نہ دھوکا دیتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے بیان کیا ہی کہ سائب بن نمیلہ ان کے سوا کوئی اور شخص ہیں جن سے ایک حدیث مروی ہی کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے نصف ہی انھوں نے کہا ہی کہ میں متقدمین سے کسی کو نہیں جانتا جس نے سائب کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہو لہذا یہ بات بعید نہیں ہی کہ دونوں ایک ہوں کیونکہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابو احمد سے انھوں نے عمار بن رزیق سے انھوں نے ابن ابی لیلی سے انھوں نے عبدالکریم سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے سائب بن نمیلہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی ترجمہ میں ذکر کیا ہی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید مدنی تھے محمد بن کعب قرظی نے انسے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمہارے کھیت کے جانور کچھ نہیں کھاتی

ابو عمر اللہ تعالی اسکے عوض مین اسکا ثواب لکھ لیتا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ یعنی عبد الوہاب بن بخت المخزومی۔ عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرکے خبر دی ہی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسود بن عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسرائیل نے ابراہیم یعنی ابن مہاجر سے انھون نے مجاہد سے انھون نے سائب بن عبد اللہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ عثمان بن عفان مجھکو فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور لوگ میری تعریف کرنے لگے سائب کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھسے انکی تعریف نہ کرو یہ جاہلیت مین میرے ساتھی تھے سائب کہتے ہین مینے کہا ہان یا رسول اللہ آپ بہت اچھے ساتھی تھے سائب کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سائب تم اپنے ان عادتون پر نظر کرو جنکو زمانہ جاہلیت مین کرتے تھے انکو اسلام مین بھی کرتے رہو یعنی مہمانون کی ضیافت کرو اور یتیم کی بزرگی کرو اور ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ نیز فضل بن دکین نے سفیان سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے یحیی بن عبید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سائب بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مین یہ آیت پڑھتے دیکھا ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار فرماتے تھے اسیطرح اسکو بہت لوگون نے ابن دکین سے نقل کیا ہی اور دونون نے بجاے سائب بن عبد اللہ کے عبد اللہ بن سائب بیان کیا ہی اور اسی کو ابو عاصم اور عبد الرزاق اور ہشام بن یوسف اور امیہ بن شبل اور محمد بن ثور صنعانی نے ابن جریج سے انھون نے یحیی بن عبید سے انھون نے عبد اللہ بن سائب سے نقل کیا ہی اور یہی ٹھیک ہی اسکو ابو موسی نے بیان کیا ہی مین کہتا ہون ابو موسی نے انکو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہی حالانکہ ابن مندہ نے سائب بن سائب کے بیان مین اسی حدیث کو جسکو ابراہیم بن مہاجر نے مجاہد سے روایت کیا ہی ذکر کیا ہی اور نیز مجاہد نے اس حدیث کو بھی روایت کیا ہی جسمین یہ مضمون ہی کہ سائب نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا لوگ میری تعریف کرنے لگے اور ان تمام اختلافات کو سائب بن ابی سائب کے نام مین ذکر کیا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن۔ محمد بن آدم نے فضل بن موسی سے انھون نے جعید بن عبد الرحمن سے انھون نے سائب بن عبد الرحمن سے روایت کی ہی کہ انکی خالہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئین آپ نے انکو دعا دی اسکی برکت سے انکی عمر ۹۴ سال کی ہوئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہی (یعنی ابن مندہ نے) انھون نے ابن مندہ کا کلام نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ اسمین بعض ناقلین نے وہم کیا ہی اور سائب بن عبد الرحمن بیان کر دیا ہی حالانکہ وہ سائب بن یزید ہین انکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالی۔

(سیدنا سائب رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف انکی کنیت ابو شافع تھی یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ہین اور انکی والدہ شفاء

بنت ارقم بن نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف تھیں۔ سائب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے خطیب ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بغدادی نے قاضی ابوالطیب طبری سے روایت کی ہے کہ امام شافعی کے دادا سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے۔ یہ بنوہاشم کیطرف سے علم بردار تھے مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوگئے تھے اور فدیہ دیکر مسلمان ہوگئے لوگوں نے ان سے دریافت کیا کہ فدیہ دینے سے پہلے کیوں نہ مسلمان ہوگئے انھوں نے جواب دیا کہ میں مسلمانوں کو انکے کھانے سے محروم کرنا نہیں چاہتا تھا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ ابتداء اسلام میں مسلمان ہوئے اور اپنے والد قدامہ اور چچا عبداللہ کے ساتھ حبشہ کیطرف دوسری ہجرت میں گئے تھے اور ابن اسحاق نے انکو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو بدر اور تمام مشاہد میں حاضر تھے اور جنگ یمامہ میں کچھ اوپر تیس برس کے ہو کر شہید ہوئے۔ موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے انکو بدریوں میں ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے انکی مخالفت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر قبیلہ ازد سے ہیں۔ اسماعیل بن محمد بن ابی سعد نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ انکو سائب بن یزید بن اخت نمر نے علاء بن حضرمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین رات ٹھہرے ابن اسماعیل نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سائب بن عمیر قاری کو حکم دیا کہ اگر سعد بن خولہ مرجائیں تو مکہ میں دفن کیے جائیں (ایک بار) عبداللہ بن عمر کی بیٹیوں نے مکہ سے انکے نکالنے کا ارادہ کیا عبداللہ بن خالد نے انکو روک دیا اور کہا کہ لوگ انکے پاس موجود ہو گئے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے حدیث مذکور کو سائب بن اخت نمر سے انھوں نے علا سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی۔ قریشی اسدی ہیں زبیر بن عوام کے بھائی تھے انکی والدہ صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قریشیہ زہریہ تھیں (لیکن) پہلا قول صحیح ہے۔ صفیہ نے سائب کے بارے میں یہ شعر کہا ہے۔ سائب صفیہ کو تکلیف دیا کرتے تھے۔

لیسبنی السائب من خلفت الجدر   لکن ابوالطاہر زبار ا مر

صفیہ نے زبیر کی کنیت ابوالطاہر رکھی تھی۔ سائب احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے اور یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اسکو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزی سے سائب بن عوام بن خویلد شہید ہوئے (اس عبارت میں کچھ الفاظ گر گئے ہیں اسوجہ سے عبارت مسلسل نہیں ہے جیسا کہ

انکی بحث آگے آتی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے جو کلام نقل کیا ہی کہ مسلمانون مین سے بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزی بن قصی سے سائب بن عوام شہید ہوئے اسمین انھون نے غلطی کی ہی اور ابن اسحاق سے جو مروی ہی کہ نامزد بنی بن اسد بن عبدالعزی بن قصی سے سائب شریک جنگ ہوئے اور یہی درست ہی اور جنگ بدر مین بنو عبدالدار سے جو شہید ہوئے وہ یزید بن رقیش بنو عبدالدار کے حلیف تھے اس نسخہ مین عبدالدار کے بعد مقتول کا نام گرگیا ہی اور بنو اسد کا نام شروع کردیا ہی کہ بنو اسد سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ابن مندہ نے خیال کرلیا کہ سائب بنو عبدالدار سے ہین اور جس کلام کو ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہی وہ یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہی انھون نے کہا ہی کہ بنو عبدالدار سے یزید بن رقیش بنو عبدالدار کے حلیف تھے اور بنو اسد بن عبدالعزی سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ظاہر ہوگیا کہ ابن مندہ نے جس نسخہ سے نقل کیا ہی اسمین سے کچھ ساقط ہوگیا ہی سائب کی اولاد نہین ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

غفاری ابن لہیعہ نے ابو قبیل سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے بنو غفار کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا میرے تعویذ بندھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا اور پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہی مین نے بیان کیا کہ سائب آپ نے فرمایا نہین تمہارا نام عبداللہ ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

غیلان بن سلمہ ثقفی کے غلام تھے ان سے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہی ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے نافع بن سائب سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ انکے والد غیلان بن سلمہ کے غلام تھے جب انھون نے اسلام قبول کرلیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آزاد کردیا جب غیلان مسلمان ہوئے تو آپنے اپنا حق آزاد کرنے کا غیلان کو دیدیا انکا ذکر ابو ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لبابہ بن عبدالمنذر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوئے تھے ہم انکے والد اور انکے نام مین جو کچھ اختلاف ہی اسکو ذکر کرچکے ہین ابراہیم بن منذر نے کہا ہی کہ سائب بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پیدا ہوئے تھے انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہی اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین سہل بن سعد نے بیان کیا ہی کہ جب سائب ابن ابی لبابہ پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کیے گئے تھے۔ زہری نے حسین بن سائب بن ابی لبابہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ جب اللہ نے ابو لبابہ کو توبہ کی توفیق دی انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور پوچھا کیا مین اپنی قوم کا گھر چھوڑدون جہان مین نے گناہ کیا ہی اور اپنے تمام مال کو صدقہ کردون آپنے جواب دیا کہ اے ابو لبابہ تمکو تہائی کا صدقہ کرنا کافی ہی پس مین نے تہائی مال خیرات کردیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہیں عثمان بن مظعون کے حقیقی بھائی تھے اور حبشہ کے مہاجرین اولین میں سے ہیں یہ بدر میں شریک تھے موسی بن عقبہ نے انکو بدریوں میں نہیں ذکر کیا ہی اور ہشام بن کلبی وغیرہ نے انکو اور انکے بھائی عثمان کو مہاجرین اولین اور بدریوں میں ذکر کیا ہی انکے اور انکے بھائی کے کوئی اولاد نہیں ہوئی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن نمیلہ صحابی ہیں۔ مجاہد نے انسے روایت کی ہی عباد بن شریق نے محمد بن عبد الکریم سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے سائب بن نمیلہ سے روایت کی ہی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف مرتبہ میں ہی ابو عمر نے اسکو بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ میں انکو اس حدیث کے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں اور میرا گمان ہی کہ انکی حدیث مرسل ہی میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہی کہ یہ سائب ابن ابی وسائب مخزومی ہیں جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں ابن منذہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہی کہ انکے والد کا نام صیفی ہی اور دونوں نے بیان کیا ہی کہ انکا نام نمیلہ بھی بیان کیا گیا ہی لیکن ابو عمر نے صاحت کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہی بلکہ انکا نام صرف صیفی ذکر کیا ہی سو وجہ سے انھوں نے انکو دو شخص خیال کیا ہی دونوں کے ایک ہونے کو اس سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہی کہ مجاہد ان دونوں سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بعض علما نے بیان کیا ہی کہ وہ دو شخص ہیں اور اپنے اس دعوی کے ثبوت میں یہ حجت پیش کرتے ہیں کہ متقدمین میں سے کسی نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہی بلکہ انکا نام صرف صیفی ہی اور دار قطنی اور ابن ماکولا سے مروی ہی کہ سائب نمیلہ کے بیٹے ہیں اور دونوں نے صلوٰۃ قاعد کی حدیث روایت کی ہی اور انہی بعض نے ابو عمر کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہی کہ انھوں نے انکو ایک علیحدہ عنوان میں ذکر کیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن عمرو بن ربیعہ قریشی عامری یعنی بنو عامر بن لوی کے خاندان سے ہیں انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا ہی انکے والد ان لوگوں میں سے تھے جو بنو ہاشم کی مکہ کی گھاٹیوں میں خبر گیری کرتے تھے ابن ماکولا نے بیان کیا ہی کہ ہشام کے بیٹے سائب کی بابت لوگ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور فتح مصر میں شریک ہوے تھے اور مسلمہ ابن مخلد کیطرف سے وہان کے قاضی اور کوتوال بھی مقرر ہوے یہ قریش کے بزرگ لوگوں میں سے تھے

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وداعہ (ابی وداعہ کا نام حارث تھا) قریشی سہمی تھے ان سے انکے بھائی مطلب نے روایت کی ہی انکی وفات ۶۳ھ میں ہوئی ہی کیونکہ ۶۳ھ میں انھوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کیے تھے بخاری نے اسکو بیان کیا ہی سائب بن حارث کے بیان میں انکا پورا ذکر ہو چکا ہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ابی سعید بن ثمامہ بن اسود۔ اور بعض لوگوں نے انکا نسب سائب بن یزید بن سعید بن عائذ بن اسود بن عبد اللہ بن حارث بیان کیا ہی یہ ابن اخت نمر کے لقب سے مشہور تھے انکی کنیت ابو یزید ہی بعض لوگوں نے انکو کنانی لیثی اور بعض نے ازدی اور بعض نے کندی بیان کیا ہی ابن شہاب نے

کہا خبر دار دوست ہیں اور انکا شمار بنی کنانہ میں ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ذہلی تھے۔ یا امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے ایک روایت میں انھوں نے ابن زبیر اور نعمان بن بشیر کو مٹی دی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمٰعیل نے محمد بن یوسف سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ میرے والد مجھکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اسوقت میں سات برس کا تھا۔ ابو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف سے بازار مدینہ کے عامل مقرر تھے۔ ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ ابوالمعالی محمد بن اسمٰعیل نے اجازۃً خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں حافظ احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو احمد بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے آئے تو لوگ آپکو لینے کیواسطے ثنیۃ الوداع تک گئے میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا میں (اسوقت لڑکا تھا) اور آپ سے ملا۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ (جنکا ذکر ہو چکا ہے) وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمعیل نے جعید بن عبدالرحمن سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ میری خالہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور کہا یا رسول اللہ میرے بھانجے کے درد ہے آپنے میرے واسطے دعا کی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر آپنے وضو کیا اور میں نے آپکے وضو کے پانی سے تھوڑا سا پانی لیا اور آپکے پس پشت کھڑا ہوا اور آپکے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت کو دیکھا اسکی شکل بردہ کی گھنڈی کی سی تھی۔ ابونعیم نے ابراہیم بن اسحاق سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے محمد بن یحییٰ سے انھوں نے معتمر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے انھوں نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تو آپکے مؤذن (حضرت) بلال (رضی اللہ عنہ) اذان کہتے اور جب آپ منبر سے اترتے تب وہ اقامت کہتے ایسا ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ہوتا رہا۔ انکا سنہ وفات ۸۰ اور ۸۲ اور ۸۶ اور ۹۱ ہجری ہے اور انکی عمر ۹۴ یا ۹۶ سال کی تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ سائب بن یزید جو نمر کے بھانجے تھے اور خود قبیلہ کندہ کے تھے مگر قریش کے حلیف تھے سنہ ۲ ہجری میں پیدا ہوئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سائب (رضی اللہ عنہ)

بن یزید عطا کے آقا تھے انکی اولاد مرد اور بچے ان ملک شام کی سرزمین میں ہیں سائب کے غلام عطا نے بیان کیا ہے کہ سائب بن یزید کے بال پیشانی سے تا ناک سیاہ تھے اور باقی بال اور ڈاڑھی سفید تھی میں نے پوچھا اے آقا میں نے تمہارے بڑھاپے سے زیادہ تعجب خیز کسی کا بڑھاپا نہیں دیکھا انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپنے مجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ سائب بن یزید پس آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اب وہ کبھی سفید نہ ہوگا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض

متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے میرے نزدیک وہ سائب بن اخت نمر ہین واللہ اعلم۔

باب السین والباء

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت ابن قانع نے اپنی سند سے ابن عیینہ سے انھون نے عبید اللہ بن یزید سے انھون نے سباع بن ثابت سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ مین نے اہل جاہلیت کو صفا اور مروہ کے درمیان مین طواف کرتے پایا ہے۔

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید یا ابن یزید۔ ابو شعب عبسی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجرین اولین کے نو آدمی آئے [حنبل بن سباع بن یزید بن قرز عہ بن عبد اللہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی اور ابو حصین بن لقمان خاندان بنی ربیعہ بن عیط بن مخزوم سے تھے] اور اسلام قبول کر لیا آپنے ان لوگون کو دعا دی اور عائذ بن حبیب عبسی نے بنی عبس کے مشائخ سے انھون نے سباع بن یزید عبسی سے روایت کی کہ یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ مین آئے اور آپ سے خالد بن سنان عبسی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ ایسا نبی ہے جسنے اپنی قوم کو برباد کر دیا ابن کلبی نے سباع کا ذکر کیا ہے اور بجائے زید کے یزید بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سباع (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ غفاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور دومۃ الجندل کیطرف جاتے وقت ان کو مدینہ کا عامل مقرر کیا تھا یہ مشاہیر صحابہ مین سے تھے۔ عراک بن مالک نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف چلے تو سباع بن عرفطہ کو مدینہ کا عامل مقرر کیا۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ جعفی۔ ابو سبرہ کا نام یزید بن مالک بن عبد اللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد عشیرہ۔ یہ اور انکے والد ابو سبرہ اور انکے بھائی عبد الرحمن بن ابی سبرہ صحابی تھے۔ یہ سبرہ خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے چچا عبد اللہ بن مسعود کے ساتھیون مین سے تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ خیثمہ بن عبد الرحمن کے دادا تھے (لیکن) پہلا قول صحیح ہے۔ سبرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے پوچھا کہ تمھارے لڑکون کے کیا نام ہین انھون نے جواب دیا کہ سبرہ اور حارث اور عبد العزی۔ آپنے عبد العزی کا نام بدل دیا اور انکا نام عبد الرحمن رکھدیا (ہم اسکو ذکر کر چکے ہین) اور انکے اور انکی اولاد کے حق مین دعاء خیر کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس۔ انکی کنیت ابو سلیط ہے۔ انکا نسب انکی کنیت کے باب مین انشاء اللہ بیان ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین۔ یہ عبد اللہ بن

ابو سلیط کے والد ہین۔ انکے نام مین اختلاف واقع ہوا ہی بعض لوگ سبرؔ اور بعض لوگ سبرہ بیان کرتے ہین۔ یہ بدر و خیبر مین شریک تھے۔ پالتو گدھون کے گوشت کے متعلق انھون نے حدیث روایت کی ہی جو اسیر کے بیان مین گذر چکی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ابن اسحاق تے ان کو ان لوگون مین بیان کیا ہی جو قعقاع بن معبد اور قیس بن عاصم اور اقرع بن حابس وغیرہم کے ہمراہ بنو تیم کے وفد مین آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک اسدی خریم بن فاتک کے بھائی تھے یہ خاندان بنو اسد بن خزیمہ سے تھے انکا نسب انکے بھائی ایمن و خریم کے بیان مین گذر چکا ہی جبیر ابن نفیر اور بشر بن عبد اللہ نے انسے روایت کی ہی اور عبد اللہ بن یوسف نے کہا ہی کہ سبرہ بن فاتک وہی ہین جنھون نے دمشق کو مسلمانون کے درمیان مین بانٹ دیا تھا انکا شمار شامیون مین ہی ایمن بن خریم نے بیان کیا ہی کہ میرے والد اور چچا بدری تھے اور انھون نے مجھسے عہد لیا تھا کہ کسی مسلمان سے نہ لڑون انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ترازو خدا کے ہاتھ مین ہی ایک قوم کو بلند کرتا ہی اور دوسری کو پست کرتا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاکہہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن ابی الفاکہ۔ مخزومی ہین۔ اور ابن ابو عاصم نے بیان کیا ہی کہ یہ اسدی ہی خاندان اسد بن خزیمہ سے ہین انسے سالم بن ابو الجعد اور عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہی۔ انکا شمار کوفیون مین ہی۔ ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے نانا ابو القاسم اسمعیل بن محمد بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد ابراہیم کرخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن عمر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبد الرحمن نسائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عقیل عبد اللہ بن عقیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن مسیب نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے سبرہ بن ابی الفاکہ سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ شیطان آدمی کے راستون پر (بہکانے کیواسطے) بیٹھتا ہی جب بندہ مسلمان ہونے کا ارادہ کرتا ہی تو شیطان (اسلام کے راستہ پر بیٹھکر کہتا ہی کہ کیا تم مسلمان ہو جاؤگے اور اپنا اور اپنے آبا کا دین چھوڑ دوگے بندہ اسکی نافرمانی کر کے مسلمان ہو جاتا ہی تو ہجرت کے راستہ پر آکر بیٹھتا ہے اور کہتا ہی کہ کیا تم ہجرت کر جاؤگے اور اپنی زمین اور آسمان چھوڑ دوگے مہاجر مثل اس گھوڑے کی طرح ہی جو اپنی رسی مین بندہا ہوا ہو (اگر تب بھی بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا اور ہجرت کرتا ہی تو پھر جہاد کے راستہ مین بیٹھتا ہی اور کہتا ہی کہ کیا تم جہاد پر جاؤگے حالانکہ اسمین نفس اور مال کی مشقت ہی اور تم لڑوگے اور شہید کیے جاؤگے اور لوگ تمھاری بیوی سے شادی کر لینگے اور مال بانٹ لینگے۔ بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہی اور جہاد کرتا ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے حملہ کیا اور مر گیا تو خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور اگر ڈوب گیا تو خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور اگر اسکو جانور روندڈالے خدا اسکو جنت میں داخل کریگا اور جو شخص قتل ہوا خدا اسکو جنت میں داخل کریگا۔ اسکو ابن عجلان نے ابوجعفر موسی بن مسیب سے انھون نے سالم سے روایت کی انھون نے کہا کہ مجھکو جابر بن ابی سبرہ نے خبر دی ہی اور اسکو ابن ابی شیبہ نے ابن حنبل سے انھون نے موسی سے اسی کے مثل بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ سبرہ عوسجہ ابن حرملہ بن سبرہ کے بیٹے ہین قبیلۂ جہنیہ سے انکا نسب عوسجہ کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکی کنیت ابوالربیع ہی اور بعض لوگون نے ابوسریہ بیان کی ہی ان کے بیٹے ربیع نے متعہ کے بارے مین انسے حدیث روایت کی ہی اور انھی کی روایت سے سترۃ المصلی اور سات برس کے لڑکے کو نماز کے حکم دینے کی حدیث مروی ہی ہمین ابوالفرج بن ابی الرجاء صبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن عون نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ربیع بن سبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انکو انکے والد نے خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے یہانتک کہ جب عسفان پہونچے آخر قصہ تک اور اسکے آخر مین ہی کہ مین نے تم لوگون کو عورتون سے متعہ کی اجازت دی تھی (مگر) خدا نے اسکو قیامت تک کیواسطے حرام کر دیا پس جس شخص کے پاس متعہ کی عورتون مین سے ہون تو انکو چھوڑ دے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سبیع (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب ابن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنی ظالم النصاری کے حلیف تھے جنگ احد مین شریک ہوئے اسکو ابن شہاب اور ابن اسحاق نے لکھا ہی اور ابوعمر نے کہا ہی کہ ہیشہ کی جگہ پر بعض آدمیون نے حبیشہ لکھا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابوموسی نے اسکا ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہی حالانکہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا لہذا ابوموسی کے استدراک کی کوئی حاجت نہین۔

(سیدنا) سبیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عیشہ یا عائشہ بن امیہ بن مالک بن عامرہ بن عدی بن کعب بن خزرج۔ انصاری خزرجی تھے بدر اور احد مین شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی مگر ابوموسی نے عامرہ کی جگہ پر غاضرہ کو ذکر کیا ہی اور ابن کلبی و ابوعمر نے [illegible] بیان کیا ہی واللہ اعلم

باب السین والجیم

(سیدنا) سجار (رضی اللہ عنہ)

سلیطی۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوزکریا ابن مندہ نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے اور انھوں نے انکا بیان کچھ نہیں ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے اسکے بعد بیان کیا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ابوزکریا کی مراد وہ ہے جسکو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ وہ نافع بن سجار خاندان بنی سلیط سے تھے اور انکا نام دارث ہے جو یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے بیٹے ہیں یہ صحابی صاحب روایت ہیں اجمر میں رہتے تھے میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کے ساتھ ہے اور اسمیں شک نہیں کہ انھوں نے جسطرح ذکر کیا ہے ویسا ہی ہے اور ابوزکریا نے اسمیں تصحیف کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سجل (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔ ایک مجہول شخص ہیں ابوالجوزاء نے ابن عباس سے آیہ یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ سجل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کاتب سجل نامے تھے اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب میں انہی کو ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اسکی روایت میں حمدان بن سعید متفرد ہیں انھوں نے ابن نمیر سے انھوں نے عبیداللہ سے انھوں نے نافع سے اسکو روایت کیا ہے۔ اسکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والحاء والخاء

(سیدنا) سحیم (رضی اللہ عنہ)

ہمیں ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالزبیر سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے جابر سے اس منزل کی بابت دریافت کیا جسکے بارے میں سحیم نے منادی کی تھی جابر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحیم کو حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کردیں کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ داخل ہوگا جابر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) سحیم (رضی اللہ عنہ)

ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور احمد بن محمد بن سولیبی بغدادی نے روایت کی ہے کہ جو لوگ حمص میں آگر رہے تھے انمیں سحیم بن سفات صحابی بھی تھے۔ سہیل بن جز اسلمی نے ان سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) سخبرہ (رضی اللہ عنہ)

ازدی اور بعض لوگ اسدی بتاتے ہین۔ یہ عبداللہ بن سخبرہ کے والد ہین سخبرہ صحابی ہین انسے انکے بیٹے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص (مصیبت مین) مبتلا کیا جائے صبر کرے اور (نعمت) ملنے پر شکر کرے اور دوسرونکی زیادتی کو معاف کردے اور اپنی زیادتی کرنے پر
استغفار کرین انھی لوگون کیواسطے امن ہی اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہین ہمین ابوجعفر بن سمین اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہما نے اپنی سند ین سے
محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد حمید رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن
خیثمہ نے ابوداؤد سے انھون نے عبداللہ بن سخبرہ سے انھون نے سخبرہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ جس شخص نے
علم کو طلب کیا (یہ اسکے لیے) گزشتہ برائیون کا کفارہ ہوجائیگا اس سند مین جو ابوداؤد ہین انکا نام نفیع ہی اور یہ نابینا تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سخبرہ (رضی اللہ عنہ)

خاندان بنی اسد بن خزیمہ سے ہین انکو ابوعمر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے انکے بھائی عمرو کے تذکرے مین بیان کیا ہی ہمین عبیداللہ بن احمد
بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ بنوغنم بن دودان مسلمان تھے۔ ان
لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اس ہجرت مین انکے مرد و عورتین سب تھین راوی نے ایک ایک کے نام گنانا شروع
کیے اور کہا عبداللہ بن جحش اور ایک جماعت کے نام بیان کرنے کے بعد سخبرہ بن عبیدہ کو بیان کیا ہی۔

(سیدنا) سخبور (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حضرمی صحابی تھے مصر مین رہتے تھے اور مصر کی فتح مین شریک ہوے اور وہان ایک خطبہ پڑھا اسمین ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرکے بیان کی۔ اسکو ابن ماکولا نے ابن یونس سے روایت کرکے بیان کیا ہی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراج (رضی اللہ عنہ)

ابن مجاعہ۔ ہلال کے والد تھے۔ انکی حدیث کو رحیل بن الیاس بن ہلال بن سراج بن مجاعہ بن مرارہ نے اپنے چچا ہلال سے انھون نے اپنے والد سے
روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن مین غورہ نام ایک مین دی اور انکو ایک پروانہ لکھکر دیا جسکا مضمون یہ تھا) محمد رسول اللہ نے عطا
مجاعہ بن مرارہ سلمی کو یمنے غورہ عطا کیا ہی پس اگر کوئی شخص اس بارہ مین انسے نزاع کرے تو مجھے اطلاع کرین۔ اس پروانہ کو یزید نے لکھا تھا۔ انکا تذکرہ
ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراج (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابورجاء تھی۔ اہل یمن مین سے تھے ان سے انکے پوتے علی نے روایت کی ہی۔ انکا نام فتح تھا۔ انھون نے کہا ہی کہ ہم رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم پانچ شخص تمیم داری کے غلام تھے اور یہ لوگ شراب کی دوکان کرتے تھے جب شراب کی حرمت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی انھون نے مجھکو حکم دیا مین نے اسکو توڑ ڈالا انھون نے مسجد نبوی مین روغن زیتون کی قندیل جلائی تھی اور لوگ

آمین کھجور کی شاخین روشن کیا کرتے تھے آپنے پوچھا کس شخص نے میری مسجد مین چراغ روشن کیا تمیم نے کہا میرے اس غلام نے آپنے انکا نام پوچھا تمیم نے جواب دیا فتح ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکا نام سراج ہی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سراج رکھا ہے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی۔ عجلانی ہین جنگ حنین مین سنہ ۸ھ مین شہید ہوے ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابن ہشام بکائی سے انھون نے ابن اسحق سے انھین کیموافق روایت بیان کی ہی اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے وہ روایت بیان کی ہی جسکی خبر ہمکو ابوجعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انھون نے ابن اسحاق سے شہداء حنین کے ناموں مین روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ انصار مین سے سراقہ بن حباب بن عدی خاندان عجلان سے (حنین مین شہید ہوے) اور ایسا ہی سکو دوسرون نے بیان کیا ہی۔ اسکو ہم بعد کے بیان مین ذکر کرتے ہین۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب انصاری ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ حنین مین شہید ہوے۔ اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے شہداء انصار کے بیان مین روایت کی ہی کہ سراقہ بن حباب بن عدی خاندان بنی عجلان سے (حنین مین شہید ہوے) اور ابونعیم نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ خاندان بنی عجلان کے مسلمان انصار مین سے سراقہ بن حباب شہید ہوے مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب کے دو عنوان قائم کیے ہین اور دونون کو شہداء حنین مین بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے کیونکہ وہ دونون ایک ہی ہین صرف عبد الملک بن ہشام نے زیاد بن عبد اللہ بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے شہداء حنین کے بیان مین سراقہ بن حارث کو بیان کیا ہی اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہی۔ پس حق ابن مندہ اور ابونعیم کے ساتھ ہی وہ دونون ایک ہین پس اگر وہ یہ کہتے کہ بعض لوگون نے سراقہ بن حارث بھی بیان کیا ہی تو اچھا ہوتا لیکن سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب دو شخص ہون یہ صحیح نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ایک مجہول شخص ہین۔ عبد الواحد بن عون نے ان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ خیبر کے دن سنان بن سلمہ اپنی ہی تلوار سے شہید ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی دیت نہین مقرر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ابونعیم نے لکھا ہی کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے لکھا ہی کہ وہ مقتول جسکی تلوار لوٹ کر خود اسی کے لگی وہ عامر بن سنان سلمہ بن اکوع کے چچا تھے۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ہین مازن بن نجار کے خاندان سے تھے بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء مین شریک ہوے۔ اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہی اور غزوہ موتہ مین جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوے

بن عروہ اور ابن اسحاق کا بیان ہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انکا ذکر صحابہ میں ہی اور انکا نسب نہیں مذکور ہوا سیف بن عمر نے بیان کیا ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سراقہ بن عمرو کو (مقام) باب کی طرف روانہ کیا اور سردار عبدالرحمن بن ربیعہ باہلی کو مقرر کیا تھا سراقہ وہی ہیں جنھوں نے اہل آرمینیہ وار من سے (مقام) باب پر صلح کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر لکھکر روانہ کی تھی اور وہین انکا انتقال ہوگیا اور انھوں نے عبدالرحمن بن ربیعہ کو اپنا قائم مقام کیا جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی قائم رکھا۔ سراقہ ذوالنور کے لقب سے مشہور تھے اور عبدالرحمن بن ربیعہ بھی اسی لقب سے مشہور تھے یہ سیف کا بیان تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی یہ پہلے سراقہ کے غیر ہیں کیونکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں معرکہ موتہ میں شہید ہوگئے تھے اور انکی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ہوئی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ تبوک میں سواری طلب کی تھی اور آپکے پاس سواری نہ تھی جس پر انکو سوار کرتے پس یہ روتے ہوئے واپس گئے اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا و اعینھم تفیض من الدمع ابن عباس نے کہا ہی کہ یہ آیت چند لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی منجملہ انکے ایک سراقہ بن عمیر ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عبدالعزی بن غزیہ۔ واقدی اور ابن عمارہ اور ابو معشر اور عبطح بیان کیا ہی اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ عبدالعزی غزیہ کے بیٹے ہیں اور صحیح غزیہ ہی جو عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے بیٹے تھے سراقہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی انکا تذکرہ ابو عمر نے یونہی لکھا ہی اور کلبی نے کہا ہی کہ یہ یمامہ میں شہید ہوئے اور کلبی نے انکا نسب مثل واقدی کے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدلج بن مرہ بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانہ مدلجی ہیں انکی کنیت ابو سفیان تھی (مقام) قدید میں رہا کرتے تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکہ میں رہتے تھے انسے صحابہ میں سے ابن عباس اور جابر نے اور تابعین میں سے سعید بن مسیب نے اور سراقہ کے بیٹے محمد نے روایت کی ہی ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد حسن بن علی فارسی جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن محمد ابو سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھوں نے

براء سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عازب سے ایک زین تیرہ درہم مین مول لیا اور عازب سے کہا کہ براء کہو
کہ میرے گھر پہونچا دین انھون نے کہا کہ مین نہ کہونگا یہانتک کہ آپ مجھسے اسوقت کے واقعات بیان کرین کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے)
چلے تھے اور آپ انکے ہمراہ تھے ابوبکر نے کہا کہ ہم نکلے اور رات کو چلے اور ہم رات اور دن برابر جاگتے رہے اور حدیث کو بیان کیا یہانتک کہ کہا ہم چلے
اور قوم ہمکو ڈھونڈ رہی تھی اور ہم کو بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا مین نے کہا یا رسول اللہ یہ ڈھونڈنے
والا ہمارے پاس آگیا آپ نے فرمایا کہ تم غمگین نہو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے یہانتک کہ جب ہم سے نزدیک ہوگیا اور راوی کو اس مقام پر شک ہوگیا
ہے وہ کہتا ہے پس آپ نے فرمایا کہ ایک یا دو نیزون کے فاصلہ پر رہ گیا یا انھون نے کہا کہ دو یا تین نیزون کے فاصلہ پر رہگیا مین نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ تو
جاسوس آپہونچا اور یہ کہکر مین رونے لگا آپنے پوچھا تم کیون روتے ہو مین نے جواب دیا بخدا مین اپنے خوف سے نہین روتا ہون بلکہ مجھکو آپ کا
خیال ہے آپ نے اُس شخص پر بددعا کی اور فرمایا ای خدا تو ہمکو جس چیز سے چاہے بچالے پس فوراً اسکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین مین دھنس گیا اور وہ
سوار اسپر سے کود پڑا اور اسنے کہا اے محمد مین نے جان لیا کہ یہ تمھارا ہی کام ہے اب تم خدا سے دعا کرو کہ وہ مجھکو اس حالت سے نجات دے۔ خدا کی قسم مین
ان لوگون سے جو میرے پیچھے جستجو مین ہین خبر کو گول مول کردونگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دعا دی وہ رہا ہوگیا اور اپنے ساتھیون کی طرف
واپس گیا الی آخرہ اور ہمسے ابوجعفر بن [illegible] نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھون نے
کہا کہ مجھسے محمد بن مسلم نے عبدالرحمن بن مالک بن جعشم سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کیطرف
ہجرت کیواسطے نکلے قریش نے اس شخص کیواسطے جو ان کو پکڑلائے سو اونٹ انعام کے مقرر کئے اور اپنے ڈھونڈھنے کی کیفیت اور گھوڑے کی مصیبت اور تین
مرتبہ گرنے کا حال بیان کرکے کہا کہ جب مین نے ان سب باتون کو دیکھ لیا تو مجھکو یقین ہوگیا کہ یہ غالب ہونگے اور مین نے آواز دی کہ مین سراقہ بن مالک
بن جعشم ہون میری طرف نظر کیجیے مین آپ سے بات کرونگا خدا کی قسم مین آپکو شک مین نہ ڈالونگا اور میری طرف سے آپکو کوئی ناگوار امر نہ پہونچیگا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ تو ہمسے کیا چاہتا ہے سراقہ کہتے ہین کہ ابوبکر نے مجھسے کہا کہ کیا چاہتا ہے مین نے کہا کہ آپ مجھکو
ایک تحریر لکھدیجیے تاکہ میرے اور آپکے درمیان مین نشانی رہے پس آپنے ایک تحریر ہڈی یا چھلی یا کھال پر لکھکر ڈالدی پس مین اُسکو اُٹھا کر اپنے ترکش
مین ڈال لیا پھر واپس چلا آیا اور اسکا ذکر کبھی نہین کیا یہانتک کہ جب خدا نے مکہ کو اپنے رسول کیواسطے فتح کردیا اور آپ حنین اور طائف سے فارغ
ہوگئے تو مین تحریر لیکر آپ سے ملنے کو چلا اور آپ (مقام) جعرانہ مین مقیم تھے مین انصار کے لشکر مین داخل ہوا وہ لوگ نیزون سے مجھکو کھٹکھٹانے لگے
اور کہنے لگے کہ دور ہو دور ہو کیا چاہتا ہے یہانتک کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک ہوگیا آپ (اسوقت) اپنی اونٹنی پر سوار تھے بخدا
مین گویا آپکی پنڈلی کو رکاب مین دیکھ رہا ہون گویا کہ وہ کھجور کا گابھا ہے جیسے دو ہاتھ بلند کی اور پھر کہا یا رسول اللہ یہ آپکی تحریر جو آپنے مجکو
عنایت کی تھی اور مین سراقہ بن مالک بن جعشم ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پورا کرنے اور احسان کرنے کا دن ہے پس مین آپکے
نزدیک ہوگیا اور اسلام قبول کرلیا اور انھون نے گم شدہ اونٹ کی بابت اپنا سوال کرنا بیان کیا ہے ابن عیینہ نے ابوموسیٰ سے انھون نے

حسن سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن اور کمربند اور تاج پہنوگے
راوی کہتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے کنگن اور کمربند اور تاج آیا انھون نے سراقہ بن مالک کو بلا کر ان چیزونکو پہنا دیا۔
سراقہ کے بال بہت بڑے تھے خصوصاً بازوؤن پر بہت تھے اور کہا کہ اپنے ہاتھ اٹھا کر کہو اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف اسی خدا کو ہے جسنے کسریٰ
بن ہرمز سے جو اپنے کو لوگونکا پروردگار کہتا تھا ان چیزونکو لیکر بنی مدلج کے ایک بدوی سراقہ کو پہنا دیا حضرت عمر نے اسکو آواز بلند کہا تھا سراقہ
شاعر بھی تھے انھون ہی نے ابوجہل سے خطاب کرکے یہ اشعار کہے تھے۔ اباحکم واللہ لو کنت شاہدا لامر جوادی اذ تسوخ قوائمہ علمت ولم تشکک
بان محمدا رسول ببرہان فمن ذا یقاومہ علیک بکف القوم عنہ فانی اری امرہ یوما ستبدو معالمہ بامر یود الناس فیہ باسرہم بان جمیع
الناس طرا یسالمہ سراقہ بن مالک ۲۴ھ؁ ابتدائے خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ
سراقہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد فوت ہوئے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سراقہ (رضی اللہ عنہ)

بن معتمر بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشی عدوی بن عمر کے والد تھے سراقہ بدر مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ کلبی نے لکھا ہے

(سیدنا) سرباتک (رضی اللہ عنہ)

ہندی مکی بن احمد بردعی نے اسحاق بن ابراہیم طوسی سے روایت کی ہے اسحاق کی عمر اس وقت ستانوے برس کی تھی وہ کہتے تھے
مین نے شاہ ہند سرباتک ہندی کو قنوج مین دیکھا مین نے اس سے پوچھا کہ تمھاری کیا عمر ہوگی اسنے جواب دیا ۹۲۵ برس کی وہ مسلمان
تھا اور کہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دس صحابہ میرے پاس بھیجے تھے جنمین حذیفہ بن یمان اور عمرو بن عاص اور اسامہ بن زید
اور ابوموسیٰ اشعری اور صہیب و سفینہ وغیرہم تھے آپ نے اسکو دعوت اسلام کی تھی اسنے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہو گیا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو بوسہ دیا انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابن مندہ وغیرہ نے اسکے ترک کرنے مین حق کی جانب داری کی
کیونکہ اسکا چھوڑ دینا لکھنے سے بہتر ہے اور اگر ہمنے یہ شرط نکرلی ہوتی کہ کسی بیان کو جسکو ان لوگون نے یا انمین سے کسی نے بیان کیا ہے
نہ چھوڑینگے تو ہم ضرور اسکو اور اس جیسے مذکرونکو چھوڑ دیتے۔

(سیدنا) سرج (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ۔ حافظ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو زکریا نے ذکر کیا ہے کہ عبید اللہ بن الشکاب نے انکو افراد مین لکھا ہے اور انکا کچھ
حال ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) سرق (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد جہنی اور بعض لوگ انکو انصاری اور بعض دیلی بیان کرتے ہین شہر اسکندریہ علاقہ مصر مین رہتے تھے یہ صحابی تھے انسے

مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سرق کہا تھا کیونکہ انھون نے ایک بدوی سے سواری کے دو اونٹ جنکو وہ لیکر مدینے مین آیا تھا
خریدے اور لیکر بھاگ گئے تھے اس سبب سے روپوشی کر لی تھی اسکی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے فرمایا کہ انکو تلاش کرو جب لوگ انکو لیکر
آپکے پاس آئے آپنے فرمایا کیا تم سرق (یعنی چور) ہو تمکو ایسے کام پر کسنے مجبور کیا یہ کہتے تھے مینے جواب دیا کہ مینے ان دونوں کی قیمت سے اپنی
ضرورت پوری کی آپنے فرمایا کہ انکا دین ادا کر دو مینے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے آپنے فرمایا اے اعرابی انکو لیجا کر اپنا حق وصول کر لے سرق
کہتے تھے کہ لوگ اس سے قیمت طے کرنے لگے تاکہ انکا فدیہ اسکو دیدیں پھر اسنے انکو آزاد کر دیا ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب
بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن جعفر بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسلم ابراہیم بن
عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سہل بن بکار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جویریہ بن اسما نے عبد اللہ بن یزید بن جحش کے غلام سے
انھون نے ایک آدمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جو انکے پاس رہتے تھے جنکو سرق کہتے تھے
روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے سرق تخفیف راکے
ساتھ بروزن عذر و فسق اور اہل حدیث سرق راکو تشدید کے ساتھ پڑھتے ہین مگر تخفیف راکے ساتھ پڑھنا صحیح ہے ابو عبد الرحمن جہنی نے انکو آزاد
کیا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سری (رضی اللہ عنہ)

ربیع کے والد ہین۔ عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز نے ربیع بن سری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمکو عورتون سے تین دن متعہ کرنیکی اجازت دی تھی پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ متعہ
کرنیوالون کے ساتھ منع فرما رہے تھے ابو موسی نے اسکو اسیطرح بیان کیا ہے حالانکہ یہ حدیث ربیع بن سبرہ بن معبد کی روایت سے ہے جسکا
بیان اوپر ہو چکا ہے اور شاید کہ بعض راویوں نے سبرہ کو اسد سے بدل دیا یا بعض راویوں سے تصحیف ہو گئی واللہ اعلم

(سیدنا) سریع (رضی اللہ عنہ)

ابن حکام سعدی قبیلہ بنو تمیم سے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمیم کے وفد مین آئے تھے اور آپ نے انکو ایک
خط لکھکر دیا تھا۔ انکے بیٹے وقاص نے انسے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین بنو تمیم کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس مدینے مین آیا اور اپنے اموال کا صدقہ ادا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

باب السین والعین

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن اخرم انکی کنیت ابوالمغیرہ تھی انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے کوفہ مین رہتے تھے انسے انکے بیٹے مغیرہ نے روایت کی ہے عیسی بن یونس اور یحیی ابن عیسی نے اعمش سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انھون نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ہے انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا لوگون نے مجھسے بیان کیا کہ آپ عرفات مین ہین مین آپکے پاس آیا اور اونٹنی کی نکیل پکڑلی اس سے لوگ میرے اوپر چیخ اوٹھے آپنے فرمایا انکو چھوڑ دو کیونکہ کوئی حاجت انکو لائی ہوگی مین نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو آپ ایسا کام بتا دیجیے جو مجھکو جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دور کردے آپنے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اللہ کو ایک جانو اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو تم اپنے نفس کیواسطے پسند کرتے ہو اور ون کیواسطے بھی پسند کرو اور جو تم اپنے نفس کیواسطے ناپسند کرتے ہو اور ون کیواسطے بھی اسکو نہ کرو اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو اسکو عمرو بن علی نے عبد اللہ بن داود سے انھون نے اعمش سے روایت کی ہے اور انھون نے کہا کہ مغیرہ نے اپنے چچا سے روایت کی اور شک نہین بیان کیا۔ اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد رضی اللہ عنہ

ابن سعد ساعدی سہل بن سعد کے والد تھے انسے انکے بیٹے سہل روایت کرتے ہین (مقام روحا) مین بدر کیطرف جاتے ہوئے انتقال کرگئے عبد المہیمن بن سہل بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سہل سے روایت کی ہے انکے والد سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کیطرف چلے (جسوقت) مقام روحا مین تھے فوت ہوگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسباب اور سواری اور تمر وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع ایک پیمانہ ہے) کی وصیت کی آپنے انکو قبول کرلیا اور انکے وارثون کو واپس کردیا اور غنیمت مین (بھی) انکا حصہ لگایا سہل بن سعد سے مروی ہے انھون نے کہا کہ میرے والد سعد کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گھوڑے تھے جنکو وہ چارا کھلایا کرتے تھے سہل نے کہا کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انھون نے انکے نام لزاز لحاف ظرب رکھے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مجھکو سہل بن سعد دادا کا نام سعد صرف اسی بیان سے معلوم ہوا ہے۔ انکا نسب انکے نام سعد بن مالک مین بیان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

اسلمی انسے انکے بیٹے سعد بن عبد اللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

اسود سلمی ذکوانی حسن اور قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اسنے سلام کیا اور پوچھا کیا میرا کالا اور بدمنظر ہونا جنت مین داخل ہونے سے باز رکھیگا آپ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم نہین جبتک کہ تم خدا سے ڈرتے اور رسول خدا کے لائے ہوئے احکام کو مانتے رہوگے انھون نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد خدا کے بندے اور رسول ہین پس (اب) میرے واسطے کیا حکم ہے آپنے فرمایا کہ جو سب مسلمانون کے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

انصاری انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے آئے سعد انصاری آپکا استقبال کرنے گئے حضرت نے انسے مصافحہ کیا اور پوچھا کہ تمھارے ہاتھوں کو کسنے باندھ دیا دیعنی جہاد میں کیوں نہ گئے) انھوں نے جوابدیا یا رسول اللہ میں پھاوڑا چلاتا ہوں محنت مزدوری کرتا ہوں تب اپنے گھروالوں کو کھانا دیتا ہوں یہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ چوم لیا اور فرمایا یہ ایسا ہاتھ ہے جسکو آگ نہ چھوئیگی ابو موسی نے اسکو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ انصار میں سعد نام بہت ہیں مگر دوسری روایت میں انکا نسب سعد بن معاذ بیان کیا ہے اور اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ ایسا ہے کہ جسکو کبھی آگ نہ چھوئیگی ابو موسی نے کہا ہے کہ اگر یہ روایت محفوظ ہے تو شاید یہ سعد بن معاذ دوسرے شخص ہیں جو مشہور سعد خزرجی کے سوا ہیں کیونکہ وہ واقعہ تبوک سے پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ میں کہتا ہوں ابو موسی نے اسیطرح بیان کیا ہے کہ شاید خزرجی کے سوا ہیں یہ وہم ہے کیونکہ سعد بن معاذ جو ۵ سنہ میں فوت ہوے تھے وہ اسی خاندان بنی عبد الاشہل سے تھے اور غزوہ خندق میں زخمی ہوے تھے وہ بنو قریظہ میں حکم دینے کے بعد انتقال کیا تھا انکے اوسی ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے انکا قول ہے کہ انکی وفات تبوک سے پہلے ہوئی تھی صحیح ہے لیکن یہ روایت جسمیں سعد بن معاذ کا ذکر ہے اسمیں تبوک کا ذکر نہیں ہے پس اگر روایت صحیح ہو تو شاید انکی شہادت کے قبل کا واقعہ ہو۔ علاوہ اسکے مجھے نہیں معلوم ہے کہ سعد بن معاذ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں گئے ہوں یا کبھی پیچھے رہے ہوں بلکہ صرف سعد بن عبادہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ بدر میں شہید ہوئے تھے یا نہیں واللہ اعلم علاوہ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ انصار وغیرہم سے پیچھے رہگئے تھے وہ لوگ مشہور ہیں انمیں سعد نہیں ہیں اور جو شخص پیچھے رہگیا ہو وہ اس مصافحہ کا مستحق نہ تھا کیونکہ آپ اسکا ہاتھ چومتے اور مصافحہ کرتے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بدری انصاری تھے۔ اسحاق بن ایاس بن سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میرے نانا نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعد بن ایاس انصاری بدری نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپنے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا کہ اے میرے چچا جب کل صبح ہو تو تم اور تمھارے بیٹے دور نجاؤ جب صبح ہوئی آپ سویرے ان لوگوں کے پاس گئے اور پوچھا تم لوگوں نے کس حال میں صبح کی ان لوگوں نے جوابدیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خیر خوبی سے ہمنے صبح کی آپ نے فرمایا ایک دوسرے کے قریب ہو جاؤ جب قریب ہو گئے آپنے اپنی چادر ان لوگوں پر پھیلادی پھر فرمایا اے خدا یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں تو انکو آگ سے اسیطرح چھپالے جسطرح میں نے انکو چھپا لیا ہے اور در و دیوار نے اسپر آمین آمین کہی اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے چند وجہوں سے مروی ہے اسکو کریمی نے عبد اللہ بن عثمان بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہتے تھے مجھسے میرے نانا مالک بن حمزہ بن ابی اسید انصاری خزرجی نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس ہیں انکی کنیت ابو عمرو ہے خاندان بنو شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن بکر بن وائل سے تھے اسلئے یہ بکری شیبانی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے مگر آپ سے کوئی حدیث نہین سنی ابن مسعود کے ساتھ رہتے تھے اور انھین کے شاگرد مشہور تھے اور انھین سے سماع حدیث بہت کیا ہے سعد سے مروی ہے کہ انھون نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنی ہے (اسوقت کا ذکر ہے) مین اپنے گھر کے اونٹ چرا رہا تھا لوگون نے بیان کیا کہ تہامہ مین ایک نبی نکلے ہین۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ مین چالیس برس کی عمر مین جنگ قادسیہ مین شریک ہوا تھا سنہ ۹۹ھ مین ایکسو بیس برس کے ہوکر انتقال کیا کوفہ مین رہتے تھے انکے گھر والون مین سے ایک جماعت نے انسے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن بحیر اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ بجیر معاویہ بن قحافہ بن نفیل بن سدوس بن عبد مناف بن ابی اسامہ بن سحمہ بن سعد بن عبد اللہ بن قداد بن ثعلبہ بن معاویہ بن زید بن غوث بن انمار بن اراش کے بیٹے تھے بجلی سحمی انصار کے حلیف ہین ابن حبتہ کے نام سے مشہور تھے حبتہ انکی والدہ کا نام تھا جو مالک بن عمرو بن عوف کی بیٹی تھین۔ حرام بن عثمان نے محمد بن عبد الرحمن سے انھون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن حبتہ کیطرف غزوہ خندق کے دن دیکھا اور انھون نے خوب سختی سے جہاد کیا اسوقت یہ کم سن تھے انکو آپنے بلایا اور پوچھا اے جوانمرد تم کون ہو انھون نے جواب دیا کہ سعد بن حبتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تمکو نیکبخت کرے تم مجھسے قریب ہو جاؤ سعد آپسے نزدیک ہوگئے آپنے سعد کے سر پر ہاتھ پھیرا ابو قتادہ بن ثابت بن ابی قتادہ انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ ابو قتادہ نے کہا کہ جب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور تلاش کرنے نکلا مسعدہ سے میری ملاقات ہوئی مینے اسکو ایسی مار ماری کہ وہ پست ہوگیا اور سعد بن حبتہ نے اسکو پایا انھون نے اسکو مارا کہ وہ گر گیا یہ سعد بن حبتہ قاضی ابو یوسف کے دادا ہین کیونکہ ابو یوسف کا نام یعقوب ہے وہ ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ کے بیٹے ہین اور خنیس ابو یوسف کے دادا ہی ہین جو کوفہ مین صاحب چہار سوج خنیس کے لقب سے مشہور تھے (چہار سوج چہار سو کا معرب ہے یہ کوفہ مین ایک مقام کا نام تھا جو چورستا اور چارون طرف راستے نکلے تھے خنیس اسی کے پاس رہتے تھے اسوجہسے انکا یہ نام پڑ گیا) اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہے انکی والدہ حبتہ صحابیہ تھین جو انکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھین آپنے انکو برکت کی دعا دی اور انکے سر پر مسح کیا۔ احد کے دن یہ خورد سال سمجھے گئے تھے اسوجہسے شریک بدر نہین ہوے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے بصرہ مین رہتے تھے ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو داود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عامر صالح بن رستم خزاز نے حسن سے انھون نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سعد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کرکے خبر دی کہ آپ نے ابوبکر سے فرمایا کہ سعد جو یہ ابوبکر کے غلام تھے ا نکی خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھی کیونکہ آپکی معتوم ہوتی تھی انکو آزاد کردو۔ ابوبکر نے کہا کہ ہمارے پاس اسجگہ سکے سوا اور کوئی (غلام) نہین ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد کو آزاد کردو۔ آدمی تمسے انکار کرینگے (یعنی اگر تم آزاد نہ کروگے تو لوگ تمکو برا کہینگے اور تمسے انکار کرینگے) حسن نے سعد سے روایت کی ہو کہ سعد نے کہا کہ ایک آدمی نے صفوان بن معطل کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور کہا کہ صفوان نے میری ہجو کی ہو (صفوان شاعر تھے) آپنے فرمایا کہ صفوان کو چھوڑدو کیونکہ وہ پاکیزہ دل اور خراب زبان ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم سکونی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اشعری ہین انکی کنیت ابو بلال تھی دمشق کی مسجد کے امام اور واعظ تھے انکے بیٹے بلال نے انسے بہت سی حدیثین روایت کی ہین۔ ہمین یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صدقہ بن خالد نے عمرو بن شراحیل سے انھون نے بلال بن سعد بن تمیم سکونی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے پوچھا کہ آپکی امت مین کون بہتر ہین آپنے جواب دیا کہ مین اور میرے زمانہ کے لوگ مینے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپنے جواب دیا کہ دوسرا قرن مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپنے جواب دیا کہ پھر تیسرا قرن مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپنے جواب دیا کہ پھر ایسے لوگ ہونگے جو بے گواہی طلب کیے گواہی دینگے اور بغیر قسم لینے کے قسم کھائینگے اور امانت مین خیانت کرینگے۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حماز بن مالک انصاری بنو ساعدہ کے حلیف تھے اور کعب بن حماز کے بھائی تھے احد اور اسکے بعد کے معرکون مین شریک ہوئے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو بعض لوگون نے حماز جیم اور آخر مین ز کے ساتھ روایت کیا ہو اور ابن کلبی نے حمان حا مکسورہ اور نون کے ساتھ بیان کیا ہو سعد حمان بن ثعلبہ بن خزیمہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن راشدان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے ہین اور طبری نے کہا ہو کہ حمار ح اور ر کے ساتھ ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ عطیہ کے والد ہین عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان کے خاندان سے تھے۔ محمد بن حسن بن عطیہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عطیہ سے انھون نے اپنے والد سعد بن جنادہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز خدا کے نزدیک بندۂ مومن سے بزرگ نہین ہو اگر خدا پر قسم کھائے تو خدا اسکو پورا کردے اور یونس بن نفیع نے سعد بن جنادہ سے روایت کی ہو انھون نے کہا کہ مین ان لوگون مین پہلا شخص ہون جو طائف سے آکر مسلمان ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

جہنی سنان بن سعد کے والد ہیں انسے انکے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ امام دعا
کرتے وقت اپنے کو خاص نکرے بلکہ قوم کو بھی اس دعا مین شامل کرلے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا کہ انکی سند حدیث مجروح ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن صمہ انکا نسب انکے والد کے نام مین گذرچکا ہے انصاری خزرجی ہین قبیلۂ بنی نجار سے ہین یہ اور انکے والد دونون صحابی تھے یہ سعد جنگ
صفین مین حضرت علیؓ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی جنگ مین شہید ہوئے جہیم بن حارث بن صمہ کے بھائی تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد اور نیز اسکے بعد کے
غزوات مین شریک تھے جنگ یمامہ مین شہید ہوئے ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن مسلمانون کے نام مین جو انکے خاندان
بنی حارث بن خزرج سے یمامہ مین شہید ہوئے سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے ابراہیم بن سعد سے انھون نے
ابن اسحاق سے اُن انصار کے نامون مین جو بنی سالم بن عوف سے یمامہ مین شہید ہوئے سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن کا نام بھی روایت کیا ہے
الغرض علمائے نسب نے انکے نسب بیان کرنے مین اختلاف کیا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اور ابن مندہ و ابو نعیم نے بجائے حارثہ کے جاریہ کہا ہے اور ابو عمر نے حارثہ
لکھا ہے ابن مندہ نے حارثہ کا تذکرہ دو جگہ بیان کیا ہے اور دونون جگہ ایک ہی عبارت ہے غالباً وہ بھول گئے ہون ورنہ یہ بات کوئی ایسی نہین ہے کہ پوشیدہ رہجاتی -

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبان بلوی انصار کے حلیف ہین طبرانی نے انکا ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے انکے ذکر مین کہا ہے کہ سعد بن حجاز بن مالک بن ثعلبہ کعب بن حجاز کے بھائی تھے اور جنگ احد مین شریک
تھے یمامہ کے دن شہید ہوگئے اور انکے بھائی غزوۂ بدر مین شریک تھے ابو موسی نے اپنی سند کو عروہ تک پہونچا کر عروہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو انصار جنگ یمامہ مین خاندان
بنی ساعدہ سے شہید ہوئے انمین سعد بن حبان بھی تھے اور وہ انصار کے حلیف تھے قبیلہ بلی سے ہین اور ابو موسی نے اسیطرح طبرانی سے روایت کیا ہے کہ سعد بن حجاز
انصاری ہین اور یہ بھی کہا ہے کہ ابن مندہ نے سعد بن حجاز لکھا ہے انتہی کہا ہے کہ سعد کے نسب جسطرح ابن شاہین نے ذکر کیا ہے مین اسکو صحیح سمجھتا ہون واللہ اعلم مین کہتا ہون کہ
یہ ابو موسی کا قول ہے اور اس مین شک نہین ہے کہ ابو موسی کے قول جبان مین ناقل کی غلطی ہے اور صحیح وہ ہے جو سعد بن حجاز کے بیان مین ذکر کیا گیا اور ہمنے اختلاف علما کو اسی
جگہ بیان کردیا ہے اور یہ بھی ظاہر کردیا ہے کہ کسی نے انکو حبان نہین کہا اور ابن مندہ نے انکا ذکر اسی جگہ (سعد بن حجاز کے تذکرہ مین) لکھا ہے اور اگر ابو موسی وہان پر انکا ذکر کرتے تو
بہت اچھا ہوتا اور ہم اگر انکے ذکر کو چھوڑدیتے تو لوگونکو گمان ہوتا کہ ہمنے ایک شخص کو رہجانے دیا یا اُس تذکرے سے ہمکو آگاہی نہ تھی لیکن عروہ بن زبیر نے انکو ذکر کیا ہے کہ متعلق غزوۂ یمامہ کے
شہید ہوگئے تھے کہ نہ بے یا شہید ہوگئے تمام اہل سیر کی روایت کے سخت مخالف ہے مین نہین جانتا یہ کیا بات ہے مگر جب یہ کیفیت ہے اس روایت کا اعتبار نہین ہوسکتا اور ان روایتون مین سے ایک روایت مین انکے
والد کا نام حبان بجائے حجاز یعنی حبری ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حیان بن منقذ بیعۃ الرضوان میں اپنے بھائی واسع کے ہمراہ شریک ہوئے اور حنین کے دن شہید ہوئے انکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے اور اسمیں اعتراض ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حرہ۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید نے انکو افراد میں بیان کیا ہے محمد بن عجلان نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انھوں نے سعد بن حرہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے یہ حدیث ابن عجلان سے مشہور ہے جسکو وہ سعید وہ کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ سعید وہ ایک آدمی سے کہ جسے وہ روایت کرتے ہیں اس قول میں سعید اور کعب کے درمیان ایک راوی کا سلسلہ نکلتا ہے اور بعض نے یوں بیان کیا ہے اسمیں تصحیف کی اور انکو حرہ سے مرتبی بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور چونکہ اسکی تصحیف معلوم ہو گئی اسلیے انکا چھوڑ دینا مناسب ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ انصاری زید بن خارجہ کے بھائی ہیں یہ اور انکے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تھے یہ زید وہی ہیں جنھوں نے مرنے کے بعد بات کی تھی ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ان دونوں نے نعمان بن بشیر کی روایت کو وہ حدیث زید بن خارجہ کے وفات کے بعد کلام کرنے کی بابت روایت کی ہے نعمان نے کہا ہے کہ انکے باپ اور بھائی سعد بن خارجہ احد کے دن شہید ہوئے اور زید کے بات کرنے کی حدیث انکے ترجمہ میں بیان ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ انصاری یہ سعد خلیفہ بن اشرف بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے بیٹے ہیں انصاری ساعدی تھے احد میں شریک تھے۔ انکی ایک لڑکی غزیہ نام تھیں ابن قداح نے بیان کیا کہ قادسیہ میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خولہ بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن ابی رہم بن عبدالعزی عامری کے غلام تھے ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ اہل یمن کے حلیف اور فارس کے رہنے والے عجمی تھے سابقین اسلام اور دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں ابن اسحق اور موسی بن عقبہ اور سلیمان تیمی نے انکو اہل بدر میں بیان کیا ہے یہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے حجۃ الوداع میں بیوی کو چھوڑ کر مر گئے جن سے سعد کی وفات کے بعد بلبال پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بیوی سے فرمایا کہ تم عدت سے گذر چکیں جس سے تمہارا جی چاہے نکاح کر لو سعد بن خولہ کے مکہ میں حجۃ الوداع کے سال فوت ہونے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا بجز طبری کے کہ انھوں نے لکھا ہے کہ سعد سنہ میں فوت ہوئے پہلا قول صحیح ہے ہمیں ابو اسحق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفرج کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسی محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہو گیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو آئے میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث سوا ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے تو کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں اور حدیث کو بیان کیا یہاں تک کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں آپنے جواب دیا

اگر تم میرے بعد پیچھے رہکر جو عمل خدا کی خوشنودی کیواسطے کروگے اس سے بلندی اور مرتبے مین بڑھتے ہوگے یا الٰہی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا کر دے اور انکو
انکے پیرون پر نہ پھیر سعد نے کوئی اولاد نہین چھوڑی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن خولی عامر بن لوی کے خاندان سے تھے۔ یہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ کی دوسری ہجرت مین گئے تھے انکے اور انکے ساتھیون کے حق مین آیت
نازل ہوئی تھی ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی آخر تک یعنی ان لوگون کو نہ ہنکاؤ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہین اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے
بیان کیا ہی اور ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ سعد بن خولی مہاجرین مین سے ہین اور سعد بن ابراہیم نے ابن اسحق سے بنو عامر بن لوی کے شرکاء بدر کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہی
کہ سعد بن خولی یعنی بنو عامر کے حلیف (شریک بدر ہوئے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابونعیم نے لکھا ہی کہ سعد بن خولی وہی سعد بن خولہ ہین جنکا بیان اوپر گذر الخ
بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو الگ عنوان مین بیان کیا ہی اور ابو موسی نے انکا ذکر کیا ہی کہ سعد خولی کے غلام تھے اسکو طبرانی نے بیان کیا ہی اور انھون نے عروہ سے
بدریون کے بیان مین روایت کی ہی کہ سعد خولی عامری کے غلام تھے اور ابن مندہ نے سعد بن خولہ اور سعد بن خولی کو دو عنوان مین بیان کیا ہی اور دونون کا نسب عامر بن لوی تک بیان کیا ہی اور یہ
بیانات مختلف اور ایک دوسرے سے خلط ملط ہوگئے ہین اور اس اختلاف کی صحت کو خوب جانتا ہی مین کہتا ہون کہ حق ابونعیم کے ساتھ ہی اور یہ دونون ایک شخص ہین مجھے
نہین معلوم کہ ان لوگون نے اسکو دو جگہ کیون بیان کیا ہی الا یہ کہ انکی عادت اس قسم کے تعددات یعنی نسب وغیرہ مین یہ ہی کہ اختلافات کو قبیل کئی [illegible] طرح بیان کیا گیا ہی [illegible]
کر دیتے تھے پس اگر ابن مندہ اور ابو عمر نے انکو دو شخص خیال کر لیا تو ایک قدر بات ہی کیونکہ دونونکا ایک نام ظاہر تھا لیکن ابو موسی کا کہنا کہ یہ بیانات مختلف اور خلط ملط
ہین اچھا نہین ہی اس وجہ سے کہ ان کوئی اختلاف اور اختلاط نہین ہی بلکہ وہ سعد بن خولہ ہین اور عروہ سے جو سعد بن خولی منقول ہی وہ اور سعد بن خولہ ایک ہی اور ہم بیان
کر چکے ہین کہ جو روایت عروہ سے منقول ہی وہ تمام اقوال کے مخالف ہی اور دوسرونکی روایت پر اعتماد کرنا مناسب ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن خولی۔ حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام تھے یہ سعد خاندان مذحج سے تھے اور غلامی کے دام مین گرفتار ہوگئے تھے اسکو ابو معشر نے بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے
بیان کیا ہی کہ وہ فارسی تھے بدر مین شریک ہوئے ابن ہشام نے بیان کیا ہی کہ وہ قبیلہ کلب سے تھے اور دوسرون نے انکی موافقت کی ہی اس باب مین کسی کا اختلاف
نہین ہی کہ یہ اور انکے آقا حاطب بدر مین شریک ہوئے تھے ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحق سے بنو اسد بن عبدالعزی بن
قصی کے شرکاء بدر کے بیان مین روایت کر کے خبر دی کہ بنو اسد کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ اور انکے غلام سعد (شریک ہوئے) سعد غزوہ احد مین شہید ہوئے اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کے بیٹے عبداللہ کیواسطے انصار مین حصہ مقرر کیا تھا اسمعیل بن خالد نے سعد سے روایت کی ہی پس اگر سعد احد مین شہید ہوگئے تو اسمعیل کی روایت
مرسل ہوگی اور جابر بن عبداللہ نے بھی انسے روایت کی ہی یہ ابو عمر کا کلام تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد کے نسب اور ولا اور شرکت بدر کے متعلق اسیطرح بیان کیا ہی عروہ
اور موسی بن عقبہ اور ابن اسحق سے مروی ہی کہ سعد بدر مین شریک ہوئے تھے اور اسماعیل بن ابی خالد سے بروایت سعد حاطب کے غلام کے مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے
کہا یا رسول اللہ حاطب دوزخ مین ہی آپنے فرمایا کہ جو شخص بدر اور بیعت رضوان مین شریک تھا وہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا ابونعیم نے کہا ہی کہ مجھے نہین معلوم کہ اسماعیل نے

سعد کو پایا ہے یا نہیں ومسلم نے اس حدیث کو لیث بن سعد سے ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ حاطب کے غلام نے بیان کیا اور حاطب کے غلام کا نام نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرؤ القیس بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں انکی کنیت ابو خیثمہ تھی اور بعض نے ابو عبداللہ بیان کی ہے۔ ابن کلبی اور ابن ہشام اور ابو عمر اور ابن مندہ اور ابو نعیم وغیرہم نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے سعد کو عمرو بن عوف کی اولاد میں لکھا ہے اور ابن اسحاق کے قول کی اور لوگوں نے موافقت کی ہے اور ابن اسحاق نے ان لوگوں کے نام میں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے کہا ہے کہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد میں سے سعد بن خیثمہ بھی تھے سعد کے نسب کو جسطرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اسیطرح بیان کیا ہے اب پھر ابن اسحاق کا یہ کہنا کہ بیعت عقبہ میں سعد بن خیثمہ جو بنی عمرو بن عوف میں سے تھے موجود تھے میرے نزدیک اسکی وجہ یہ ہے کہ ابن اسحاق نے انکا نسب بنی عمرو تک نہیں بیان کیا شاید اسوجہ سے انکو بنی عمرو سے کہدیا ہو کہ یہ انکے سردار تھے واللہ اعلم۔ یہ سعد بن خیثمہ عقبی بدری ہیں بنی عمرو بن عوف کے سردار تھے ابن اسحاق نے اسکو ذکر کیا ہے جو لوگ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے انھیں میں یہ بھی تھے طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا بعض کہتے ہیں طعیمہ نے نہیں بلکہ عمرو بن عبدود نے قتل کیا تھا پھر حضرت حمزہ نے طعیمہ کو اسی روز مار ڈالا اور عمرو کو حضرت علی نے غزوۂ احزاب میں قتل کیا انھوں نے جسوقت غزوۂ بدر میں جانیکا ارادہ کیا تو انکے والد خیثمہ نے ان سے کہا کہ ہم لوگوں میں سے ایک آدمی کو یہاں مکان پر ضرور رہنا چاہیے پس مجھے جہاد میں جانے دو اور تم یہیں گھر میں رہو سعد نے رہنے سے انکار کیا اور کہا اگر جنت کا معاملہ نہوتا تو میں آپکو اجازت دیدیتا میں اسی جہاد میں اپنی شہادت کی امید رکھتا ہوں اس امر میں طول ہوا آخر قرعہ ڈالنے کی نوبت پہنچی دونوں نے قرعہ ڈالا تو سعد کے نام قرعہ آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ غزوۂ بدر میں گئے اور وہیں شہید ہوگئے انکے کوئی اولاد تھی اور بعض کہتے ہیں کہ اولاد تھی اور انکے والد خیثمہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ سعد بدر میں نہیں شہید ہوئے بلکہ غزوۂ بدر کے بعد رسول خدا کیساتھ جہاد میں شریک رہے غزوۂ تبوک میں یہ نبی صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے پھر جا ملے اور بعض لوگ کہتے ہیں جو رسول خدا صلعم سے غزوۂ تبوک میں الگ ہوکر جا ملے وہ دوسرے تھے اور یہی قول صحیح ہے جسوقت رسول خدا صلعم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو سعد بن خیثمہ کے گھر میں قیام فرمایا اور بعض کہتے ہیں کہ کلثوم بن ہدم کے مکان میں قیام فرمایا سعد کے مکان کو صرف لوگوں سے ملنے کیلئے اپنے بیٹھنے کی جگہ قرار دی اور سعد کا مکان بیت العزاب کے نام سے مشہور تھا اسوجہ سے کہ لوگوں کی تھی بہر حال جب نبی نجار کے پاس آپ تشریف لائے اور ابو ایوب انصاری کے مکان میں قیام فرمایا یہ ذکر پہلے ہوچکا ہے سعد بن خیثمہ یہ میں شہید ہوجانا تسلیم ہے اسکو عروہ اور زہری اور سلیمان بن موسیٰ نے بیان کیا ہے جنہوں نے بیان کیا ہے کہ سعد غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے انکے قول کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ غزوۂ تبوک میں جو پیچھے رہ گئے تھے وہ دوسرے ہیں اور یہ ابو خیثمہ مالک بن قیس کے نام میں اور باب الکنیت میں انکا ذکر کیا جاویگا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

دوسی ہیں انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ تھے رسول خدا صلعم سے ایک اعرابی نے قیامت کا وقت پوچھا تو آپنے فرمایا کہ تونے قیامت کیلئے کیا سامان کیا ہے پھر مسجد میں تشریف لے گئے پھر تخفیف کیساتھ آپنے نماز ادا کی اور فرمایا کہ جو شخص قیامت کو پوچھتا تھا کہاں ہے ان شخص کا نام سعد دوسی تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر کو پہنچا یا تک کہ اپنی پوری عمر کو اچھی طرح بسر کرسکے تو قیامت کے قریب ہوگی زندہ نہ پائے گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ثوری ہیں ابو علی نے انکا ذکر کرتے وقت کہا کہ ابن مندہ نے انکا ذکر نہیں کیا اور انکے نام میں ابن علی نے تصحیف کی ہے کیونکہ مسعر اور مسعر کے ذکر میں اسی طرح لکھا ہے انکا تذکرہ

ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ذباب دوسی حجازی ہیں ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے۔ ہم کو صفوان بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حارث بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو منیر بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن ابی ذباب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر اسلام لایا اور کہا یا رسول اللہ میری قوم پر مجھکو سردار کر دیجیے تو آنحضرت نے مجھکو سردار کر دیا پھر ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے مجھے اپنے وقت میں عامل بنایا پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے مجھکو عامل کر دیا پھر سعد اپنی قوم اہل سرات کے پاس آئے اور کہا کہ اے میری قوم تم لوگ شہد کی زکوۃ ادا کیا کرو کیونکہ جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ مال اچھا نہیں ہے قوم نے پوچھا کسقدر زکوۃ دیجائے تو سعد نے کہا دسواں حصہ۔ پھر دسواں حصہ قوم سے لیکر حضرت عمر کے پاس بھیجدیا انہوں نے مسلمانوں کے صدقہ میں داخل کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب سدی نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب اہل مکہ کو امن دی مگر عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو امان نہیں دی اور ابن خطل کو حجاب کعبہ میں لٹکتا ہوا دیکھکر سعد بن ذویب اور عمار بن یاسر اسکی طرف دوڑے تو سعد نے عمار سے سبقت کی پھر چونکہ وہ عمار سے زیادہ جوان تھے اس کو قتل کر ڈالا اور مقیس بن ضبابہ کو لوگوں نے بازار میں دیکھا اور وہیں مار ڈالا انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی رافع حسن بن سفیان اور طبرانی اور ان دونوں کے بعد والوں نے انکا ذکر کیا ہے یونس بن بکیر اور حجاج ثقفی نے ابن عیینہ سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیواسطے تشریف لائے اور اپنے دست مبارک کو میرے سینہ پر رکھا یہانتک کہ میں نے آپکے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی پھر آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارا دل خراب ہوگیا ہے حارث بن کلدہ طبیب کے پاس جاؤ اور وہ عجوہ مدنی کو مع گٹھلیوں کے پیسکر تمہارے سینہ پر ملدے۔ یونس نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اور اس حدیث کو قتیبہ نے سفیان سے انہوں نے سعد سے روایت کیا ہے مگر سعد کا نسب نہیں بیان کیا۔ اور اسمعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع بیمار رہے گئے اور حدیث گذشتہ کے مانند پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں۔ کہ بعض علما نے کہا ہے۔ کہ سعد بن ابی وقاص مکہ معظمہ میں بیمار ہوگئے آنحضرت صلعم ان کی عیادت کیواسطے تشریف لائے اور حارث بن کلدہ ثقفی سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرو حارث نے علاج کیا سعد کو شفا حاصل ہوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عدی بن مالک خاندان بنو جحجبا سے تھے یمامہ کی جنگ مین شہید ہوئے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ صحیح سعد بن ربیع ہی اسکو موسی بن عقبہ نے بھی سعید بن ربیع بیان کیا ہی اور انکا ذکر انشاء اللہ تعالی سعید مین ہوگا

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امری القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی عقبی بدری ہین انصار کے نقیبون مین سے تھے اسکو عروہ اور ابن شہاب و موسی بن عقبہ اور تمام اہل سیر نے بیان کیا ہی کہ یہ اور عبد اللہ بن رواحہ بنو حارث بن خزرج انصاری کے نقیب تھے یہ سعد ایام جاہلیت مین لکھنا جانتے تھے لیلۃ العقبہ اولی اور ثانیہ مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوئے ہمین ابو الحرم مکی بن ریان بن شبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی سے انھون نے مالک سے انھون نے انس سے انھون نے یحیی بن سعید سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہی جو مجھے سعد بن ربیع کی خبر لادے ایک آدمی نے کہا کہ مین (خبر لاتا ہون) اور جا کر مقتولین کی لاشون مین گھومنے لگا سعد نے اس شخص سے پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہی اس شخص نے جواب دیا کہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری خبر لینے کیواسطے بھیجا ہی سعد نے کہا کہ آپکے پاس جاکر میرا سلام کہو اور آپکو خبر دو کہ میرے بارہ زخم نیزے کے لگے ہین اور مین نے اپنے مقابلہ کرنے والونکو دوزخ مین پہونچا دیا اور اپنی قوم کو خبر دو کہ تمکو خدا کے پاس کوئی عذر نہوگا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور تم مین سے کوئی شخص زندہ رہا بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ وہ شخص جو سعد کے پاس خبر لینے گئے تھے ابی بن کعب تھے۔ اسکو سعید خدری نے بیان کیا ہی اور سعد نے ابی سے کہا کہ اپنی قوم سے کہدو کہ سعد بن ربیع تمسے کہتے ہین کہ خدا سے ڈرو اور اس عہد کو جو تمنے لیلۃ العقبہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اسکو یاد کرو۔ خدا کی قسم اللہ کے نزدیک تمھارا کوئی عذر مقبول نہوگا (اگر کفار تمھارے نبی تک پہونچ گئے اور تم مین کوئی آنکھ یعنی (کوئی شخص) دیکھتی باقی رہگئی۔ ابی کہتے ہین کہ مین اسکے ہوا تھا کہ سعد کا انتقال ہوگیا اور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر آیا اور آپکو خبر دی آپنے فرمایا کہ اللہ سعد پر رحم کرے انھون نے زندگی اور موت مین خدا و رسول کی خیر خواہی کی سعد اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر دونون ایک ہی قبر مین دفن ہوئے سعد نے دو لڑکیان چھوڑی تھین آپنے ان دونون کو دو ثلث دیے اور یہ آیت فان کن نساء فوق اثنتین فلہن ثلثا ما ترک (یعنی کہ میت کا ورثہ) عورتین ہون دو سے زیادہ تو انکے لیے دو ثلث ترکہ کے ہین) اور اسی واقعہ مین یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اسی سے اللہ کی مراد معلوم ہوگئی کہ اللہ نے فوق اثنتین سے دو اور دو سے زیادہ کا ارادہ کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان مین بھائی چارا کرایا تھا سعد نے عبد الرحمن کے سامنے اپنے اہل اور مال پیش کیا کہ آدھا آدھا بانٹ لین کیونکہ سعد کے دو بیبیان تھین عبد الرحمن نے کہا خدا تمھارے اہل اور مال مین برکت دے تم مجھکو بازار بتادو تاکہ مین اسمین تجارت کرون) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن عدی۔ انکی کنیت ابو الحارث تھی اور ابن حنظلیہ کے لقب سے مشہور تھے۔ غزوۂ احد مین یہ کم سن تھے (اسوجہ سے شریک جنگ نہوسکے

یہ سعد بن حنظلہ بھائی تھے اور یہ دونون انصار بنو حارثہ مین سے ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ سعد بن حنظلہ کے والد عقیب تھے اور دونون کے ایک (اور) بھائی عقبہ (نامی) تھے حنظلہ کو بعض لوگون نے سعد کی پردادی بتایا ہی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ سعد اور سعد کے بھائیونکی والدہ تھین ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے یحیی بن سعید قطان نے عثمان بن غیاث سے انھون نے ابو عثمان نہدی کے حلقہ درس) کے ایک آدمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سعد سے روایت کی کہ مسلمانون کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ایک آدمی اسی روزے کے دن ایک وقت آیا اور اسنے کہا یا رسول اللہ فلان فلان عورتین (روزہ کی وجہ سے) سخت حالت کو پہونچ گئین آپنے دو یا تین مرتبہ اس شخص سے منہ پھیر لیا پھر کہا (اچھا) اُن دونون عورتون کو بلا دو اور آپ ایک طشت یا ایک بڑا پیالہ لے آئے اور ایک عورت سے کہا کہ قی کر اسنے ہوا گوشت اور پیپ اور خون کی قی کی اور دوسری (بھی) اسیطرح آپنے کہا اسنے (بھی) قی کی۔ آپنے فرمایا کہ ان دونون عورتون نے حلال چیزون سے روزہ رکھا اور حرام سے افطار کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زرارہ۔ انصاری تھے۔ انکا نسب انکے بھائی اسعد ابن زرارہ کے بیان مین گذر چکا یہ عمرہ بنت عبد الرحمن بن سعد کے دادا ہین یہ ابو عمر کا کلام تھا ابن مندہ نے اپنی سند سے ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سعد سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے رب سے روایت کرتے ہوے بیان کیا کہ اللہ تعالی اپنے بندے سے کسی نعمت کے یاد کرنیکو اتنا دوست نہین رکھتا ہی جتنا کہ ہدایت آتی (یعنی خدا اور فرشتے اور کتابون اور رسولون پر ایمان لانے اور خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لانے کو یاد کرنے لیئے ذکر کرنیکو) پسند کرتا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہی اور انھون نے اس بیان مین وہم کیا ہی اور اسکو ایک عنوان الگ قرار دیا ہی اور ابو نعیم نے اسکو عبد اللہ بن جعفر سے انھون نے اسمعیل بن عبد اللہ بن مسعود سے انھون نے زید ابن محمد ابلی سے انھون نے حکم بن عبدہ سے انھون نے قعقاع بن حکیم سے انھون نے ابو الرجال سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سعد بن زرارہ سے روایت کی ہی کہ اسیطرح بیان کرکے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا) کہا ہی کہ بعض متاخرین نے اسمین وہم کیا ہی اور اسکو ایک علحدہ عنوان قرار دیا ہی حالانکہ وہ اسعد بن زرارہ ہین سعد نہین ہین واللہ اعلم ابو عمر نے انکا ذکر کرنیکے بعد لکھا ہی کہ وہ سعد بن زرارہ کے بھائی ہین بن (؟) ایسا ہی یعنی جیسا کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہی اور وہ سعد ہین ابو عمر نے انکا نسب بیان کرنیکے بعد لکھا ہی کہ اسمین اعتراض ہی میرا گمان ہی کہ انھون نے اسلام نہ پایا ہوگا کیونکہ اسکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہی ابو عمر کے سعد کو ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ابن مندہ نے وہم نہین کیا

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن سعد انصاری اشہلی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نجد کیطرف روانہ کیا تھا ابن اسحق نے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زید اشہلی کو نجد کیطرف روانہ کیا تھا سلیمان بن محمود بن مسلمہ نے سعد بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کی کہ انھون نے نجرانی تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر دی آپنے وہ محمد بن مسلمہ کو عنایت کر دی اور فرمایا کہ اس سے خدا کے رستہ مین جہاد کرو اور جب لوگ آپسمین اختلاف کرنے لگین اسکو پتھر پر مار دو اور اپنے گھر مین گھس رہو۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی

ابونعیم نے کہا ہی سعد بن زید بن سعد اشہلی انکو نبی صلعم نے نجد کیطرف بھیجا تھا۔ اور ابونعیم نے یہ بھی کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا بیان علیحدہ کیا ہی اور وہ سعد جنکا بیان علیحدہ ترجمہ مین لکھا ہی میرے نزدیک ابن مالک اشہلی ہین انکا ذکر اب آویگا واللہ اعلم۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید طائی ہین اور بعض نے انکا نام کعب بیان کیا ہی انسے جمیل بن زید طائی نے روایت کی ہی ہمکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھون نے ابی یحیی یعنی محمد بن عمر قطان سے انھون نے جمیل بن زید طائی سے انھون نے سعد بن طائی سے روایت کی ہی اور بعض انکو انصاری کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے جو بنو غفار کے قبیلہ سے تھی نکاح کیا اور اس کے پاس تشریف لاکر کپڑے اتارنے کا حکم دیا جب اس عورت نے کپڑے اتارے تو آنحضرت نے اسکے بدن پر کچھ سفیدی پائی اس سے آپ علیحدہ رہے جب صبح ہو گئی تو آپ نے تمام مہر ادا کر دیا اور فرمایا کہ اپنے عزیزون مین چلی جا۔ اور اس حدیث کو عباد بن عوام اور نوح بن ابی مریم نے جمیل سے انھون نے کعب بن زید سے روایت کی ہی اور یحیی بن یوسف زمی نے ابی معاویہ سے انھون نے جمیل سے انھون نے زید بن کعب سے اس حدیث کو روایت کیا ہی اور بعض نے بیان کیا ہی کہ جمیل نے عبد اللہ بن عمر بن کعب سے روایت کی ہی اور کعب عجرہ کے بیٹے ہین چونکہ جمیل کا حافظہ خراب تھا اسوجہ سے انکی سند مین اضطراب ہی اور انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر۔ انکو ابن اسحاق نے ان لوگون مین ذکر کیا ہی جو کہ غزوہ بدر مین شریک تھے اور کہا ہی سعد بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی زرقی ہین انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسیطرح بیان کیا ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ سعد بن یزید فاکہ ہین اور ابونعیم نے انکا ذکر کر کے کہا ہی کہ سعد بن فاکہ بن زید ہین اور بعض نے انکا نام اسعد بیان کیا ہی اور اسعد کا ذکر اول پورا بیان ہو چکا ہی۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن مالک بن عبد بن کعب بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی ہین عروہ اور ابن شہاب و ابن اسحاق نے ان انصار کا نام جو غزوہ بدر مین موجود تھے ذکر کیا پھر بنو عبد الاشہل مین سے سعد بن زید بن مالک بن کعب کو بھی ذکر کیا ہی ابن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ بیشک جس وقت نبی صلعم کو اپنی وفات کا حال معلوم ہوا تو آپ پرانے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھکر اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا ای لوگو ان قبیلہ انصار مین میرا خیال رکھو بیشک یہ انصار ایسی گروہ ہین کہ جنمین مین داخل ہوا۔ اور یہ میری رازدار ہین انکی نیکیون کو قبول کرو اور انکی برائیون کو درگذر کرو اسکی ابونعیم نے اسکو روایت کیا ہی اور اکیلے واقدی نے بھی کہا ہی کہ یہ سعد بیعت عقبہ مین شریک تھے۔ اور اس بیان مین واقدی تنہا ہین اور واقدی کے علاوہ لوگون نے کہا ہی کہ یہ سعد بدر اور اسکے علاوہ کل غزوات مین رسول خدا صلعم کیساتھ شریک تھے ابو عمر نے سعد بن زید بن مالک اشہلی کے ذکر کے بعد کہا ہی کہ ان دونون کو مین دو طرح شمار کرتا ہون۔ سعد بن زید وہ شخص ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قریظہ کے قیدیون کیساتھ نجد کی طرف اسواسطے بھیجا تھا کہ ان قیدیون کے عوض مین گھوڑے اور ہتھیار وہان سے خرید کر لاوین اور یہ وہی سعد ہین کہ جنھون نے مشلل مین انصار کے منارے کو ڈھا دیا تھا سعد بن زید سے ایک حدیث فتنہ کے وقت بیٹھ رہنے مین مروی ہی۔

پیٹھ رہنے کی بابت روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد اور عمرو بن سراقہ کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ اور سعد بن نہ ہیں۔ بلکہ جنہوں
نے قبیلۂ غفار کی عورت کا قصہ بیان کیا تھا ان دونوں سے علیحدہ ہیں علاوہ اسکے ان کی بابت بھی بیان کیا ہے کہ وہ انصاری ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
میں کہتا ہوں کہ ہمنے ابو نعیم کا قول سعد بن زید بن سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ وہ وہم ہے بلکہ وہ سعد بن زید بن مالک ہیں اور ابو عمر نے ابو نعیم کی موافقت
کی ہے اور انکو وہی شخص بیان کیا ہے کہ جو نجد کی طرف گئے تھے مگر ابو عمر نے انکو دو شخص قرار دیے ہیں اور ہمنے انکا قول اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور ان سعد کو انکو
جنھوں نے فتنہ کی حدیث بیان کی ہے ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے مخالفت کی ہے کیونکہ انھوں نے ان سعد کو جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف
روانہ کیا تھا سعد بن زید بیان کیا ہے اور یہ کہ یہ سعد وہی ہیں جنھوں نے فتنوں کے وقت بیٹھ رہنے کی حدیث بیان کی ہے اور ابو احمد عسکری نے ابو نعیم اور
ابو عمر کی موافقت کی ہے اور ان سعد کو جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار نذر دی تھی اور جنھوں نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے ایک قرار دیا ہے
اور گویا یہی درست ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے اور عبدالملک بن مروان کے آخری زمانے میں فوت ہوئے اسکو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

زید کے والد ہیں انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو جب اپنی وفات کی خبر (خدا کیطرف سے) ہو گئی تو آپ اپنے کپڑے پہنے ہوئے نکلے اور منبر پر بیٹھکر خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے لوگو اس گروہ انصار میں میرا خیال رکھنا کیونکہ
یہ لوگ میری کوٹھری اور میرے [illegible] ہیں انکے اچھوں کو مقبول کرو اور بروں سے درگذر کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو
اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور سعد بن زید بن مالک کے بیان میں نقل کیا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا پس میں نہیں جانتا کہ کیوں انکے واسطے دوسرا بیان مقرر کیا ہے لیکن ابن مندہ
اور ابو نعیم نے اس حدیث کو صرف اسی بیان میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

بن سعد ساعدی۔ سہل بن سعد کے بھائی ہیں سہل بن سعد نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوہ بدر میں سعد بن سعد کا حصہ بھی لگایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سعد بن سعد بن مری [illegible] کے حلیف تھے [illegible] کا ایک خاندان ہے غزوہ احد میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے [illegible] انصار کا ایک قبیلہ ہے
جسکا ذکر کتاب میں متعدد جگہوں پر آیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی ہین سلمہ بن سلامہ بن وقش کے بھائی تھے انکی کنیت ابو نائلہ ہی اور سلکان کے لقب سے مشہور تھے بدر اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوے اور جسر ابو عبید کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل خلافت مین شہید ہوے یہ جسر ملک عراق مین ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ (انکا نام) صحیح اسعد ہے اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ابو عمر اور ہشام بن کلبی اور ابن حبیب نے ابن مندہ کی موافقت کی ہی کہ (انکا نام) سعد ہی۔ انکا ذکر سلکان اور کنیت کے بیان مین انشاء اللہ تعالی وارد ہوگا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن قیس [illegible] انصاری [illegible] ہین۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہی کہ یہ سعد سوید بن عبید بن ثعلبہ بن عبد الابجر یعنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے بیٹے انصاری خزرجی خدری ہین احد کے دن شہید ہوے انکا ذکر ابو نعیم اور ابو موسی اور ابو عمر نے کیا ہی مگر ابو نعیم اور ابو موسی نے (صرف) [illegible] کہا ہی کہ سعد بن سوید انصاری ہین اور دونون نے ابن شہاب سے روایت کی کہ جو لوگ انصار بنو عوف مین سے احد مین شہید ہوے [illegible] ابو موسی نے لکھا ہی کہ سلیمان طبرانی نے بیان کیا ہی کہ (سعد بن سوید) بنو حارث بن ابن خزرج سے ہین اور سب (کا مفاد) ایک ہی اور [illegible] سیاق جسکو ہم نے اوپر ذکر کیا ہی اسی پر دلالت کرتا ہی۔ اور جسنے عوف بن خزرج بیان کیا ہی اسنے عوف کو انکے دادا خزرج کیطرف منسوب کردیا ہی ورنہ عوف حارث بن خزرج کے بیٹے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل [illegible] بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ قبیلہ خزرج کا ایک خاندان ہی اور یہ عبدالاشہل وہ نہین ہین جنکی طرف سعد بن معاذ اشہلی منسوب ہین بلکہ یہ دوسرے ہین کیونکہ یہ عبدالاشہل خزرج سے ہین اور وہ اوس سے اور ان عبدالاشہل کیطرف ایک خاندان منسوب ہوتا ہی اور انکی طرف نہین منسوب ہوتا ہی اور اس خاندان کی نسبت نجاری یا دیناری یا بنو دینار بن نجار ہوتی ہی جسنے ان دونون کے نسبون کو دیکھا ہی اسکے نزدیک [illegible] بدر مین شریک تھے۔ اسکو ابن شہاب و ابن اسحاق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل انصاری ہین۔ خاندان بنو دینار بن نجار سے ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ سعد بنو خنساء سے ہین اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے (سہیل کا نام) سہل بیان کیا ہی ابن مندہ نے کہا ہی کہ سعد بن سہیل بنو خنساء سے ہین اور انھی ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن لہیعہ تک [illegible] نے ابو الاسود محمد بن عبدالرحمن سے انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ جو لوگ بدر مین شریک ہوے تھے (انمین سے) سعد بن سہیل بن عبدالاشہل بن حارثہ انصاری جو خاندان بنو خنساء بن مبذول سے ہین بدر مین شریک تھے اور ابو نعیم نے اسی کے مثل بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ عبدالاشہل حارثہ بن دینار بن نجار کے بیٹے ہین ابو عمر نے اس تذکرے کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ سعد بن عبدالاشہل بن دینار بن نجار کے بیٹے ہین

دیہاڑین شریک ہوئے تھے مین کہتا ہون کہ اسکو ان دونون نے اس بیان مین اور اس سے اوپر کے بیان مین ذکر کیا ہے اور یہ ذکر کر چکے ہین کہ عروہ
کی اس روایت مین خبط ہے مین نہین جانتا اسکا کیا حال ہے کیونکہ یہ عامہ اہل سیر کے مخالف ہے اور نیز عروہ سے جو دوسرے لوگون نے روایت کی ہے وہ بھی
اسکے مخالف ہے اور انھی مختلف مقامون مین سے یہ بیان ہے کہ انھون نے سعد بن سہیل کو بنو خنساء بن مبذول سے قرار دیا ہے اور یہ ایک عجیب و غریب
بات ہے کیونکہ بنو خنساء بن مازن بن نجار سے ہین جنمین سے منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول ہین جو حبان بن منقذ کے والد تھے اور انھون نے
خنساء بن مبذول کو اس جگہ بنو دینار سے کر دیا پھر ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو اور اسکے پہلے والے بیان کو دو الگ الگ عنوانون مین کر دیا ہے حالانکہ نسب
اور بیان یعنی شرکت بدر دونون مین ایک ہین پس مین نہین جانتا کہ کیون دونون بیانون کو جدا کر دیا علاوہ اسکے ابن مندہ کی طرف سے کچھ غلط ہو سکتا ہے
کیونکہ انھون نے ایک مین سہل اور دوسرے مین سہیل کو ذکر کیا ہے بلکہ ابو نعیم نے سہیل کی بابت ذکر کیا ہے کہ بعض لوگون نے انکو سہل لکھا ہے
اس سے ظاہر ہو گیا کہ دونون ایک ہین اور بعض نے انھی کو سہل اور بعض نے سہیل بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن ضمیرہ ضمری ہین اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمی ہین انکی کنیت ابو سعد ہے اور بعض لوگون نے انکی
کنیت ابو ضمیرہ بیان کی ہے انکا شمار اہل مدینہ مین ہے مین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے روایت
کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انھون نے کہا کہ مین نے زیاد بن ضمیرہ بن سعد سلمی سے سنا وہ عروہ بن زبیر سے
روایت کرکے بیان کرتے تھے کہ انکے والد اور دادا حنین مین شریک ہوئے اور دونون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن
ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سائے کی طرف گئے اور اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آپکے پاس کھڑے ہوکر عامر بن اضبط کے خون
خون کی بابت جھگڑا کرنے لگے جنکو محلم بن جثامہ کنانی نے قتل کیا تھا عیینہ تو عامر اشجعی کے خون کا مطالبہ کرتے تھے کیونکہ وہ دونون قیسی تھے
تھے اور اقرع بن حابس محلم کی طرف سے دفع کرتے تھے کیونکہ یہ دونون قبیلہ خندف سے تھے اور یہ اقرع خندف کے سردار تھے حدیث آخر تک بیان کیا
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ سعد اور انکے والد دونون صحابی تھے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ظفری خاندان بنو ظفر سے ہین جو اوس کا ایک بطن ہے انسے عبدالرحمن بن حرملہ نے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے داغنے
سے منع کیا اور فرمایا کہ مین حمیم (حمیم گرم پانی) کو ناپسند کرتا ہون انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی اور ابو عمر نے کیا ہے اور ابو موسی نے لکھا ہے کہ ابو عبداللہ
ابن مندہ نے سعد بن نعمان ظفری کا تذکرہ لکھا ہے کہ وہ بدر مین شریک ہوئے تھے مین نہین جانتا کہ آیا یہ سعد وہی ہین۔ یا اور ہین۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ مؤذن۔ عمار بن یاسر کے غلام تھے اور سعد قرظ کے لقب سے مشہور تھے کیونکہ یہ قرظ (یعنی برگ سلم کہ جس سے دباغت کرتے ہین) کی

تجارت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو برکت کی دعا دی تھی اور مسجد قبا کا مؤذن قرار دیا تھا اور (حضرت) بلال
(رضی اللہ عنہ) کی عدم موجودگی مین انکی جگہ پر اذان دیتے تھے پھر حضرت بلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین انکو اپنا قائم مقام کر دیا۔
جب حضرت ابو بکر (صدیق) و عمر (فاروق) (رضی اللہ عنہما) کی خلافت مین شام کیطرف چلنے لگے تھے اور سعد کی ذریت مین مؤذنی برابر چلی آئی۔
انکی اولاد نے حدیث روایت کی ہی عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اپنے والد سے انھون نے اپنے
دادا سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی انگلیون کو کانون مین داخل کر لیا کرین اور انھون نے
یہ بھی بیان کیا ہی کہ بلال اذان کے کلمات دو دو بار کہا کرتے تھے اور اقامت مین ایک ایک بار۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہی کہ سعد قرظ حجاج
کے زمانے تک زندہ رہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ حارثہ بن حزام بن حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ
بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہین انکی کنیت ابو ثابت یا ابو قیس تھی اور پہلا قول صحیح ہی یہ بنو ساعدہ کے نقیب تھے اسپر سب کا اتفاق
ہی اور بعض کے نزدیک یہ شریک بدر تھے ابن عقبہ و ابن اسحق نے انکو اہل بدر مین نہین ذکر کیا ہی اور واقدی اور مدائنی اور ابن کلبی نے انکو بدریون مین
ذکر کیا ہی یہ سردار اور سخی تھے اور تمام مشاہد مین انصار کا علم انہی کے پاس رہتا تھا اور یہ انصار مین صاحب وجاہت و ریاست تھے انکی سرداری کو
انکی قوم تسلیم کرتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر دن ایک بڑا پیالہ ثرید اور گوشت سے بھرا ہوا لاتے تھے جو ترید کے ساتھ برابر گھومتا رہتا
تھا کہا جاتا ہی کہ اُس روز خزرج مین ایسا کوئی گھر نہ تھا جسمین چار شخص پے درپے فیاض ہوئے ہون سوائے قیس بن سعد بن عبادہ بن دلیم کے یہ اور انکا
گھرانا سخاوت مین مشہور تھا۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہم سے محمد بن مثنی اور ہشام بن مروان حمصی نے بیان کیا ابن مثنی نے کہا کہ ہمین ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اوزاعی نے خبر دی
انھون نے کہا کہ مین نے یحیی بن ابی کثیر سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ نے قیس بن سعد سے روایت
کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ملاقات کیواسطے ہمارے گھر مین آئے اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ قیس نے
کہا کہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس کہتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنیکی کیون نہین اجازت دیتے سعد نے
جواب دیا کہ اسکو رہنے دو آپ ہمپر زیادہ سلام کرینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرکے واپس ہوئے سعد آپکے پیچھے گئے اور کہا یا رسول اللہ
مین آپکے سلام کو سنتا تھا اور آپکو آہستہ سے جواب دیتا تھا تاکہ آپ ہمپر زیادہ سلام کرین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے ہمراہ لوٹ آئے
سعد نے آپکے نہلانے کو کہا آپ نے غسل کیا پھر سعد نے آپکو ایک لحاف زعفران یا ورس سے رنگا ہوا دیا آپنے اسکو اوڑھ لیا پھر آپنے
اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ اپنا درود اور رحمت سعد بن عبادہ کی آل پر نازل کر قیس بن سعد لوگون مین بہت بڑے سخی اور بزرگ تھے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (جسکو قیس بن سعد بن عبادہ نے نقل کیا ہے) کہ قیس بن سعد شمس کے گھرانے سے ہیں سعد بن عبادہ
اور سعد بن معاذ کی بابت خبر (مشہور) ہے کہ قریش نے رات کے وقت جبل ابو قیس پر کسی پکارنے والے کو پکارتے سنا ؎ فان یسلم السعدان یصبح محمد
بمکۃ لا یخشی خلاف مخالف ٭ راوی کہتا ہے کہ قریش کو گمان ہوا کہ دو سعد سے سعد بن زید مناہ بن تمیم اور سعد ہذیم قبیلہ قضاعہ کے مراد ہیں پھر دوسری
رات کسی کہنے والے کو کہتے سنا ؎ ایا سعد سعد الاوس کن انت ناصرا ٭ ویا سعد سعد الخزرجین الغطارف ٭ اجیبا الی داعی الہدی وتمنیا ٭ علی اللہ فی
الفردوس منیۃ عارف ٭ وان ثواب اللہ للطالب الہدی ٭ جنان من الفردوس ذات زخارف ٭ تب کہا کہ یہ دونوں سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ
ہیں جب غزوۂ خندق کا واقعہ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن کو مدینہ کی تہائی کھجور دینے کو کہا تھا کہ اپنی قوم غطفان کو لیکر واپس
ہو جائے اور اپنے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے اس بارے میں خاص کر مشورہ لیا اور ان دونوں نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ کو ایسا کرنیکا حکم
ہوا ہے تو آپ کیجیئے اور اگر ایسا نہیں ہے تو بخدا ہم انکو سوا تلوار کے اور کچھ نہ دینگے آپ نے فرمایا مجھکو کچھ حکم نہیں ہوا ہے یہ تو میری رائے ہے جسکو میں تمسے
بیان کرتا ہوں دونوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ان لوگوں نے جاہلیت میں کبھی ہمسے ایسی طمع نہیں کی پھر کیونکر آج (ایسا ہو سکتا ہے)
باوجودیکہ خدا نے ہمکو آپکے ذریعہ سے ہدایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے جواب سے بہت خوش ہوئے۔ فتح مکہ کے دن رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کا نشان سعد بن عبادہ کے پاس تھا سعد اسکو لیے ہوئے ابو سفیان کے پاس سے گذرے (ابو سفیان اسوقت مسلمان ہو چکے تھے) اور ان سے
کہا کہ آج لڑائی کا دن ہے آج حرمت حلال ہو جائیگی آج کے دن اللہ نے قریش کو ذلیل کیا ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے لشکر میں ہو کر
گذرے ابو سفیان نے آپکو آواز دی یا رسول اللہ آپ نے اپنی قوم کے مارنے کا حکم دیا ہے سعد گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمارے قاتل ہیں عثمان اور عبد الرحمن
بن عوف نے کہا یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ ہے کہ سعد قریش پر حملہ کریں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کو جواب دیا کہ اے ابو سفیان آج رحم کرنیکا دن ہے
آج خدا نے قریش کو عزت دی اور سعد سے نشان لیکر انکے بیٹے قیس کو دیدیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ نے علم زبیر بن عوام کو عنایت کیا اور بعض لوگ
کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت علی کو حکم دیا تھا انھوں نے اسکو لے لیا اور اسکو لیے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے سعد بہت غیرت مند آدمی تھے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کی طرف اپنے اس قول میں ارادہ کیا ہے کہ سعد غیرت مند آدمی ہیں اور میں انسے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھسے زیادہ غیرت
مند ہے اور اللہ کی غیرت اسکے محرمات کے کرنے میں ہے اس حدیث میں قصہ ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو انکو خلافت کی
خواہش ہوئی اور سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنی بیعت لینے کیواسطے بیٹھے اتنے میں انکے پاس ابو بکر اور عمر آئے اور لوگوں نے ابو بکر کی بیعت کر لی
اور سعد کو چھوڑ دیا سعد نے ابو بکر کی بیعت کی نہ عمر کی اور شام کیطرف چلے گئے اور مقام حوران میں اقامت کی یہانتک کہ سنہ ۱۵ یا سنہ ۱۴ھ اور
بروایتے سنہ ۱۱ھ میں انتقال کر گئے اسپر سب مورخوں کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے نہانے کی جگہ پر مرے ہوئے پائے گئے انکا بدن سبز ہو گیا تھا مدینے والوں کو
ان کے موت کی خبر نہیں ہوئی یہانتک کہ کسی کہنے والے کو کنوئیں کے اندر سے کہتے سنتے تھے مگر دیکھتے کسی کو نہ تھے ؎ نحن قتلنا سید الخزرج
سعد بن عبادہ ٭ فرمیناہ بسہمین ٭ فلم نخط فوادہ ٭ جب غلاموں نے یہ آواز سنی ڈر گئے اور اس دن کو یاد رکھا تو اسکو بعینہ وہی دن پایا کہ جسمیں سعد

شام میں انتقال کر گئے تھے بعض لوگوں کا بیان ہو کہ بس کنوین سے آواز آئی تھی وہ بیر منبہ تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ وہ بیر سکن تھا ابن سیرین نے کہا ہو کہ سعد کھڑے ہوئے پیشاب کر رہے تھے کہ یکایک تکیہ لگا لیا اور مرگئے انکو تو جن نے قتل کر ڈالا اور دونوں شعر کہے انھوا پر مذکور ہوچکے ہیں کہا گیا ہو کہ سعد کی قبر بیچ میں بر جود دمشق کا ایک گاؤن ہو انکا مزار مشہور ہو جسکی زیارت آجتک ہوتی ہو ابن عباس وغیرہ نے انسے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن سیکھکر پھر اسکو بھولا دے وہ خدا سے کوڑھی ہوکر ملیگا اور جو شخص دس (آدمیون) کا بھی حاکم ہو وہ قیامت کے دن بندھا ہوا آئیگا حتی کہ اسکا عدل (اُسکو) چھوڑا دے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ مجہول شخص ہیں۔ انسے یعلی بن اشدق نے روایت کی ہو کہ آپ سے لوگوں نے آیۂ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات کی بابت سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ وہ بنو تمیم میں سے ایک گروہ ہو اگر وہ لوگ کانے دجال سے سب سے زیادہ سخت مقابلہ کرنے والے نہوتے تو میں ان پر بد دعا کرتا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں صرف ابن مندہ نے انکا تذکرہ پہلے سعد کے لکھنے کے بعد لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ یہ اطول کے بیٹے ہیں جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ دوسرے شخص ہیں ابو نعیم نے کہا ہو کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہو کہ یہ ابن اطول ہیں بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ علیحدہ کیا ہو اور وہی جسکو ابن اطول نے نقل کیا ہو بعینہ انکی روایت سے ذکر کیا ہو۔ واصل بن عبد اللہ بن بدر ابو حسین قشیری نے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عبد اللہ بن بدر بن واصل بن عبد اللہ بن سعد بن خالد قحطانی نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ عبد اللہ بن سعد اپنے اصحاب کیطرف جاتے تھے جب تستر پہونچتے تو وہاں (تین دن) ٹھہرتے لوگ انسے کہتے کاش (اور) ٹھہرتے عبد اللہ جواب دیتے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہی وہ کہتے تھے کہ ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غفلت سے منع کیا ہو اور جو شخص خراج کے شہروں میں (تین دن) ٹھہرتا ہو اسنے غفلت کی اسکو اسیطرح ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے واصل بن عبد اللہ بن بدر سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد عبد اللہ بن واصل بن عبد اللہ بن سعد طول نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ عبد اللہ بن سعد اپنے اصحاب کیطرف جاتے تھے اور پہلے کے مثل بیان کیا۔ پس ابو نعیم نے واصل بن عبد اللہ ابن اطول کا نسب جسطرح بیان کیا ہو اس سے انھی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا سعد رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن فہر قرشی فہری مہاجرین حبشہ سے تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکا نام معبد ہے دیکھو ذکر اپنی جگہ پر انشاء اللہ تعالی ہوگا ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن (زید بن) امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے عمیر بن سعد کے والد ہیں بدر میں شریک تھے اور انکی نسل منقطع ہوگئی اسکو عروہ اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے انکا نام سعید بیان کیا ہے اور انشاء اللہ اسکا ذکر سعید کے بیان میں آویگا اور قاری کے لقب سے مشہور تھے ابن مندہ نے کہا ہے قاری بنو قارہ انصاری کیطرف منسوب ہے جنگ قادسیہ میں ۱۵ھ میں بعمر ۶۴ سال شہید ہوئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ جنگ قادسیہ کے بعد چند مہینون تک زندہ رہکر مرے ابن نمیر نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو زید تھی اور یہ ان چار شخصون میں سے ہیں جنھون نے انصار میں سے قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حفظ کیا تھا انسے عبدالرحمن بن ابی لیلی اور طارق بن شہاب نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ہم لوگ لکھ چکے ہیں سفیان نے قیس بن مسلم سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت کی انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہم شہید ہونگے پس تم ہمسے خون کو نہ دور کرنا اور ہمکو سوائے اس کپڑے کے جو ہمارے اوپر ہو اور کسی میں کفن دینا اسکو شعبہ اور مسعر نے قیس بن مسلم سے انھون نے طارق بن شہاب سے نقل کیا ہے انھون نے کہا کہ سعد بن عبید نے قادسیہ کے دن آیا یہ بیان کیا میں کہتا ہون کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعد اہل کوفہ سے ہیں اور ابو عمر اور انکے سوا اور لوگون نے بیان کیا ہے کہ سعد قادسیہ کے دن شہید ہوگئے تھے حالانکہ کوفہ کی بنیاد قادسیہ اور ملک ائن کے بعد ہے لہذا انکے کوفہ کیطرف منسوب ہوسکنے کوئی وجہ نہین ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابن مندہ کا کہنا کہ سعد خاندان قارہ انصار سے ہیں انکا وہم ہے سعد قارہ میں سے کیونکر ہوسکتے ہیں حالانکہ قبیلہ قارہ دیس محلم بن بن غالب بن عائذہ بن شیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ سے ہیں اور ہون اسد بن خزیمہ کے بھائی ہیں اور یہ سعد قبیلہ انصار سے ہیں پھر کیونکر دونون متحد ہوسکتے ہیں بلکہ یہ سعد قاری قرات سے ہیں اور (اوپر) مذکور ہوچکا ہے کہ یہ انصار میں سے پہلے شخص ہیں جنھون نے قرآن کو حفظ کیا اور قبیلہ اوس میں انکے سوا اور کسی نے قرآن کو نہین حفظ کیا اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے دیکھن میں اسکو ستبعد سمجھتا ہون کہ یہ قرآن جمع کرنے والے انصار میں سے ہون کیونکہ اس حدیث کو انس بن مالک روایت کرتے ہیں اور انھی انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ ابو زید میرے چچاؤن میں سے ہیں اور انس بنو عدی بن نجار قبیلہ خزرج سے ہیں پس کیونکر یہ سعد انس کے چچا ہوسکتے ہیں ان ہونے کی حالت میں یہ بالکل ہی مستبعد بات ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اپنے آقا عتبہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ عطا اور ضحاک نے ابن عباس سے آیہ لا تطرد الذین

یہ دونوں ربیعہ بن عبادہ دمشقی ابو یعلیٰ موصلی کی تفسیر میں نقل کیا ہی کہ یہ آیت حاطب اور انکے غلام سعد اور حاطب اور انکے غلام سعد کے بارے میں نازل ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی بدری ہیں انکی کنیت ابو عبادہ تھی بدر میں شریک ہوئے اسکو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہی۔ یہ ان لوگوں میں تھے جو احد کے دن بھاگ گئے تھے تینوں نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی بعض لوگوں نے بیان کیا ہی کہ انکا نام سعید بن عثمان ہی۔ انشاء اللہ اسکا ذکر وہیں آئیگا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

عرجی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو انھوں نے مقام عرج سے مدینے تک راستہ بتایا تھا ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعد قبیلہ بلعرج بن حارث بن کعب بن ہوازن اسیطرح بعض لوگوں نے بیان کیا ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو قبیلہ اسلم کے غلام بتاتے ہیں اور انکو عرجی اسوجہ سے کہتے ہیں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقام عرج میں ملاقی ہوئے۔ سعد کے بیٹے عبداللہ نے انسے روایت کی ہی کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا راہبر تھا مقام عرج سے مدینہ تک میں نے آپکو تکیہ لگائے ہوئے کھاتے دیکھا عبادل کے غلام فائد نے ابن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ہمراہ ابو بکر تھے اور دونوں کے ساتھ اپنے بیٹے تک آنیکا واقعہ بیان کیا اور آپ بنو عمرو بن عوف سے ملے اور انھوں نے پوچھا کہ ابو امامہ کہاں ہیں سعد بن خیثمہ نے جواب دیا کہ وہ مجھسے پہلے یا رسول اللہ گئے ہیں انکو خبر کر دوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے سعد اسلمی کا ذکر کیا ہی اور ہم بھی اوپر انکا ذکر کر چکے ہیں اور اس جگہ انھوں نے سعد عرجی کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ اسلمیوں کے غلام تھے اور یہ کہ وہ مدینہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے حالانکہ دونوں ایک ہیں کیونکہ یہی وہ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ تک آئے تھے اور انسے بنو عمرو بن عوف اور سعد بن خیثمہ آ ملے جیسا کہ ہمنے اسکو بیان کیا پس میں نہیں جانتا کہ کیوں ان دونوں کو الگ الگ کر دیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیب انکی کنیت ابو الحارث ہی غزوۂ احد میں یہ خورد سال تھے اسوجہ سے شریک نہیں ہو سکے) اسکو ابن شاہین نے محمد بن سعد سے نقل کرکے بیان کیا ہی غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن مالک بن خنسا ابن مبذول جنگ احد اور خندق میں شریک ہوئے یہ حمزہ بن عمار کے بھائی تھے۔ ان کے عقب نہیں ہے۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ عمارہ سعد کے بیٹے ہین انکی کنیت ابو سعید ہے قبیلۂ زرق ہین سے ہین یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے انکے نام مین اختلاف ہے کیونکہ اکثر لوگ انکو سعد بن عمارہ کہتے ہین انسے عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن ابی بکر اور سلیمان بن حبیب محاربی اور یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے ابو الفضیل سے انھون نے عبداللہ بن مرہ سے انھون نے ابو سعید زرقی سے روایت کر کے خبر دی کہ قبیلۂ اشجع کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کی بابت دریافت کیا آپنے فرمایا کہ تم مین جو مقدر ہو وہ ہو کر رہیگا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے ۔ اور اسکو ہم کنی کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کرینگے ۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ بنو سعد بن بکر سے ہین بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور بخاری نے عمرو بن محمد سے انھون نے یعقوب بن ابراہیم سے انھون نے ابن اسحٰق سے انھون نے عبداللہ بن ابی بکر اور یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی وہ کہتے تھے ہمسے سعد بن ابی بکر کے ایک آدمی نے جو صحابی تھے حدیث نقل کی انھون نے عمارہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ مجھکو نصیحت کرو خدا تمپر رحم کرے انھون نے کہا کہ جب تم نماز کیواسطے کھڑے ہو تو وضو پورا کرو کیونکہ جسکو وضو نہین اسکی نماز نہین اور جسکی نماز نہین اسکا ایمان نہین اور حاجت سے زیادہ طلب کرنیکو چھوڑ دیکیونکہ یہ افلاس حاضر ہے اور جو کچھ لوگون کے ہاتھون مین ہو اس سے ناامید رہنا کیونکہ یہی غنی ہے اور جس بات یا فعل سے معذرت کرنا پڑے اس سے پرہیز کرو سلیمان بن حبیب کہتے ہین کہ جب سعد بن عمارہ کی وفات قریب ہوئی اپنے لڑکون کو جمع کیا اور انکو وصیت کی ۔ ابن مندہ و ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے ۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری ہین اور انکے بھائی حارث بن عمرو حضرت علی بن ابیطالب کے ہمراہ صفین مین حاضر ہوئے تھے ابن کلبی وغیرہ نے ان دونون کو ان صحابہ مین ذکر کیا ہے جو صفین مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ثقف ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار تھا احد مین شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ مین شہید ہوئے یہ اور انکے بیٹے طفیل دونون احد مین شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ مین دونون شہید ہوئے محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ سعد بن عمرو بن ثقف کے ہمراہ بیر معونہ کے واقعہ مین انکے بھتیجے سہل بن عامر بن عمرو بن ثقف شہید ہوئے ۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) **سعد** (رضی اللہ عنہ)

عمرو بن عاص کے غلام تھے یوسف قشانی وغیرہ نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہے لیکن صحیح نہین ہے یزید بن ابی حبیب نے ابن سعید سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عمرو بن عاص کے غلام سعد سے روایت کی کہ دو آدمیون نے ایک آیت کے متعلق جھگڑا کیا اور دونون نبی صلی اللہ علیہ

کے پاس اسکو لیکر گئے آپ نے فرمایا کہ آپس میں بہت جھگڑ و کیونکہ آپس میں جھگڑنا کفر ہی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکے تذکرے کو لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری تھے احد اور اسکے بعد کے واقعات میں شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ کعب بن عمرو کے بھائی ہیں۔ انکا ذکر ابن دباغ اندلسی نے روایت کرکے کیا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یا عمیر بن سعد عمرو بن قیس عیلانی نے محمد بن جحادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انکی حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض ثمالی۔ انکی روایت کردہ حدیث مرسل ہی اور انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو بلکہ یہ تابعی ہیں یہ ابن مسعود سے حدیث روایت کرتے ہیں انکی روایت کردہ حدیث یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی میں سب سے زیادہ سخت تھے انسے ابو اسحق ہمدانی نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق محمد بن اسحاق نے انکو روایت کی ہی انھوں نے کہا کہ خاندان بنو خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی میں سے سعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر شریک بدر تھے ابو نعیم اور ابو موسی نے انکو اسی مقام پر ذکر کیا ہی اور ابن مندہ نے انکو سعد بن زید بن فاکہ بیان کیا ہی اور ابو عمر نے انکو سعد بن یزید بن فاکہ بیان کیا ہی اور سب ایک ہی ہیں ہمنے سب کا ذکر کیا ہی اور ہمنے ہر ایک بیان میں اسکے ناقل کا نام ذکر کر دیا ہی اور ابو موسی نے بیان کیا ہی کہ سعد عثمان بن خلدہ کے بیٹے ہیں اور یہ بھی وہی ہیں اور ابو موسی نے ابن شہاب سے نقل کرکے خاندان بنی زریق کے شرکائے بدر میں سعد بن عثمان بن خلدہ کو بیان کیا ہی میں کہتا ہوں کہ میرا گمان یہ ہی کہ یہ سعد ان سعد کے غیر ہیں اور اسکی دلیل یہ ہی کہ ابن اسحاق نے ان لوگوں کے بیان میں جو بدر میں شریک تھے سعد بن عثمان بن خلدہ اور سعد بن یزید بن فاکہ بن خلدہ کو بیان کیا ہی پس اگر دونوں ایک ہوتے تو دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہ بیان کرتے اور ابن کلبی نے بھی دونوں کو ذکر کیا ہی اور لکھا ہی کہ ابو عبادہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق اور اسکے بعد لکھا ہی کہ اسعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور یہ اسعد بھی سعد ہی ہیں انھی کو سعد اور اسعد کہا گیا ہی اس سے معلوم ہو گیا کہ سعد بن عثمان اور یہ سعد دو شخص ہیں ابو موسی نے انکے نسب میں خلدہ کو دیکھکر گمان کیا کہ سعد بن عثمان انھی میں سے ایک ہیں حالانکہ وہ چچا کے بیٹے ہیں اور صحیح یہ ہی کہ سعد بن زید اور سعید بن فاکہ بن زید اور سعد بن یزید اور اسعد بن یزید ایک ہیں اور سعد بن عثمان الگ ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

قدامہ بن مظعون کے غلام تھے خارجیوں نے انکو ۳۸ھ میں عبادہ بن قرص کے ہمراہ شہید کر ڈالا۔ ان کے صحابی ہونے میں شبہ ہی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن قرحا صحابی تھے۔ ابن ابی شیبہ نے عبدالوہاب ثقفی سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے سعد بن قرحا سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ایک شخص کی بی بی و اسی شخص کی لڑکی کو جو دوسری عورت سے تھی نکاح میں جمع کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عنبری یا بروایتی قریشی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعد خیر رکھا تھا انسے انکے بیٹے عبداللہ اور حسن بصری نے روایت کی ہے حسن نے سعد بن قیس سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابن آدم چار رکعت نماز اول دن میں پڑھ کر میں تجھکو اسدن کے آخر تک محفوظ رکھونگا عثمان بن عمر نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابو خزامہ سے انھوں نے حارث بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھکو خبر دیجیے کہ وہ چیزیں جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور گنڈے (تعویذ) جنکو ہم کرتے ہیں کیا تقدیر الٰہی سے کچھ بچاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بھی تقدیر الٰہی سے ہیں اس حدیث کو ایک جماعت نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابو خزامہ سے جو بنو حارث بن سعد سے ہیں نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور زہری کی روایت سے ایک حدیث [illegible] باب میں ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے عنزی کی جگہ عنسی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی سہل بن سعد کے والد تھے واقدی نے ابن عباس بن سہل بن سعد ساعدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے والد سے روایت کی انھوں نے کہا کہ سعد بن مالک نے بدر جانے کی تیاری کی تھی مگر انتقال ہو گیا انکی قبر بنو قارظ کے مکان کے پاس ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں انکا حصہ لگایا تھا اور ثواب میں بھی انکی شرکت بیان فرمائی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر [illegible] ابجر ہی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج ہیں ان کی کنیت ابو سعید انصاری خدری تھی یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے یہ مشہور اور فاضل صحابہ میں تھے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنسے بہت سی حدیثیں مروی ہیں سب سے پہلے یہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ غزوں میں شریک رہے تھے انسے منجملہ صحابہ کے جابر اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور انس اور ابن عمر اور ابن زبیر نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور عطاء بن یسار اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف وغیرہ نے روایت کی ہے ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مجالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عطیہ بن سعد نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل درجات والوں کو نیچے والے اسطرح دیکھینگے جس طرح تم ان ستاروں کو دیکھتے ہو جو آسمان کے

گناہون مین سے کسی گناہ مین مبتلا ہو کرتے ہین اور ابو بکر او عمر الخ مین سے ہین (بلکہ ان سے بڑھ گئے) حضرت ابو سعید کہتے تھے کہ میرے والد احد کے دن شہید ہوئے اور ہمکو بغیر مال کے چھوڑ گئے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال مانگنے کی غرض سے آیا آپنے جب مجھکو دیکھا فرمایا جو بے پروا رہتا ہی خدا اسکو غنی کر دیتا ہی اور جو طالب عفت ہوتا ہی خدا اسکو عفت عنایت کرتا ہی مینے (اپنے دلمین) کہا کہ آپ یہ باتین مجھی کو کہتے ہین (بس مین خیر مانگے واپس چلا آیا) سنہ ۷۴ مین جمعہ کے دن انتقال کیا اور بقیع مین دفن ہوے یہان صحابہ مین سے ہین جنکی اولاد باقی ہین یہ اپنی مونچھونکو منڈواتے تھے اور داڑھی مین زرد خضاب کرتے تھے ہم انکا ذکر کنیت کے باب مین انشاء اللہ اس سے زیادہ کرینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک عذری۔ عذرہ بن سعد ہذیم کے وفد مین جو قبیلہ قضاعہ کا ایک بطن ہی آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک و ہی سعد بن ابی وقاص ہیں ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب اور بروایتی اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن نضر بن کنانہ تھا قریشی زہری تھے انکی کنیت ابو اسحق تھی سعد کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حمنہ ابو سفیان بن امیہ کی بیٹی تھیں سعد چھٹے اور بقول بعض ساتویں اسلام لائے مسلمان ہونے کیوقت انکی عمر سترہ سال کی تھی سعد سے مروی ہی کہ مین نماز فرض ہونے سے پہلے مسلمان ہوا تھا یہان لوگون مین سے ہین جنکے جنتی ہونیکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہی اور صحابہ کے دس سردارون مین سے ایک شخص ہین اور اصحاب شوری کے چھ صحابہ مین یہ بھی ہین جنکی بابت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون سے خوش گئے بدر اور احد اور خندق او تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور احد کے دن یہ بہت بڑی بلا مین مبتلا ہوے تھے۔ یہ پہلے شخص ہین جنھون نے فی سبیل اللہ (کافرونکا) خون بہایا اور تیر چلایا۔ ہمین ابو الفرج بن ابی رجا بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے اپن طور خبر دی کہ انپر پڑھا جاتا تھا اور مین حاضر سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد اللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن عون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن ابی خالد نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے سعد کو کہتے سنا کہ مین عرب مین پہلا شخص ہون جسنے خدا کے راستے مین تیر چلایا۔ بخدا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے ہمارا کھانا بجز انگور کی پتی اور ام غیلان خاردار درختون کے اور کچھ نہ تھا یہانتک کہ ہم لوگ مثل بکریون کی مینگنیونکے خشک پائخانہ پھرتے تھے جسمین رطوبت کا نام تک نہ ہوتا تھا پھر (اب) بنو اسد ہمکو دین کے بارے مین نصیحت کرتے ہین بخدا (اگر مین اب بھی ان لوگون سے کم ہون تو) مین ناکام ہوا اور میرا کیا برباد ہو گیا (یہ سعد نے اسوجہ سے کہا کہ) اہل کوفہ عمر بن خطاب سے انکی شکایت کرتے تھے جسپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ سے معزول کر دیا تھا اور اہل کوفہ مین سب سے زیادہ بنو اسد کا ایک شخص انکی شکایت کیا کرتا تھا۔ ہمین ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسی محمد بن عیسی تک

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب اور ابو سعید اشج نے بیان کیا انھوں نے کہا ہمیں ابو اسامہ نے مجالد سے انھوں نے عامر سے انھوں نے جابر سے
روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ سعد سامنے سے آ رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص ایسا ماموں
اپنا مجھے دکھائے ترمذی نے کہا ہے کہ آپ نے سعد کو ماموں اس وجہ سے کہا کہ سعد قبیلہ زہرہ سے ہیں اور رسول خدا صلعم کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی تھیں اور یہ آپکی
والدہ کے چچا کے لڑکے تھے کیونکہ آمنہ وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی بیٹی تھیں دونوں کا نسب عبد مناف میں مل جاتا ہے اور اعرب ایسا ہی اکی جلالت
دادا کا ماموں کہتے ہیں ابن دبیر ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے
کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب نماز پڑھتے تھے تو گھاٹیوں میں چلے جاتے تھے اور اپنی نمازوں کو اپنی قوم سے پوشیدہ رکھتے تھے ایک دن
سعد بن ابی وقاص صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی ایک گھاٹی میں تھے کہ مشرکوں کی ایک جماعت ظاہر ہوئی اور ان لوگوں کو سخت سست کہا
اور انکے دین کی برائی کی یہاں تک کہ لڑائی ہونے لگی اور سعد نے اونٹ کا کلا اٹھا کر ایک مشرک کو مارا جس سے وہ زخمی ہو گیا پس یہ پہلا خون تھا جو
اسلام میں بہایا گیا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا تھا جسکو فارسیوں کے مقابلہ کیواسطے روانہ کیا تھا یہی اس
لشکر کے سردار تھے جسنے فارسیوں کو قادسیہ اور جلولا میں شکست دی تھی سعد نے اپنی ماتحت فوج کا کچھ حصہ جلولا کیطرف روانہ کر دیا تھا جسنے جاکر
وہاں شکست دی انھوں ہی نے کسریٰ کے مدائن کو عراق میں فتح کیا تھا اور یہی کوفہ کے بانی ہیں یہ عراق کے والی تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے انکو معزول کر دیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا انکو اصحاب شوریٰ میں تجویز کیا اور کہا کہ اگر یہ خلیفہ مقرر ہو تو خیر ورنہ جسکے
بعد خلیفہ ہو میں اسکو وصیت کرتا ہوں کہ انکو عامل مقرر کرے کیونکہ میں نے انکو نالائقی یا خیانت کیوجہ سے نہیں معزول کیا ہے اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا والی مقرر کیا تھا پھر انکو معزول کر کے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو انکی جگہ پہ مقرر کر دیا ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی
سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رجاء بن محمد عذری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عون نے اسماعیل بن
ابی خالد سے انھوں نے قیس بن ابی حازم سے انھوں نے سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ سعد جب
تجھ سے دعا کرے تو اسکو قبول کر اور یہ جب دعا کرتے تھے مقبول ہوتی تھی اور لوگ اسکو جانتے تھے اور انکی دعا سے ڈرتے تھے اسماعیل بن علی نے
کہا ہے کہ اور ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن صباح بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحییٰ بن سعید سے روایت کر کے
خبر دی انھوں نے ابن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فداک ابی وامی ماں اور باپ دونوں کو ملا کر نہیں کہا
بجز سعد بن ابی وقاص کے کہ احد کے دن ان سے فرمایا تھا کہ تیر مارو میرے ماں اور باپ تجھ پر قربان ہوں تیر چلاؤ مروی ہے کہ زبیر بن عوام کی بابت بھی
ماں اور باپ کو ملا کر کہا تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ سعد نے احد کے دن ہزار تیر چلائے۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یہ فتنوں سے الگ ہو کر بیٹھ
رہے اور لڑنے والوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں ہوئے بلکہ اپنے گھر میں بیٹھے رہے سعد کے بیٹے عمر و انکے بھتیجے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے چاہا کہ
حضرت عثمان کی شہادت کے بعد اپنی خلافت کی دعوت دیں سعد نے اسکو نہ منظور کیا اور سلامتی کو اختیار کیا جب یہ گوشہ نشین ہو گئے معاویہ رضی اللہ عنہ

نے انکی اور عبداللہ بن عمر اور محمد بن مسلمہ کی طرف رغبت کی اور ان لوگون کو خط بھیجکر بلایا تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون طلب کرنے مین انکی مدد کرین اور کہا کہ تم لوگ حضرت عثمان کی مدد کرنے کا کفارہ سوائے اسکے اور کسیطرح نہین کر سکتے انمین سے ہر ایک نے حضرت معاویہ کو جواب دیا اور انکے قول کو رد کیا اور سعد نے جواب مین چند اشعار لکھے ؎ معاوی داوک الداء العیاء * ولیس لما تجی بہ دواء * ایدعونی ابو حسن علی * فلم ارد علیہ بما یشاء * وقلت لہ اعطنی سیفا بصیر * تمیز بہ العداوۃ والولاء * اتطمع فی الذی اعیا علیا * علی ما قد طمعت بہ العفاء * لیوم منہ خیر منک حیا * ومیتا انت للمرء الفداء * سعد کی بیٹی عائشہ نے سعد سے روایت کی انھون نے کہا کہ مین نے مسلمان ہونے سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا مین تاریکی مین ہون مجھے کچھ نہین دکھائی دیتا ہی کہ ناگاہ میرے سامنے چاند روشن ہوگیا اور مین اسکے پیچھے چلا جاتا ہون اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ اس چاند کیطرف مجھسے کون سبقت لیگیا ہی اور زید بن حارثہ اور علی بن ابی طالب اور ابوبکر کو دیکھتا ہون اور انسے پوچھتا ہون کہ تم لوگ کس جگہ کب پہونچے انھون نے جواب دیا کہ ابھی پھر چند روز کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ دعوت اسلام کرتے ہین پس مین اجیاد کی گھاٹی مین آپسے نماز عصر پڑھنے کے بعد ملا اور مسلمان ہوگیا اور سوا ان لوگون کے جنکو خواب مین دیکھا تھا اسلام مین مجھپر کوئی سبقت نہین لیگیا تھا داؤد بن ابی ہند نے ابو عثمان نہدی سے روایت کی کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آیہ وان جاہداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا میرے ہی بارے مین نازل ہوئی تھی سعد نے کہا کہ مین اپنی والدہ کا بہت مطیع تھا جب مین مسلمان ہوگیا والدہ نے کہا کہ اے سعد یہ کیا دین ہی جسکو تو نے پیدا کیا ہی قسم ہو کہ اپنے اس دین کو چھوڑ دے ورنہ مین کھانا پینا چھوڑ دونگی یہانتک کہ مرجاؤنگی اور لوگ تمکو بہت مطعون کرینگے اسعد نے کہا اے والدہ ایسا نہ کرنا کیونکہ مین اپنا دین نچھوڑونگا سعد کہتے ہین کہ انھونے ایکدن اور رات کھانا نہین کھایا اور سخت بیچینی مین رہین مین نے کہا کہ اگر تمہاری ہزار جانین ہوتین اور ایک ایک کرکے نکل جاتی تو بھی مین اپنے اس دین کو کسی وجہ سے نہ چھوڑتا جب والدہ نے اس حالت کو دیکھا کھانے پینے لگین اور خدا نے اس آیت کو نازل کیا۔ ابو منہال کہتے ہین عمر بن خطاب نے عمرو ابن معدی کرب سے سعد بن ابی وقاص کا حال دریافت کیا عمرو بن معدی کرب نے جواب دیا کہ وہ متواضع ہین اپنے خیمہ مین عربی ہین اپنے ضعف کے لباس مین شیر ہین اپنے مشیہ مین مقدمات مین عدل کرتے ہین اور تقسیم برابر کرتے ہین اور دور رہتے ہین لشکر مین اور ہمپر مثل مہربان ماں کے شفقت کرتے ہین اور ہمارا حق ہم تک پہونچاتے ہین مثل چھوٹی چیونٹی کے سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کی ہین اور انسے ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور سائب بن یزید اور عائشہ اور انکے بیٹون یعنی عامر اور مصعب و محمد اور ابراہیم اور عائشہ یہ چارون سعد کی اولاد ہین اور ابن مسیب اور ابو عثمان نہدی اور ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف و قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہی ہمین ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صدقہ نے عیاض بن عبدالرحمن سے انھون نے موسی بن عقبہ سے انھون نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ مین نے اپنے والد سے پوچھا

؎ ترجمہ اگر تیرے ماں باپ اس بات پر مجبور کرین کہ تو میرے ساتھ شرک کرے تو ان کا کہنا مان ۱۲

سے پہلے والد میں انکو دیکھتا ہون کہ آپ اس گروہ انصار کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں جو دوسرون کے ساتھ نہیں کرتے انھون نے جواب دیا کہ ان کی
کیا تھا سے بلین انکی طرف سے کچھ میں نے جواب دیا کہ تم لیکن مجھکو آپ کے معاملہ سے تعجب ہوتا ہے سعد نے جواب دیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ہی انکو دوست رکھیگا اور منافق ہی ان سے بغض رکھیگا اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص کی وفات سنہ میں ان
اور ابو نعیم فضل بن دکین نے لکھا ہے کہ سعد شنبہ کے دن ہوئے اور زبیر اور عمرو بن علی اور حسن بن عثمان نے ۵۴ھ میں سعد کا انتقال ہونا بیان کیا
ہے اسماعیل بن محمد بن سعد نے بیان کیا کہ سعد گندمی رنگ پست قد چوڑی ناک والے تھے اور سعد کی بیٹی عائشہ نے بیان کیا ہے کہ سعد پست
قامت فربہ بدن تحت آنکھیون والے تھے مدینے سے سات میل کے فاصلہ پر مقام عقیق میں انتقال کیا اور مدینے میں کندھون پر لاد کر لائے گئے
اور مسجد نبوی میں مروان اور ازواج مطہرات نے نماز جنازہ پڑھی سعد کے بیٹے عامر نے بیان کیا کہ مہاجرین میں سعد کا انتقال سب کے آخر میں ہوا
جب سعد کی وفات کا وقت آیا بالون کا ایک پرانا جبہ منگا کر کہا کہ مجھکو اسی میں کفنانا کیونکہ بدر کے دن میں اسی کو پہنے ہوئے مشرکون سے لڑا
تھا اور اسکو اسی دن کیواسطے پوشیدہ کر رکھا تھا [illegible] اسی میں کفنایا گیا۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن احمد بن مسلمہ صحابی تھے فتح مکہ اور [illegible] میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہوئے اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ
مین نے اسکو عبد اللہ بن سلیمان سے بیان کرتے سنا ہے انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو محمد انصاری تھے انکا نسب نہیں بیان کیا گیا [illegible] سعد بن ابی منذر [illegible] محمد بن سعد انصاری سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے انکے دادا سے روایت کی کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ آپ بادشاہ [illegible] نے پہلا آپ [illegible] میں [illegible] اسید موجا اور اپنے
آپ لالچ سے بچاؤ کیونکہ یہی افلاس ہے اور اپنی نماز رخصتی کی حالت میں ادا کرو [illegible] اسکے بعد اب کچھ ہو جایگا اور
نماز [illegible] اور جس بات سے معذرت کرنا پڑے اس سے اپنے کو بچاتے رہو انکا تذکرہ [illegible] ابو موسیٰ [illegible] بیان کو ابن منذہ اور ابو نعیم نے
سعد بن عمارہ کے بیان میں ذکر کیا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور دونون نے انکو ان [illegible] سعد بن بکر سے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو اس مقام پر بیان کیا
بیان کیا اور اسمین شک نہیں کہ ابو نعیم نے سعد کو اس جگہ بیان کیا ہے اور بیان انصاری [illegible] روایت بیان کرنے والے ان کے راویون سے الگ تھے اسلیئے
انھون نے سعد کو دو شخص قرار دیدیا اور شاید ابن منذہ نے دونو کو ایک ہی شخص خیال کیا [illegible] ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ جو اسماعیل بن محمد
اس سند میں کو [illegible] سعد بن ابی وقاص کے بیٹے مہاجرین میں سے ہیں انصار سے نہیں ہیں اور یہی درست ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن محیصہ بعض لوگون نے انکا نام سعید و ساعدہ بیان کیا ہے اور ان کے والد دونون صحابی تھے معمر نے زہری سے انھون نے حرام بن سعد بن محیصہ سے

انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ براء کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں گھس گئی اور اسکو خراب کر ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ باغ والے اپنے مال کی حفاظت دن میں کیا کریں اور جانوروالے اپنے جانوروں کی رات میں حفاظت کریں اس حدیث کو بہتیرے تلامذہ نے زہری سے بروایت حرام نقل کیا ہے لیکن حرام کے والد کو سعد میں ذکر نہیں کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب انکا شمار اہل حمص میں ہے علقمہ نے اپنے بھائی محفوظ سے انھوں نے عبدالرحمن بن عائذ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے سعد بن حاطب سے سنا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کچھ جانتا ہو اسکو چاہیے کہ نہ چھپائے اور جس شخص کی آنکھیں خدا کے خوف سے آبدیدہ ہوں وہ کبھی آگ میں نہ داخل ہوگا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود انصاری۔ ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسی نے کہا کہ اور ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی ابو نعیم اور ابو بکر بن ریذہ کہتے تھے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی (اور الفاظ ابو نعیم کے ہیں) وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد اور زکریا ساجی نے خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں عقبہ بن سنان ذارع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان غطفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابن عمرو نے ابو سلمہ سے انھوں نے ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ حارث غطفانی احزاب کے واقعہ میں خندق کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے پھل ہمارے اور اپنے درمیان میں آدھے آدھے کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو یہانتک کہ میں سعود (جمع سعد کی ہے) کا ذکر کرکے آتا ہوں سے مشورہ کرلوں یعنی سعد بن معاذ اور سعد بن خیثمہ اور سعد بن عبادہ اور سعد بن مسعود کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ عرب تم لوگوں کو [illegible] اور حارث تم سے مدینے کے پھلوں میں حصہ کے خواستگار ہیں تاکہ تم سے صلح کرلیں پس اگر تم چاہو تو انکو دیدو تاکہ اسکے بعد اپنے معاملہ میں غور کرو سعود نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ آسمان سے وحی آئی ہے اگر ایسا ہی ہے تو خدا کا حکم واجب التسلیم ہے یا یہ آپکی رائے ہے اور خواہش ہے تو بھی ہم آپکی رائے کے تابع ہیں ولیکن اگر آپ ہم پر رحم کرنا چاہتے ہیں تو قسم ہے خدا کی آپ جانتے ہیں ہم اور یہ برابر ہیں انھوں نے کبھی کوئی پھل مول لینے یا مہمانی کے نہیں پایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ ہے اور ان لوگوں سے جو پھل مانگنے آئے تھے فرمایا کہ سنتے ہو جو یہ کہتے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد تم نے غدر کیا اور آپ نے ان لوگوں کو اسی طرح پایا اسی سند سے

ابو نعیم اور ابو بکر بن ریذہ نے کہا ہے کہ ہمیں سلیمان بن احمد بن قاسم بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن عوام نے اسمعیل سے انھوں نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سعد بن مسعود کی عیادت کو گئے سعد بن مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ وہ لوگ کیا کہینگے کاش میرے پاس تابوت میں چنگاریاں ہوتیں جب سعد کا انتقال ہو گیا لوگوں نے دیکھا تو اس میں ایک یا دو ہزار درہم نکلے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے ابو موسی نے لکھا ہے کہ طبرانی نے اس خبر کو اس باب میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں اور یہی صحیح ہے میں کہتا ہوں ان لوگوں نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے سعود سے مشورہ کیا اور سعود میں سعد بن خیثمہ کو بھی بیان کیا ہے اس میں اعتراض ہے کیونکہ سعد بن خیثمہ بدر میں شہید ہو چکے تھے اور خندق کا واقعہ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ

ابن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن نبیت (نبیت کا نام عمرو بن مالک بن اوس تھا) انصاری اشہلی تھے انکی کنیت ابو عمرو تھی اور انکی والدہ کبشہ بنت رافع صحابیہ تھیں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب کو مدینہ کیطرف مسلمانوں کو احکام دین سکھانے کیواسطے بھیجا تھا اور جب سعد مسلمان ہو گئے انھوں نے عبد الاشہل کی اولاد سے کہا کہ تمھارے مردوں اور عورتوں سے بات کرنا مجھپر حرام ہے جب تک تم لوگ مسلمان نہ ہو جاؤ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور سعد اسلام میں تمام لوگوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئے یہ بدر میں شریک ہوئے تھے ہمیں کسی نے اختلاف نہیں کیا ہی اور احد اور خندق میں بھی شریک ہوئے تھے ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن سہل نے عائشہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ خندق کے دن بنو حارثہ کے قلعہ میں تھیں اور سعد بن معاذ کی والدہ انکے ہمراہ قلعہ میں تھیں اور یہ واقعہ عورتوں پر پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ جب خندق کیطرف جانے لگے تو لڑکوں اور عورتوں کو دشمنوں کے خوف سے قلعوں میں روانہ کر دیا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سعد بن معاذ کوتاہ زرہ پہنے ہوئے نکلے جس سے انکا ہاتھ باہر نکلا ہوا تھا اور انکے ہاتھ میں ہتھیار تھے اور دوڑتے ہوئے جاتے تھے کہ لبث قلیلا یلحق الہیجا جمل ؛ لا باس بالموت اذا حان الاجل[1] ۔ سعد کی والدہ نے کہا کہ اے لڑکے ملجاؤ بخدا تم پیچھے رہ گئے ہو عائشہ نے کہا اے سعد کی ماں کاش سعد کی زرہ جتنی ہے اس سے لمبی ہوتی حضرت عائشہ کو سعد کا اندیشہ ہوا تھا یونس ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ حبان ابن عرقہ (یہ حبان بن عرقہ خاندان بنو عامر بن لوی سے تھا) نے سعد کو تیر مارا اور انکی رگ اکحل کو کاٹ دیا۔ حبان نے سعد کو جب تیر مارا تو کہا اسکو میری طرف سے لو میں عرقہ کا بیٹا ہوں سعد نے جواب دیا کہ خدا تیرے چہرے کو آگ میں جلاوے اے اللہ اگر تونے قریش کی لڑائی کچھ باقی رکھی ہو تو مجھکو اسکے واسطے باقی رکھ کیونکہ مجھکو اس قوم سے زیادہ کسی قوم سے جہاد کرنا پسند نہیں جنھوں نے تیرے رسول کو تکلیف دی اور انکی تکذیب کی اور انکو نکالدیا اور اگر تونے ہمارے اور انکے درمیان میں لڑائی کو بند کر دیا ہے تو اسکو تو میری شہادت کر دے اور تو مجھکو اسوقت تک زندہ رکھ کہ میری آنکھ بنو قریظہ کے بارے میں ٹھنڈی ہو جائے حبان کسرہ حاء اور باء موحدہ سے ہے اور بعض لوگوں نے اسکے سوا بیان کیا ہے اور صحیح یہی ہے یہ حبان عبد مناف بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوی کا بیٹا تھا اور اسکو ابن عرقہ اسلئے کہتے تھے کہ عرقہ انکی ماں تھی جو قبیلہ بنو سہم کی ایک شہو عورت تھی انھوں نے کہا کہ یونس نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے اس شخص نے جسکو میں متہم نہیں جانتا ہوں عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس دن (یعنی خندق کے دن) سعد کو کسی نے تیر نہیں مارا بجز ابو اسامہ جشمی کے جو بنو مخزوم کا حلیف تھا انھوں نے کہا کہ جسوقت سعد کے تیر لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد کے اندر رفیدہ اسلمیہ کے خیمہ میں ٹھہرائے جائیں تاکہ قریب سے انکی عیادت کر سکیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو قریظہ کے پاس پہنچے اور ان لوگوں نے سعد بن معاذ کے حکم پر اترنا منظور کر لیا (اسکی خبر اگلی حدیث سے نکلتی ہی) ہمیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر خطیب نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے سنا وہ ابو سعید خدری سے روایت کرکے بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو

[1] (اے حریف) تھوڑی دیر ٹھیر جا میدان جنگ میں (میرا) اونٹ پہونچنے چاہتا ہے موت کا کچھ خوف نہیں جب وقت آجاوے

بنو قریظہ میں حکم دینے کے واسطے بلائیں جاؤ تو گدھے پر سوار ہو کر چلے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئے آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف یا اپنے میں سے
بہتر کی طرف کھڑے ہو (اور سعد سے فرمایا کہ) ان لوگوں کے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بارے میں حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے
لڑنے والے لوگ قتل کیے جائیں اور ان کی اولاد قید کی جائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے خدا کے حکم کے موافق حکم دیا ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند
سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ وہ لوگ سعد کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا اے ابو عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تم کو تمہارے دوستوں کا والی بنا دیا ہے تاکہ تم انکے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ تم خدا کو درمیان دیکر عہد کرتے ہو کہ میرے حکم کو مانو گے
ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں [illegible] نے کہا اس جگہ میں وہ لوگ کہ جو آپ کی جگہ اس گوشہ میں ہیں یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں اور جو لوگ تھے
ہمراہ ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور جلال کی وجہ سے آپ کی حضرت سے منہ پھیرے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (جب
دونوں طرف سے عہد ہو گیا تب سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں کہ مرد قتل کیے جائیں اور مال تقسیم کر دیا جائے اور لڑکے قید ہوں ہمیں ابو البرکات حسن بن محمد
بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن محمد بن علی مصیصی
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہم سے یزید بن محمد بن عبد الصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن ابی یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین نے عیاش بن عبد الرحمن سے
انھوں نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے تھے کہ سعد بن معاذ آئے آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے سردار ہیں سعد جب زخمی ہوئے اور انھوں نے دعا کی تھی اور پھر کہ دو دن کی تو ان کا زخم
بند ہو گیا اور جب قبیلہ بنو قریظہ حکم دے چکے تو ان کی رگ سے خون بہنے لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر اور تمام مسلمان انکی عیادت کو آئے [illegible]
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ خدا کی قسم میں ابو بکر اور عمر کے رونے کی آواز سنتی تھی عمر بن شرحبیل نے بیان کیا کہ سعد بن معاذ
کا زخم جب بہنے لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہہ رہا تھا پس ابو بکر رضی اللہ عنہ)
آئے اور کہا کمر ٹوٹ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاموش ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مروی ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے آئے تھے اور پوچھا کہ خدا کے نبی یہ کون شخص ہے جس کے واسطے آسمان کے دروازے
کھل گئے اور جس کی وجہ سے خدا کا عرش عظیم ہل گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکلے تو سعد کو بے جان پایا جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو دفن کیا اور ان کے جنازے سے لوٹے تو آپ کے آنسو آپکی داڑھی پر بہہ رہے تھے اور ہاتھ آپکا آپکی داڑھی میں تھا سعد کی ماں
سعد کو رو رہی تھیں اور کہتی جاتی تھیں ویل ام سعد سعدا براعۃ ونجدا ویل ام سعد سعدا صرامۃ وجدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رونے والیاں جھوٹی ہیں
سوا سعد کی رونے والی کے ہمیں ابو الفضل عبد اللہ بن احمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن الحصین احمد بن عبد اللہ بن بطر نے اجازۃً اگرچہ سماعاً نہیں
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الملک بن محمد ابو قلابہ رقاشی نے

سلہ ترجمہ سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو صاحب نسب و بزرگی تھے سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو صاحب [illegible] ہے۔

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے اعمش سے انھوں نے ابو سفیان سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے
خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے خدا کا عرش ہل گیا اعمش نے بیان کیا
ہم لوگوں سے ابو صالح نے جابر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے اسی حدیث کو بیان کیا ہے جابر سے لوگوں نے پوچھا کہ براء بیان کرتے
ہیں کہ سعد کی وفات سے تخت ہل گیا جابر نے جواب دیا کہ ان دونوں قبیلوں یعنی اوس اور خزرج کے درمیان کینے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی وفات کی وجہ سے خدا کا عرش ہل گیا ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انھوں نے ابو اسحق سے انھوں نے براء سے روایت
کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پارچہ حریر بھیجا گیا لوگ اسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے پوچھا کیا تم اس
سے تعجب کرتے ہو بیشک سعد کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں ترمذی نے کہا ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی
کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے قتادہ سے انھوں نے انس سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ جب سعد بن
معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا کہ اسکا جنازہ (سعد کا) ہلکا ہے اور یہ بنو قریظہ کے بارے میں حکم کرنے کی وجہ سے ہوا تھا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہنچی آپ نے فرمایا فرشتے انکو اٹھائے ہوئے تھے سعد بن ابی وقاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے اترے جنھوں نے زمین پر کبھی پیر نہیں رکھا تھا اور خدا نے انکو حق سے یہ مرتبہ عنایت کیا انکے
مقامات اسلام میں بڑے مشہور ہیں اور اگر ان کی کوئی خدمت بجز اسکے نہ ہو تو وہ بھی فخر کیواسطے کافی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کیطرف جانے
اور آپ کو قریش کے جمع ہونے کی خبر ہوئی آپ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا مقداد نے مشورہ دیا اور خوب دیا اور اسی طرح ابوبکر اور عمر نے
بھی مشورہ دیا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد انصار سے تھی کیونکہ یہی لوگ زیادہ تھے سعد بن معاذ نے کہا کہ غالباً آپ ہم لوگوں سے مشورہ لینا چاہتے ہیں
آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا کہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپکی تصدیق کی ہے اور ہم لوگوں نے گواہی دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور ہمنے
آپکی اطاعت کرنے پر اپنے قول دے دیے ہیں پس یا رسول اللہ آپ نے جس چیز کا ارادہ کیا ہے اسکو پورا کیجیے ہم آپکے ساتھ ہیں خدا کی قسم اگر آپ ہمکو لیکر
اس دریا میں گھس جائیں تو ہم بھی آپکے ساتھ اس میں گھس جائیں ہم میں سے ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہیگا اور ہم اسکو ناپسند نہیں کرتے کہ آپ ہمکو ہمارے دشمنوں سے
مقابلہ کرائیں ہم لڑائی میں بڑے صابر ہیں مقابلہ میں سچے ہیں شاید اللہ تعالیٰ آپکو ہم لوگوں سے وہ بات دکھائے جس سے آپکی آنکھ ٹھنڈی ہو پس آپ خدا کا نام لیکر
ہمیں ساتھ لے چلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے بیان سے خوش ہوئے اور اس تقریر نے آپکو دشمنوں کے مقابلہ کیواسطے آمادہ کر دیا۔

اور جو کچھ ہوا وہ مشہور ہے اور [illegible] کیواسطے کافی ہے سوا جو کچھ واقعات ہوئے ان سے قطع نظر کرو تو بھی۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

(۱) [illegible] ابن منده نے انکی روایت کردہ حدیث کو ابن لہیعہ کی روایت سے انھوں نے حبان سے انھوں نے اپنے والد سے

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ ظفری ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے ابن اسحق نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے ان لوگون کے ناموں میں جو انصار سے بدر میں شریک ہوئے تھے روایت کر کے ذکر کیا ہے کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ (بھی) تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہذیل اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ہذیم۔ حارث کے والد ہیں انسے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہے عثمان بن عمر نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے ابوخزامہ سے انھون نے حارث بن سعد بن ہذیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھون نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ بتائیے کہ دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور منتر جسے تعویذ میں ہم کرتے ہیں تقدیر الٰہی سے کچھ فائدہ دیتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ یہ بھی خدا کی تقدیر سے ہے اسکو لیث بن سعد سلیمان بن بلال اور ابن مبارک وغیرہ نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے ابوخزامہ سے (جو حارث بن سعد کی اولاد سے ہیں) انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور دونوں سندون میں فرق ہے کہ پہلی سند سعد تک ہوتی ہے اور دوسری سند کہ بیٹے حارث ہی تک ہے۔ ہم ہی اور یہ حدیث سعد بن قیس عنزی کے بیان میں گذر چکی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

بلال کے بیٹے ہیں ابوموسی نے بیان کیا ہے کہ طبرانی نے اس عنوان کو لکھکر کچھ حالات نہیں ذکر کیے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عمرو عبدی جزائی ہیں فلسطین ہی میں رہتے تھے ابومعاویہ حکم بن سفیان عبدی نے سعد بن وائل سے روایت کی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے اسکے واسطے جنت ہے حکم عبدی نے قبیلہ ربیعہ کے ایک شیخ سے انھون نے سعد ابن وائل سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب جہنی۔ ابن ابی اویس نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن عمرو بن سعد بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ انکے والد نے انکو انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ جاہلیت میں انکا نام غیان تھا اور انکے گھر والے (جسوقت یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کیواسطے آئے تھے) جہینہ کے ایک شہر غوا نامی میں تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے انکا نام دریافت کیا اور پوچھا کہ اپنے گھر والون کو کہاں چھوڑا ہے انھون نے جواب دیا میرا نام غیان (جسکے معنی گمراہ ہیں) ہے اور گھر والون کو مقام غوا میں چھوڑا ہے آپنے فرمایا بلکہ تم رشدان (یعنی راہیاب) ہو اور تمہارے گھر والے رشاد میں ہیں راوی کہتا ہے وہ شہر آجتک رشاد کے نام سے موسوم ہے اور وہ آدمی رشدان کے نام سے پکارا جاتا رہا۔ ابن کلبی نے بیان کیا کہ بنو غیان جاہلیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے پوچھا تم کون لوگ ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم بنو غیان ہیں آپ نے فرمایا بلکہ تم بنو رشدان ہو اور یہی نام

ان پر غالب ہوگیا اور گئی وہ دی جو خون کے تمام حصے میں تھی رتیہ کے نام سے موسوم ہوگئی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبان اور ابن مردویہ نے بروایت ابن عباس سے انکو سورۂ حشر کی تفسیر میں ذکر کیا ہے بنی نضیر میں سے بجز دو آدمیوں کے اور کوئی نہیں مسلمان ہوا ہمین سے ایک سفیان بن عمیر بن وہب اور دوسرے سعد بن وہب اپنے اموال کے سبب سے محفوظ رہے تو انکو بچا لیا تھا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن ثعلبہ بن زید بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے سعد بن زید اور سعد بن عمیر کے بیان میں پورے حالات گذر چکے ہیں بیشک دوبارہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(سیدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے انسے زیاد بن جبیر نے روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یونس بن عبید سے انھون نے زیاد بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جسکا نام سعد تھا زکوٰۃ لینے کے واسطے بھیجا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا [illegible] نے یونس بن عبید سے انھون نے زیاد بن جبیر سے انھون نے سعد سے روایت کی انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتون نے بیعت لی ایک عورت نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے شوہرون اور ہمارے لڑکون کے اموال میں سے ہمارے واسطے کیا حلال ہے آپ نے فرمایا کھجور کہ جسکو تر تر خرچ کردو یا ہدیہ دو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں انھون نے کہا کہ یحییٰ حمانی نے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص کی سند میں ذکر کیا ہے اور اسکو ثوری نے یونس سے انھون نے زیاد سے انھون نے سعد یعنی ابن ابی وقاص سے نقل کر کے بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعدی (رضی اللہ عنہ)

ابن منداہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے اونٹ کے متعلق روایت کرتے ہیں اور انھون نے اسکو ابن عدی سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعدی عورتون کے نامون میں سے ہے شاید مراد سعد ابن سعدی کا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سعر (رضی اللہ عنہ)

کنانی دؤلی ہیں انسے انکے بیٹے جابر نے روایت کی ہے روح بن عبادہ نے زکریا بن اسحٰق سے انھون نے عمرو بن ابی سفیان سے انھون نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی کہ علقمہ نے انکے والد کو انکی قوم پر افسر بنا کر مقرر کیا مسلم کہتے ہیں میرے والد نے مجھکو بھیجا کہ ایک گروہ کی زکوٰۃ وصول کر لینگے [illegible] پس میں ایک شیخ کے پاس آیا جسکو سعر کہتے تھے جو ایک گھاٹی میں تھا میں نے کہا میرے والد نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنے مواشی کی زکوٰۃ مجھکو دو انھون نے پوچھا اے میرے بھائی کے لڑکے کون حق لوگے میں نے جواب دیا کہ اچھا سا جانور دیکھ کے لینگے

ہوتے نے مانند اُن قسم رین گیا ہین اپنے مویشیون کے ساتھ تھا کہ دو آدمی اونٹ پر آگئے پیچھے سوار آئے اور کہا کہ ہم تمھاری طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہین تاکہ تم اپنے مویشیون کی زکوٰۃ ہمین دو مین نے پوچھا وہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ ایک بکری مین نے
ایسی بکری کا جو گوشت اور چربی سے پرتھی دینا چاہا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ شافع یعنی گابھن ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے گوشافع کے لینے سے منع کیا ہے مین نے پوچھا کہ پھر کون چیز لوگے انھون نے جواب دیا کہ بکری لینگے یکسالہ ہو یا دوسالہ ہو چنانچہ اسی قسم کی
ایک بکری نکال دی وہ دونون اسکو اپنے ساتھ لیکے چلے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعر شعبہ بن کنانہ کے بیٹے
قبیلہ اوردایل سے ہین انکی روایت یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ زکوٰۃ مین یکسالہ یا دوسالہ بکری لینا چاہئے ان لوگون کے بیٹے جابر نے روایت کی ہے
اور سعر دوسری نے بیان کیا ہے وہ سعر بن شعبہ ہین اور یہ لوگ انکے لڑکے ہین اس جگہ مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے جو کچھ بیان کیا ہے اس مین
چند غلطیان ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ ابو عمر نے سعر کے والد کا نام شعبہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ ثعلبہ کے بیٹے ہین اسیطرح اسکو
ابوداؤد سجستانی نے اپنی سنن مین نقل کیا ہے ہمین ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان
بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے ذکریا بن اسحاق مکی سے
انھون نے عمرو بن ابی سفیان جمحی سے انھون نے مسلم بن ثفنہ یشکری سے روایت کرکے خبر دی حسن نے بیان کیا ہے کہ
روح کہتے ہین کہ مسلم شعبہ کے لڑکے ہین انھون نے کہا کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو انکی قوم عرافہ کا عامل مقرر کیا اور انکو
حکم دیا کہ ان سے زکوٰۃ وصول کرین مسلم کہتے ہین میرے والد نے مجھکو ایک جماعت مین بھیجا مین ایک بوڑھے کے پاس جنکا
نام سعر تھا آیا اور کہا کہ مجھکو میرے والد نے تمھارے پاس زکوٰۃ لینے کے واسطے بھیجا ہے انھون نے پوچھا اے برادرزادے کس
قسم کا مال لوگے مین نے جواب دیا کہ پسند کرینگے یہانتک کہ ہم جانورون کے تھنون کو آزمائینگے سعر نے کہا کہ اے برادرزادے
مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون کہ مین ان گھاٹیون مین سے ایک گھاٹی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین مویشیون مین تھا کہ دو آدمی اونٹ پر سوار آئے اور کہا کہ ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمھاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم اپنے جانورون کی زکوٰۃ ادا کرو مین نے پوچھا کہ میرے اوپر ان جانورون مین کیا ہے انھون
نے جواب دیا کہ بکری مین نے ایک بکری کا قصد کیا جو گوشت اور چربی سے پرتھی اور اسکو دونون کے پاس نکال
لایا انھون نے کہا یہ شافع ہے اور ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شافع کے لینے سے منع کیا ہے مین نے پوچھا
پھر کون چیز تم لوگے انھون نے جواب دیا کہ ایک سالہ یا دوسالہ بکری چنانچہ ایک معتاط بکری نکال دیکھی معتاط اُس
بکری کو کہتے ہین جس نے ابھی تک بچہ نہ دیا ہو مگر جوان ہوگئی ہو پس انھون نے کہا کہ ہان یہ بکری زکوٰۃ مین
لینے کے قابل ہے اور اسکو اپنے ہمراہ اونٹ پر کرلیا پھر چلے گئے یہ ابوداؤد کی حدیث ہے اور انھون نے مسلم کے والد کا نام ثعلبہ بیان کیا ہے

اور کہا ہے کہ ابن علقمہ نے نائل مشترک کیا تھا اور ابو عمر کا بیان ہے کہ بشر بن سری نے کہا ہے کہ دوسرا ابن شعبہ ہے تو یہ بشر راوی کی بے حد کرنے کے واسطے کہا ہے کیونکہ انھون نے شعبہ کی جگہ نقنہ بیان کیا اور یہ بشر کا قول کہ وہ شعبہ ہیں مسلم کے نسب میں ہے نہ سعد کے نسب میں (جیسا کہ ابو بکر کو وہم ہوگیا) پھر ابو عمر نے شعبہ بن کنانہ بیان کیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ قبیلہ کنانہ سے ہیں اور انھون نے بن کو ابن سے بدل دیا ہے (جس سے قبیلہ کنانہ سے ہونے کی جگہ پسر کنانہ ہو گیا) ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ یا راستی حبذا اور شفیہ میں ہے حالانکہ اسکو سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا تھا بلکہ انھون نے اسکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدون سے کی تھی اور کسی نے اس بات کو نہین ذکر کیا کہ وہ آپ کی خدمت مین رہے ہون یا آپ کو دیکھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ علقمہ نے انکے والد کو نائل مشترک کیا تھا اور صحیح نافع بن علقمہ ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ایاس۔ انکی کنیت ابو عمرو ہے۔ شیبانی۔ مخضرم تھے۔ (مخضرم) اسکو کہتے ہیں جسنے حضرت کا زمانہ پایا ہو مگر آپ کو دیکھا نہو۔ طبرانی نے انکا نام سعید بیان کیا ہے اور انکا سعد کے باب مین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید جشمی ہیں۔ انکا شمار اہل حمص مین ہے عطیہ بن سلیم بن سعید ابو حبیب جشمی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی اور نیز عطیہ سے بروایت سلیم مروی ہے (ان دونون سندون مین یہ فرق ہے کہ پہلی روایت عطیہ کے دادا سعید تک پہونچتی ہے اور دوسری سند عطیہ کے والد سلیم تک) کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے آپ نے انکا نام سلیم رکھا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن بختری۔ انکا تذکرہ ابن خزیمہ نے صحابہ مین کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انھون نے ہکیلانی سے انھون نے سعید بختری سے روایت کی کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے اور وہ خدا کی پناہ مانگ رہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس سے گذرے اور اس غلام نے کہا کہ مین خدا کے رسول کی پناہ مانگتا ہون۔ انھون نے مارنا چھوڑ دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس غلام نے خدا کی پناہ مانگی تمنے اسکو نہ چھوڑا اور اسنے میری پناہ مانگی تمنے اسکو چھوڑ دیا۔ حالانکہ خدا اپنی پناہ مانگنے والون کی حمایت کرنیوالا ہے۔ سعید نے کہا کہ مین آپ کو گواہ بناتا ہون کہ وہ خدا کے واسطے آزاد ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہارے چہرے کو آگ جھلسا دیتی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ انصاری۔ خزرجی ہیں۔ ابو بکر بن ابی شیبہ نے حسن بن موسی سے انھون نے لیث سے انھون نے عقیل سے انھون نے زہری سے انھون نے عروہ بن زبیر سے انھون نے اسامہ ابن زید سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے پیچھے سوار کیا تھا جس وقت آپ سعد بن عبادہ اور سعید بن حارث بن خزرج کی عیادت کو جاتے تھے (یہ واقعہ) غزوہ بدر سے پہلے کا ہے) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ میرا

لُمان ہے کہ اسمین وہم ہے۔ اور حدیث صحیح روایت مین یون ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر سعد بن عبادہ کی عیادت کو نے قبیلہ بنو حارث بن خزرج مین گئے اور ابو عمر نے ان لوگون کی جنھون نے اسمین وہم کیا ہی پیروی کی ہے اور وہم اسمین ابن وضاح کی طرف منسوب ہے کیونکہ انھون نے اسکو اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور اسکو ایک جماعت نے (جنمین سے یونس اور شعبہ اور معمر اور عقیل وغیرہم ہین) زہری سے صحیح طریقہ پر نقل کیا ہی جیسا ہمنے اسکو ذکر کیا ہی

(سیدنا) **سعید** رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ قریشی سہمی ہین۔ انکی والدہ خاندان بنو سواءۃ سے تھین۔ ابو نعیم اور زبیر نے بیان کیا ہی کہ انکی والدہ ضعیفہ بنت عبد عمرو بن عروہ بن سعید بن حزیم بن سعد بن سہم تھین۔ انھون نے اور انکے تمام بھائیون نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ او زبیر نے ان مین سے ہر ایک کو اپنے باب مین ذکر کیا ہی انھین مین سے تمیم بن حارث ہین یرموک کے معرکہ مین رجب ۱۵ھ مین شہید ہوے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی انکی اولاد منقطع ہو گئی۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ اجنادین مین شہید ہوے تھے اسکو عروہ اور ابن شہاب نے بیان کیا ہی مین کہتا ہون کہ انلوگون مین یرموک اور اجنادین اور فحل مین شہید ہوے انمین اکثر اختلاف واقع ہوتا ہی اور یہ مقامات ملک شام مین ہین اور اسی طرح مورخون مین اختلاف ہی کہ ان واقعات مین سے کون واقعہ ایک دوسرے سے پہلے ہوا۔ اس اختلاف کا سبب یہ ہی کہ یہ واقعات قریب قریب واقع ہوے تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **سعید** (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہین۔ انکو بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ ابن ابی زائدہ نے صالح بن صالح سے انھون نے سعید بن حاطب سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے اور جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تھے پھر موذن اذان کہتا تھا جب فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے حسن بن صالح نے اپنے والد سے انھون نے سعید بن حاطب سے اس سے زیادہ روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) **سعید** (رضی اللہ عنہ)

ابن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی ہین۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوے۔ یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے بڑے تھے فتح مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ اسوقت انکی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ پھر کوفہ مین اقامت گزین ہوے اور خراسان مین جہاد کیا اور مقام حیرہ مین شہید ہوے۔ ان کے ایک غلام نے انکو شہید کیا تھا ابن مندہ کا بیان ہی کہ یہ کوفہ مین فوت ہوے اور انکی قبر کوفہ مین ہی اور انکی کوئی اولاد نہین ہی ابن ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد نے بجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین قیس بن ربیع نے عبد الملک ابن عمیر سے انھون نے عمرو بن حریث سے انھون نے اپنے بھائی سعید بن حریث سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جائداد یا مکان فروخت کیا اور اسکی قیمت کو اسی کی مثل مین نہ صرف کیا تو اسمین برکت نہوگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) **سعید** (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین۔ علقمہ بن وقاص نے عائشہ سے روایت کی وہ کہتی تھین ہم حج یا عمرہ سے آئے تو ہمسے انصار کے لڑکے ملے اور انھون نے سعید بن حصین

کو انکی بیوی کی وفات کی خبر دی وہ رونے لگے۔ عایشہ کہتی ہین مین نے اُنسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور سابقین میں سے ہو تمکو کیا ہو گیا ہے کہ ایک عورت کیواسطے رو رہے ہو انھون نے جواب دیا کہ تمنے سچ کہا مین سعد بن معاذ کے مرنیکے بعد (اب) کسی پر رو ونگا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سعد ابن معاذ کی وفات سے عرش ہلگیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن حیدہ۔ قشیری۔ کندیر کے والد تھے۔ انسے انکے بیٹے کندیر نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین زمانہ جاہلیت مین حج کر رہا تھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور کہتا تھا۔ یارب رد راکبی محمدا ۞ ردہ الی واتخذ عندی یدا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعید حیدہ کے بیٹے ہین اور بجائے قشیری کے باہلی ذکر کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ ابو کندیر سے ایک حدیث عبدالمطلب کے قصہ مین مروی ہے جب انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمسنی مین گم کر دیا تھا اور اسی کے مثل ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف۔ قریشی۔ اموی ہین۔ سرزمین حبش مین جب انکے والد اس طرف ہجرت کر کے گئے تھے پیدا ہوے تھے۔ یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے حبشہ مین اقامت کی تھی یہانتک کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیون مین آئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ اور نیز ابو احمد عسکری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی راشد جمحی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت (حدیث) کی ہے۔ انسے عبدالرحمن بن سابط اور ابو الزبیر نے روایت کی ہے۔ یونس بن حبان نے عبدالرحمن بن سابط سے انھون نے سعید بن ابی راشد سے روایت کی انھون نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین خسف اور مسخ اور قذف ہو گا (خسف کے معنی زمین مین دھنسا مسخ کے معنے صورت بدل جانا قذف کے معنے تہمت لگانا مراد اس سے تہمت زنا ہے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ انصاری ہین۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب احمد بن عباس اور جعفر بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ان لوگون کے نامون کے بیان مین جو جنگ یمامہ مین خاندان بنو حجبا سے شہید ہوے تھے سعید بن یربوع بن عدی بن مالک (بھی) انھین مین سے ہین۔ طبرانی نے بھی ابن شہاب سے اسیطرح روایت کی ہے مگر انھون نے بیان کیا ہے کہ وہ انصار سے پھر اوس سے پھر بنو عمرو بن عوف سے ہین۔

۱؎ ترجمہ اے میرے رب میرے سوار ہونیوالے یعنی محمد کو واپس لادے اور میرے ساتھ احسان کر۔ یہ شعر عبدالمطلب کے ہین جب آنحضرت گم ہوگئے تھے ۱۲

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ انسے عیسی بن عبداللہ نے روایت کی کہ وہ ثقیف کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان لوگوں کے واسطے مسجد میں خیمہ نصب کیا گیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے۔ آپنے ان لوگوں کو باقی روزے رکھنے کا حکم دیا اور گذشتہ کی قضا کا حکم نہیں دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ صحیح وہ حدیث ہے جو عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی نے وفد کے بعض آدمیوں سے نقل کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جب ہم مسلمان ہو گئے تو بلال ہمارے پاس آتے تھے اور ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باقی رمضان کے روزے رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے افطار اور سحری کا سامان منگاتے تھے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیش بن ثابت بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ یہ اور بنوغنم امیہ میں مل جاتے ہیں۔ یہ یزید بن رقیش کے بھائی ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ یہ اگلے مہاجرین میں ہیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب مہاجرین پے در پے مل کر آنے لگے بنوغنم بن دودان مسلمان تھے انکے مرد اور عورتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف ٹوٹ پڑے انہیں میں سے سعید بن رقیش تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی اور ابو عمر نے کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے۔ اور انھوں نے انکو سعید بن رقیش انصاری بتایا اور بنوغنم بن دودان کا بتایا ہے اور انسے وہم ہو گیا ہے کیونکہ بنوغنم قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے ہیں نہ انصار سے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد دلائی۔ انکا ذکر خطیب ابو بکر احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے جمیل بن زید سے انھوں نے سعید بن زیاد دلائی سے روایت کر کے کیا ہے۔ یہ صحابیؓ ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے شادی کی اور اسکے پاس گئے اور اسکو کپڑے اتارنے کا حکم دیا اسنے اتارا آپنے اسکے سفید (داغ) دیکھے حدیث آخر تک بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس روایت میں اسی طرح ہے۔ اور ان صحابی کے نام میں جمیل پر اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگوں نے سعد بن زید اور بعض نے زید بن کعب اور بعض نے کعب بن زید بیان کیا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن سعد۔ انصاری اشہلی ہیں اور بعض لوگوں نے سعد بن زید بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن عبدالوہاب جمحی نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ کی روایت سے نقل حدیث کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ہم میں سے ایک آدمی نے جنکا نام محمد بن سلیمان بن محمد بن مسلمہ ہے سعید بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نجرانی تلوار ہدیہ کی جو انکو محمد بن مسلمہ نے دی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انھیں وہم کیا ہے اور صحیح سعدؓ ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ قرشی عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

کہ چچا کے بیٹے ہیں دونوں انھیں میں ملجاتے ہیں۔ انکی والدہ فاطمہ بنت بعجہ بن ملیح خزاعیہ تھیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے انکو فاطمہ بنت خطاب انکی
تھیں اور انکی بہن عاتکہ بنت زید عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔ عاتکہ کے پہلے خاوند عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے قتل کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے انسے
شادی کی تھی۔ سعید کی کنیت ابوالاعور اور بروایتے ابوثور تھی لیکن پہلی کنیت زیادہ مشہور ہے۔ سعید اور انکی بیوی فاطمہ بنت خطاب شروع اسلام ہی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے اور یہی فاطمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب ہوئی تھیں جیسا کہ ہم اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالی
لکھینگے۔ یہ مہاجرین اولین سے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابی بن کعب کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا۔ بدر میں نہیں شریک ہوئے تھے۔ اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اور اجر لگایا تھا۔ کیونکہ وہ حاضر نہ ہو سکے یہ وجہ انکی یہ تھی کہ یہ (مدینہ) میں نہ تھے شام میں تھے بدر کی لڑائی کے بعد آئے
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اور اجر لگایا۔ اسکو موسی بن عقبہ اور ابن اسحق نے بیان کیا ہے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بدر جانے سے پہلے طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید کو شام کے راستہ کی طرف خبریں دریافت کرنیکے واسطے بھیجا تھا پھر دونوں مدینہ کی طرف لوٹے اور واقعہ بدر کے دن وہاں
پہونچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا حصہ اور اجر لگایا۔ اور زہری نے بھی اسیکے مثل بیان کیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے تھے لیکن
پہلا قول صحیح ہے۔ اور بدر کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہمیں ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن خلیفہ سعد بن علی انصاری دمشقی اور قاضی ابونصر
عبدالرحیم بن ابی الحسن بن شاہدہ وغیرہما نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوعبداللہ
حسین بن احمد بن علی بیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوعلی محمد بن اسماعیل بن محمد عراقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمن بن عباس مخلص
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن عبدالحمید حمانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے دراوردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں
عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد حمید سے انھوں نے انکے دادا عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں اور طلحہ جنت میں ہیں اور زبیر جنت میں ہیں اور عبدالرحمن بن عوف
جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ اور سعید بن زید سے بھی اسی کے مثل
مروی ہے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے
انھوں نے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے انھوں نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے انھوں نے سعید بن زید سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مار ڈالا گیا وہ شہید ہے۔ یہ مستجاب الدعوات تھے چنانچہ ایک مرتبہ اروی بنت اویس نے مروان بن حکم سے جو حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم مدینہ تھا انکی شکایت کی کہ انھوں نے میری زمین ظلم سے لے لی۔ مروان نے انکے پاس آدمی بھیجا انھوں نے جواب دیا
کیا تم مجھکو خیال کرتے ہو کہ میں اسپر ظلم کرونگا حالانکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک بالشت زمین ظلم سے لی سات
زمینوں کا طوق قیامت کے دن اسکی گردن میں ہوگا۔ اے اللہ اگر وہ جھوٹی ہو تو اسکو اندھا کرکے مار اور اسکی قبر اسکے کوئیں میں کر۔ پس وہ نہیں مری
یہانتک کہ اسکی آنکھ جاتی رہی اور ایکدن اپنے مکان میں چلی جاتی تھی کہ اپنے کوئیں میں گر گئی اور وہی کنواں اسکی قبر بن گیا اور اسی کا یہ اثر ہوا کہ اہل مدینہ میں یہ مثل ہو گئی تھی کہ

یعنی خدا انکو اندھا کرے جیسا کہ (اس عورت) اروی کو اندھا کر دیا پھر جاہل لوگ کہنے لگے اعماک اللہ کما اعمی الاروی یعنی خدا تمکو اندھا کرے جیسا کہ اروی کو
(جو ایک زمین ہوتی ہے) اور عوام کے خیال کے موافق وہ اندھی ہے اندھا کر دیا اور یہاں لوگوں کی جہالت ہے یہ یہ کہا اور حصار دمشق میں شریک ہوئے تھے انسے ابن عمر اور
عمرو بن حریث اور ابو الطفیل اور عبد اللہ بن ظالم مازنی اور زر بن حبیش اور ابو عثمان نہدی اور عروہ بن زبیر اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبد الوہاب
بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حصین بن عبد الرحمن نے ہلال بن یساف سے انھوں نے عبد اللہ بن ظالم تمیمی سے انھوں نے سعید بن زید
بن عمرو بن نفیل سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ نو آدمی اہل جنت سے ہیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ وہ نو شخصوں میں سے ہیں اور
اگر میں دسویں کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں انھوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) حرا ہلنے لگا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے حرا ٹھہر جا کیونکہ تجھپر سوا نبی یا صدیق
یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے سعید نے کہا کہ رسول خدا اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور میں تھا سعید بن جبیر نے بیان
کیا ہے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید کا مقام قتال میں رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے آگے اور نماز میں آپکے پیچھے
رہتا تھا سعید کی وفات ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر میں ہوئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ۵۲ھ میں مدینہ کی اطراف میں مقام عقیق میں انتقال ہوا۔ اور بعض
لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا انتقال مدینہ میں ہوا لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ عبد اللہ بن عمر سعید کے جنازہ پر گئے اور انکو غسل دیا اور خوشبو ملی اور انکی نماز پڑھائی۔ اسکو
نافع نے بیان کیا ہے اور عائشہ بنت سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے سعید بن زید کو غسل دیا اور انکے خوشبو ملی پھر گھر میں آکر غسل کیا جب باہر نکلے بیان کیا
کہ میں نے سعید کو نہلانے کی وجہ سے غسل نہیں کیا بلکہ میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا ہے۔ سعید کی قبر میں سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اترے تھے اور ابن عمر نے نماز پڑھائی
تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عبادہ۔ انصاری ساعدی۔ انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا ہے۔ یہ اور انکے والد اور انکے بھائی قیس صحابی تھے۔ انسے انکے بیٹے شرحبیل اور ابو امامہ
ابن سہل نے روایت کی ہے۔ محمد بن اسحاق نے یعقوب بن عبد اللہ بن اشج سے انھوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت
کی ہے انھوں نے کہا کہ ہمارے گھروں میں ایک حقیر کمزور بیمار آدمی تھا ہمارے نہیں چونکا یا قبیلہ کو مگر اس حال میں کہ وہ انکی لونڈیوں میں سے ایک کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا
پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو حد مارو ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم اسکو حد لگائینگے تو وہ مر جائیگا کیونکہ وہ ضعیف ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ خرمے کی ایک شاخ جسمیں سو شاخیں ہوں اسکو لیکر ایک مرتبہ اسکے مارو۔ اسکی روایت ابو الزناد اور زہری نے ابو امامہ سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے۔ اور
ابن عیینہ نے ابو الزناد سے اسکو نقل کیا ہے اور یحیی بن سعید نے ابو امامہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے اسکی روایت کی ہے۔ لیکن مشہور (ابو امامہ سے) مرسل ہے۔ اور
ابو معشر نے محمد بن عمرو بن شرحبیل سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سعید بن سعد سے اسکے مثل روایت کی ہے انکا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس ۔ قریشی ہیں انکی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ۔ خالد بن ولید اور ابوجہل بن ہشام کی پھوپھی تھیں جو طائف میں شہید ہوئے ۔ یہ فتح مکہ سے کچھ پہلے مسلمان ہوئے تھے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن انکو بازار مکہ پر مقرر کیا تھا اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف گئے یہ آپکے ہمراہ گئے تھے اور اسی معرکہ میں شہید ہو گئے ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ۔ رعلی ۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے انھوں نے مدائنی کے رجال سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو سوارقیہ کے باغ اور محل بلا شرکت غیرے عنایت کئے اور جو شخص انکے حق میں مزاحمت کرے اسکا حق نہیں ہے اور تحقیق کا ہے اور خالد بن سعید نے یہ تحریر لکھی ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن قیس بن عامر بن عباد اور بعض لوگوں نے عبید بیان کیا ہے اور یہی درست ہے ابن ابجر یعنی خدرہ انصاری خدری ثمرہ بن جندب کے اخیافی بھائی ہیں ۔ ان سے انکے دونوں بیٹوں عقبہ اور عبد الملک نے روایت کی ہے ۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے ۔ اوزاعی نے ثابت بن عمیر سے انھوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے عبد الملک بن سعد بن سوید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ یعنی گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ایک سال تک اسکو پہچنواؤ پھر اسکی گرہ اور بند کی حفاظت کرو اسکے بعد اس سے نفع اٹھاؤ ۔ لیکن صحیح وہ ہے جسکی روایت ربیعہ نے منبعث کے غلام یزید سے انھوں نے زید بن خالد جہنی سے کی ہے ۔ ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے منبعث کے غلام یزید سے انھوں نے زید ابن خالد سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسکو ایک سال تک پہچنواؤ آخر حدیث تک منبعث کے غلام یزید سے متعدد وجوہ سے یہ حدیث مروی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار ۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے اور ابو معشر اور ابن اسحاق نے سعد بن سہیل بیان کیا ہے ۔ بدر میں شریک ہوئے تھے ۔ ہم انکو سعد کے باب میں ذکر کر چکے ہیں ۔ انکا تذکرہ ابو معشر نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ ۔ اکرمین کندی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے ۔ انکے ہمراہ وفد میں انکے بھتیجے معروف بن قیس ابن شرحبیل تھے اور یہ معروف مرتد ہو گئے تھے اور ارتداد ہی کی حالت میں مقام نجیر میں قتل کئے گئے ۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عاص ابن ابی سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف - قریشی اموی - انکے دادا ابو احیحہ کی کنیت سے مشہور تھے اور قریش کے اشراف لوگون مین سے تھے سعید کی والدہ ام کلثوم بنت عمرو بن عبد اللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی - عامر یہ تھین - سعید ہجرت کے سال پیدا ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین بلکہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوے - انکے والد عاص بدر کے دن بحالت کفر مارے گئے - علی بن ابی طالب نے انکو قتل کیا تھا عمر بن خطاب کہتے ہین مین نے عاص بن سعید کو بدر کے دن دیکھا وہ مثل شیرون کی طرح کچ رہے تھے حضرت علی نے انکو قید کیا اور انکو قتل کر ڈالا - عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدن سعید بن عاص سے کہا مین نے تمہارے والد کو نہین قتل کیا بلکہ مین نے اپنے ماموں عاص بن ہاشم کو قتل کیا تھا اور مین مشرک کے قتل کرنے سے معذرت نہین کرتا ہون - سعید بن عاص نے کہا اگر تم انکو قتل کرتے تو تم حق پر تھے اور وہ باطل پر تھے - عمر نے انکے جواب سے تعجب کیا - سعید کے دادا ابو احیحہ جب عمامہ باندھتے تھے انکی بزرگی کی وجہ سے کوئی اس رنگ کا عمامہ نہ باندھتا تھا - اور یہ ذوالتاج کے لقب سے مشہور تھے - اور یہ سعید قریش کے اشراف اور اسخیا اور فصحا مین سے تھے - یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے قرآن کو حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے حکم سے لکھا تھا - انکو حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے ولید بن عتبہ بن ابی معیط کے بعد کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا اور طبرستان پر جہاد کرکے اسکو فتح کیا اور جرجان پر حملہ کیا اسکو (بھی) فتح کرلیا یہ واقعہ ۲۹ھ یا ۳۰ھ مین ہوا - آذربائجان نے عہد توڑ دیا تھا انھون نے اسکو بھی لڑکر فتح کیا - جب (عثمان) شہید ہوے یہ خانہ نشین ہوگئے اور فتنون سے کنارہ کشی کی نہ جنگ جمل مین شریک ہوے اور نہ صفین مین - اور جب حضرت معاویہ کی حکومت مستحکم ہوگئی انکے پاس آئے انکی حضرت معاویہ کے ساتھ بہت طول طویل گفتگو ہوئی حضرت معاویہ نے انکو انکے جنگون مین نہ شریک ہونے پر عتاب کیا اور انھون نے معذرت کی اور حضرت معاویہ نے انکے عذر کو قبول کرلیا پھر انکو مدینہ کا والی کیا - اور جب مروان کو مدینہ سے معزول کرتے تو انکو والی کردیتے اور جب انکو معزول کرتے تو مروان کو والی کرتے - یہ بہت ہی سخی اور فیاض تھے - جب انسے کوئی سائل سوال کرتا اور انکے پاس کچھ نہ ہوتا تو یسرت کے وقت تک کیلیے قرض کی دستاویز لکھدیتے - اور اپنے بھائیون کو ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ جمع کرکے دعوت کرتے اور خلعت تقسیم کرتے اور انکے پاس عطیہ روانہ کیا کرتے اور انکے بال بچون کے ساتھ بہت احسان کرتے تھے اور ہر شب جمعہ کو کوفہ کی مسجد مین اپنے غلام کو اشرفیون کی توڑے دیکر بھیجا کرتے تھے کہ اسکو نمازیون کے آگے رکھ آوے کوفہ کی مسجد مین جمعہ کی رات کو نمازیون کی بہت کثرت ہوتی تھی - الغرض بہت بزرگ تھے ان سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر اور عثمان اور عائشہ سے روایت کی ہے - اور انسے انکے دونون بیٹون یحیی اور عمر اشدق اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عروہ نے روایت کی ہے - ابن شہاب نے یحیی بن سعید بن عاص سے انھون نے اپنے والد سعید سے روایت کی انھون نے کہا کہ ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت چاہی آپ حضرت عائشہ کی چادر مین لیٹے ہوے تھے آپنے انکو اجازت دیدی اور آپ اسی حالت مین رہے اور وہ اپنی ضرورت پوری کرکے پھر واپس چلے گئے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی آپنے انکو اجازت دیدی اور اسی حالت مین (لیٹے) رہے اور وہ اپنی حاجت پوری کرکے پھر واپس چلے گئے - عثمان کہتے ہین پھر مین نے آپسے اجازت چاہی آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑونکو درست کرلیا اور مین اپنی حاجت پوری کرکے واپس چلا آیا - عائشہ نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ابو بکر اور عمر کی وجہ سے آپ نہین سنبھلے جیسا کہ عثمان کیلیے سنبھلکر بیٹھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ عثمان حیادار آدمی ہین اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر مین اپنی اسی حالت پر رہون تو وہ اپنی حاجت کو نہ پورا کرین - سعید بن عاص کا انتقال ۵۹ھ مین ہوا - جب انکی

وفات کا وقت آیا تو انھون نے اپنے لڑکون سے پوچھا کہ تم مین سے کون میری وصیت کو قبول کریگا۔ انکے بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے میرے والد مین قبول کرتا ہون۔
سعید نے کہا اس مین میرے قرضہ کا ادا کرنا ہے انھون نے پوچھا تمھارا قرضہ کتنا ہے انھون نے کہا کہ اسی ہزار اشرفیان انکے بیٹے نے پوچھا کہ کس کام مین اسکو لیا تھا
سعید نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کسی کریم کی حاجت پوری کرنے مین اور اس شخص کی حاجت روائی مین جو حاجتمند تھا اگر سوال کرنے سے شرم کرتا اسکا خون جسکے چہرے تک آتا
تو مین نے انکی حاجت انکے مانگنے سے پہلے پوری کر دی۔ ابو احیحہ کی ذریت ان سعید کے سوا سب منقطع ہو گئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ
خالد بن سعید نے بھی اولاد چھوڑی ہے اور انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح۔ قرشی جمحی۔ یہ نسب بیان کرنیوالون کا قول ہے مگر ابن کلبی نے ربیعہ اور سعد بن جمح کے درمیان مین
حذیج کا نام بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سلامان بن ربیعہ بن حذیج بن سعد۔ زبیر نے کہا ہے کہ یہ کلبی کی اور ہر اس شخص کی جس نے اسکو بیان کیا ہے غلطی ہے کیونکہ حذیج کے
لڑکیون کے سوا کوئی لڑکا تھا ہی نہین سعید کی والدہ اروی بنت ابی معیط عقبہ کی بہن تھین۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ سعید واقعہ خیبر سے پہلے سلمان
ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور خیبر اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے۔ یہ زاہد اور بزرگ صحابہ مین سے تھے۔ انھون نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کو ایکدن نصیحت کی انھون نے انسے پوچھا کہ کون شخص اسکی طاقت رکھتا ہے سعید نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین آپ طاقت رکھتے ہین کیونکہ آپ
بیان کرینگے اور لوگ آپکی پیروی کرینگے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انکو حمص کا والی مقرر کیا تھا انکو خبر پہونچی کہ سعید کو جنون ہو جاتا ہے عمر نے انکو اپنے پاس آنیکا حکم
دیا جب وہ آئے تو انکے ساتھ سوائے عصا اور پیالہ کے کچھ نہ دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انسے پوچھا کہ تمھارے پاس اسکے سوا کچھ نہین ہے جسکو مین دیکھ رہا ہون۔
سعید نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔ لاٹھی پر اپنا توشہ اٹھاتا ہون اور پیالہ مین کھاتا ہون۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپکو جنون ہے۔
سعید نے جواب دیا نہین حضرت عمر نے پوچھا کیا ہے وہ بیہوشی جسکی خبر مجھکو پہونچی کہ تمکو ہو جاتی ہے۔ سعید نے جواب دیا کہ خبیب بن عدی جب دار پر کھینچے گئے قریش کو
بددعا دی اور مین بھی انھین مین تھا تو کبھی مین اسکو یاد کرتا ہون تو میرے حواس جاتے رہتے ہین یہانتک کہ مجھپر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے سعید سے کہا کہ تم اپنے عہدہ پر واپس جاؤ انھون نے انکار کیا اور انکو قسم دی کہ مجھکو معاف کر دو۔ بعض لوگ کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو معاف کر دیا
اور بعض کا بیان ہے کہ جب ابو عبیدہ اور معاذ اور یزید کا انتقال ہو گیا حضرت عمر نے سعید کو حمص کا والی کیا اور مرتے وقت تک یہ انکے والی رہے اور بعض لوگون نے بیان کیا
ہے کہ عیاض بن غنم فہری نے انکو اپنا قائم مقام کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو برقرار رکھا۔ مروی ہے کہ جب یرموک مین رومیون کا مجمع زیادہ ہوا
ابو عبیدہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کمک طلب کی حضرت عمر نے سعید بن عامر بن حذیم کو کمک کے واسطے روانہ کیا۔ زہد مین انکی عجیب و غریب خبرین ہین ہم انکو
طوالت دینا نہین چاہتے۔ ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن
ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بغدادی
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن نوح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مالک بن دینار نے شہر بن حوشب سے روایت کرکے خبر دی

انھون نے کہا کہ جب عمر حمص مین پہنچے اہالی حمص کو حکم دیا کہ اپنے یہان کے فقیرون کے نام لکھکر پیش کرین کا تبون نے (لکھکر) پیش کیا آمین سعید بن عامر کا (بھی) نام تھا۔ حضرت عمر نے پوچھا سعید بن عامر کون شخص ہین ان لوگون نے جواب دیا اے امیر المومنین (وہ) ہمارے سردار (ہین) حضرت عمر نے پوچھا کیا تمھارے سردار فقیر ہین ان لوگون نے جواب دیا ہان۔ حضرت عمر نے تعجب کیا اور کہا تمھارا سردار محتاج کیونکر ہوگا کہان گئی انکی تنخواہ اور کہان گیا انکا وظیفہ لوگون نے جواب دیا اے امیر المومنین وہ کوئی چیز اپنے پاس نہین رکھتے ہین یہ سنکر عمر رو پڑے پھر ایک ہزار دینار تھیلی مین کر کے سعید کے پاس روانہ کیے اور فرمایا انکو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ امیر المومنین نے اسکو تمھارے پاس بھیجا ہے اس سے اپنی حاجت مین مدد لو راوی کہتا ہے کہ قاصد ان تھیلیون کو لیکر انکے پاس آیا انھون نے اسکی طرف دیکھا تو وہ اشرفیان تھین (یہ دیکھکر) وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگے انسے انکی بیوی نے پوچھا تمھارا کیا حال ہے کیا امیر المومنین کو کوئی مصیبت پہونچی انھون نے جواب دیا کہ اس سے بھی زیادہ بڑی مصیبت ہے انکی بیوی نے کہا کہ کیا کوئی نشانی ظاہر ہوئی انھون نے کہا اس سے بھی زیادہ انکی بی بی نے کہا کہ کیا قیامت کی کوئی بات ظاہر ہوئی انھون نے جواب دیا اس سے بھی بڑھکر انکی بیوی نے پوچھا پھر تمھارا کیا حال ہے انھون نے جواب دیا دنیا میرے پاس آئی ہے فتنہ میرے پاس آیا ہے اور ایسے بہر طرف سے مجھے گھیر لیا ہے۔ سعید کی بیوی نے کہا آمین تم جو چاہو کرو سعید نے اپنی بیوی سے پوچھا کیا تمھارے پاس مدد ہے انکی بیوی نے جواب دیا ہان۔ انھون نے دینار دنکو تھیلی مین بھر کر ایک جھوڑے مین ڈالدیا پھر رات بھر نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ صبح ہوگئی پھر اسکو لیکر مسلمانون کے لشکر کے سامنے گئے اور سب دینار دنکو بانٹ دیا۔ سعید سے انکی بیوی نے کہا کاش کچھ روک رکھتے جس سے (اپنی ضرورتین) اعانت لیتے۔ سعید نے اپنی بیوی کو جواب دیا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جنت کی عورتون مین سے ایک عورت زمین کی طرف نکلے تو تمام زمین کو مشک کی خوشبو سے بھر دے پس مین خدا کی قسم اپنے سے کیونکر انسیا ترک کرونگا۔ انکی وفات قیساریہ ملک شام مین ۱۹ھ مین ہوئی (اسوقت) یہ وہان کے سردار تھے اسکو ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے ابو نعیم نے بیان کیا ہے مقام رقہ مین انکی وفات ہوئی اور وہین انکی قبر ہے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات حمص مین عیاض بن غنم کے بعد والی ہونیکی حالت مین ہوئی بعض لوگون نے کہا کہ انکی وفات ۲۰ھ مین اور بعض نے کہا کہ ۲۱ھ مین ہوئی۔ انکی عمر چالیس برس کی تھی۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی انسے عبدالرحمن بن سابط نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء مہاجرین تمام لوگون سے ستر برس پہلے جنت مین داخل ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد العزیز ہے۔ انکا شمار صحابہ مین ہے انسے انکے بیٹے عبد العزیز نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پانچ شخصون کے بارہ مین دریافت کیا گیا جو سفر مین تھے اور ایک آدمی نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا پھر انکو نماز پڑھائی آپنے اس فعل کو اچھا نہین بدلا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

بن عبد بن قیس اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سعید بن عبید بن قیس بن لقیط بن عامر بن ربیعہ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عامر بن امیہ بن حارث بن فہر۔ قرشی فہری قدیم الاسلام اور حبشہ کے دوسری بار ہجرت کرنے والون مین ہین اس مین سب کا اتفاق ہے اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر و اور

اور ابو موسی نے لکھا ہے مین کہتا ہون اسی طرح انکا نسب ابو عمر اور ابو موسی نے بیان کیا ہی اور جو کچھ ابن کلبی نے اس نسب مین بیان کیا ہے یعنی انھون نے کہا کہ نافع عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر اور کہا حارث بن فہر کے بیٹے ودیعہ اور ضبہ اور ظرب ہین اور ظرب کے بیٹے عائش اور امیہ ہین اور امیہ سے عامر پیدا ہوے اور عامر ابن امیہ سے عبد اللہ اور لقیط پیدا ہوے پس یہ سیاق بیان منع کرتا ہی کہ لکھنے والون نے اہین غلطی کی ہو۔ اور زبیر بن بکار نے انکا نسب بیان کیا ہی کہ حارث بن فہر سے ودیعہ اور ظرب پیدا ہوے اور ظرب بن حارث سے امیہ پیدا ہوے پھر انھون نے کہا کہ امیہ کی اولاد سے نافع بن عبد قیس ابن لقیط بن عامر بن امیہ ہین ہبار بن اسود کیساتھ انکا نام بھی زینب بنت رسول خدا صلعم کیساتھ نکاح کرنے کیواسطے آیا گیا تھا کلبی نے انکے نسب مین اسبات پر موافقت کی ہی کہ نسب بیان کرنے والے اس سے زیادہ اختلاف کرتے ہین اور ہمنے چاہا کہ اس بات پر ہم تنبیہ کردین واللہ اعلم

(سیدنا) **سعید** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید ثقفی طائفی۔ طائف کے دن انکو تیر مارا گیا اور انکی ناک پر لگا۔ انسے انکے بیٹے اسماعیل نے روایت کی کہ ابو سفیان بن حرب نے انکے والد سعید کو طائف کے دن تیر مارا اور انکی آنکھ پر لگا اور وہ اسی تیر کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس آنکھ کو خدا کی راہ مین صدمہ پہونچا آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین خدا سے دعا کرون اور خدا تمھاری آنکھ کو واپس کردے اور اگر چاہو تو اسکے عوض مین تمھارے واسطے آنکھ جنت مین ہو سعید نے جواب دیا کہ جنت مین آنکھ ہونیکو مین اختیار کرتا ہون۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **سعید** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید قاری اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (انکا نام) سعد ہے اور اسکا ذکر اوپر ہو چکا۔ عبد الرزاق نے ثوری سے انھون نے قیس بن مسلم سے انھون نے عبد الرحمن ابن ابی لیلے سے انھون نے سعید بن عبید سے روایت کی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قاری کے لقب سے مشہور تھے اور یہ دشمن سے مقابلہ کرنے مین بھاگ گئے تھے حضرت عمر نے انسے کہا کیا تمھاری خواہش شام کے جانے کی ہی شاید اللہ تمکو شہادت عنایت کرے انھون نے جواب دیا نہین مگر اس دشمن (کے مقابلہ مین) جس سے مین بھاگا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ انھون نے قادسیہ مین مسلمانون سے بیان کیا کہ انشاء اللہ تعالی کل ہم دشمن سے مقابلہ کرینگے لہذا ہم شہید ہون گے تو تم لوگ ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہمکو سوا ان کپڑون کے جو ہم پہنے ہون کفن نہ دینا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے کیا ہی۔ ابو موسی نے تذکرہ ابو زکریا نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی اور ابو زکریا کے دادا نے انکا تذکرہ سعد کے بیان مین لکھا ہی مگر طبرانی وغیرہ نے انکا ذکر سعد و سعید دونون مقامون مین لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے انکا تذکرہ دونون مقامون مین لکھا ہی۔ اور بعض علما یعنی عبد الغنی ابن سرور مقدسی نے ابو نعیم پر اس تذکرہ کے متعلق مواخذہ کیا ہی اور کہا ہے کہ ابو نعیم نے بیان کیا کہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے قاری انصاری ہین۔ اور سعد بن عبید کے تذکرہ مین جو اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی انکا بدر مین شریک ہونا وغیرہ ذکر کیا ہی پھر عبد الغنی نے کہا کہ ابو نعیم نے بہت تذکرون کے بعد بیان کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو کے بیٹے ظفری بدر مین شریک ہوے۔ عبد الغنی نے کہا کہ ابو نعیم نے اپنی سند سے عروہ سے لوگون کے بیان مین جو انصار سے بدر مین شریک ہوے روایت کی ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے ظفری (شریک ہوئے تھے

ابونعیم نے سعد کے والد کا نام ساقط کردیا اور انکو ان کے دادا کی طرف منسوب کردیا کیونکہ یہ سعد بن عبید بن نعمان ہین۔ عبد الغنی نے بیان کیا کہ ابونعیم نے دوسرے تذکرہ مین سعید کے باب مین ذکر کیا کہ سعید بن جبید۔ قاری۔ انھون نے دشمن سے مقابلہ کیا اور انسے بھاگ گئے پھر حضرت عمر نے انسے دریافت کیا کیا تمھاری رغبت شام مین (جہاد کرنے کی) ہے اور ہم اسکا اسی تذکرہ مین بیان کرچکے ہین۔ عبد الغنی نے بیان کیا کہ یہ تینون تذکرے ایک ہی شخص کے ہین اور وہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ قاری ہین جنکا ذکر پہلے تذکرہ مین ہوچکا ہے اور وہ تذکرہ یہ ہین انھون نے انکا نام سعید بیان کیا ہے اسکا کوئی قائل نہین۔ مین کہتا ہون کہ یہ کہنا وہم ہے کیونکہ ابونعیم نے سعید کو طبرانی سے نقل کیا ہو اور طبرانی امام ثقہ حافظ ہین اور ابوموسی نے بیان کیا جیسا کہ ہم انسے شروع تذکرہ مین نقل کرچکے ہین کہ انکا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہے اور ابوزکریا کے دادا نے انکے تذکرہ کو سعد کے بیان مین ذکر کیا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے انکا تذکرہ سعد اور سعید دونون بابون مین ذکر کیا ہے۔ ابوموسی کا یہ کلام ابونعیم کی موافقت کرتا ہے کہ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسی نے ابونعیم پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ غیرہ (یعنی طبرانی کے سوا اور لوگون نے بھی سعد و سعید دونون کا تذکرہ لکھا ہے اور ابونعیم نے صرف طبرانی کا حوالہ دیا ہے) لہذا عبد الغنی کا کہنا کہ اسکا کوئی قائل نہین کیونکر درست ہوسکتا ہے پس اگر ابونعیم بھی اس تذکرہ کو چھوڑ دیتے جیسا کہ ابن مندہ نے چھوڑ دیا تو ابونعیم پر بھی اسکا استدراک کیا جاتا جیسا کہ ابن مندہ پر استدراک کیا گیا اور جبکہ انھون نے انکا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ دونون ایک ہین اور یہ کسی نے نہین کہا کہ وہ سعید ہین پس (عبد الغنی کے واسطے) کیا حیلہ ہوسکتا ہے۔

اور عبد الغنی کا کہنا کہ سعد بن نعمان بن قیس ظفری ہین۔ ابونعیم نے سعد کے والد عبیہ کا نام ساقط کردیا ہے اور انکا نسب انکے دادا کی طرف منسوب کردیا ہے ابو الحسین ... اس روایت مین جسکو انھون نے ابن لہیعہ سے انھون نے ابوالاسود سے انھون نے عروہ سے نقل کیا ہے عقدی قرار دیا ہے اور انکے نسب کو زید بن امیہ تک بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے۔ عبد الغنی نے (دوسرے نکی) موافقت کی ہے اور تصریح کی ہے کہ یہ اسناد عروہ تک غیر معتبر ہے اور ناقابل وثوق ہے کیونکہ آئمین لوگون کی مخالفت ہے اور سعد بن عبید اور سعید بن عبید دونون ایک ہین اور ابونعیم اور ابوموسی نے (انکے ایک ہونے پر) تنبیہ کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ سعد کہتے ہین اور طبرانی وغیرہ نے سعید بیان کیا ہے۔ لیکن عبد الغنی نے جو سعد بن عبیہ کو سعد بن نعمان بنایا ہے اور کہتے ہیں کہ ابونعیم نے ایک جگہ سعد کو انکے والد عبیہ کی طرف اور دوسری جگہ انکے دادا (نعمان) کی طرف منسوب کردیا ہے کیونکر درست ہوسکتا ہے حالانکہ سعد عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہین اور سعد بن نعمان کا نسب ابونعیم نے ذکر ہی نہین کیا ہے انھون نے تو صرف سعد بن نعمان ظفری بیان کیا ہے اور ظفر کا نام کعب لکھا ہے جو خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ دونون سعد چند پشتون کے بعد مالک بن اوس مین ملتے ہین میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ عبد الغنی نے سعد بن نعمان ظفری کے تذکرہ مین ابونعیم کی کتاب مین دیکھا کہ انھون نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھون نے ابوالاسود سے انھون نے عروہ سے انصار کے شرکاء بدر کے نامون مین روایت کی کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ (شریک بدر تھے) اور یہ قطعی طعن کردی کہ تمام اہل سیر کے خلاف ہے لہذا اسپر کیونکر اسوقت اعتماد ہوسکتا ہے حالانکہ ابونعیم نے اس تذکرہ کے شروع مین بیان کردیا تھا کہ وہ ظفری ہین۔ اور

ابو نعیم نے سعد بن عبید کے تذکرہ میں ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق وغیرہم سے روایت کی ہے کہ وہ بنو امیہ بن زید یعنے خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہیں واللہ اعلم

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان - انصاری - زرقی - عقبہ کے بھائی ہیں - محمد بن اسحاق نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے زبیر سے روایت کی انھوں نے کہا خدا کی قسم میں معتب بن قشیر بنو عمرو بن عوف کے بھائی کی بات سن رہا تھا اس حال میں کہ غنودگی مجھپر چھائی تھی میں اسکی بات نہیں سنتا تھا مگر مثل پراگندہ خواب کے جس وقت اسنے کہا کہ لو کان لنا من الامر شئی ما قتلنا ہہنا پھر کہا ان الذین تولو منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم جن لوگوں کو شیطان نے پھسلا دیا تھا پھر انسے خدا نے ذکر کیا عثمان بن عثمان اور سعید بن عثمان اور علقمہ بن عثمان ہیں - طبرانی نے بیان کیا کہ عثمان بدر میں شریک ہوے تھے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا ذکر سعد بن عثمان کے بیان میں کیا ہے -

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

مکی - آملی - ابوبکر بن علی نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ احاد و مثانی میں کیا ہے - حالانکہ وہ سوید ہیں بعض لوگوں نے اسکو بدلدیا ہے اور ابن ابی علی نے سوید کے بیان میں انکا ذکر صحیح قول کے موافق کیا ہے - ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے -

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں نے سعید بن عمرو بیان کیا ہے تیمی - بنو سہم کے حلیف ہیں - بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ تمیم بن حارث بن قیس بن عدی کے اخیافی بھائی ہیں - اسکو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ اور زبیر نے بیان کیا ہے - اور واقدی اور ابو معشر نے بیان کیا کہ سعید بن عمرو ہیں اور دونوں (یعنی واقدی اور ابو معشر) انکو حبشہ کیطرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں بیان کیا ہے - زبیر کا بیان ہے کہ اجنادین میں شہید ہوے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ - انصاری ہیں - ابو عمر نے انکا ذکر انکے بھائی حارث بن عمرو کے ضمن میں کیا ہے - انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - کندی - انکی روایت کردہ حدیث کو محمد بن مطلب خزاعی نے علی بن قرین سے انھوں نے نعیمہ بن حریث کندی سے انھوں نے صلت ابن حبیب حبشی سے انھوں نے سعید بن عمرو کندی سے نقل کیا ہے انھوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اسکو ابن ماکولا نے بیان کیا ہے

(سیدنا سعید رضی اللہ عنہ)

ابن قشیب ازدی بنو امیہ کے حلیف تھے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جرش کا والی مقرر کیا تھا - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

[illegible]

ابن قیس بن سخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ (سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ) انصاری سلمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے انصار کے شرکاء بدر کے ہموں میں بیان کیا کہ سعید ابن قیس بن صخر شریک بدر ہوئے اور انکا نسب اسیطرح بیان کیا جسطرح ہمنے اسکو ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

کثیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ یحییٰ بن ابی ورقہ بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی انھوں نے کہا مجھسے میری ماں کثیرہ بنت سفیان نے بیان کیا (انھوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو پایا تھا اور یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی) انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جاہلیت میں اپنی چار لڑکیوں کو زندہ درگور کیا تھا۔ آپ نے جواب دیا چار غلاموں کو آزاد کردو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے تمھارے باپ سعید اور انکے بیٹے میسرہ اور جبیر اور ام میسرہ کو آزاد کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن مینا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انکا ذکر حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب نے اپنی کتاب متفق ومفترق میں کیا ہے اور کہا ہے کہ سعید بن میناء دو ہیں انہیں سے ایک کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابی اور صاحب روایت ہیں انسے عطاء ابن ابی رباح نے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کہ تم کوڑھی سے ویسا ہی بھاگو جیسا کہ تم شیر سے بھاگتے ہو۔ انکا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن نمران ہمدانی۔ ناعطی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند سال انھوں نے پائے ہیں یہ موکہ یرموک میں شریک ہوئے تھے۔ اور عراق کی طرف اہل قادسیہ کی مدد کے واسطے گئے تھے۔ یہ حجر بن عدی کے ہمراہیوں میں سے تھے۔ زیاد نے انکو حجر کے ساتھ شام کی طرف روانہ کیا اور معاویہ نے انکو حجر کے ساتھ قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حمزہ بن مالک ہمدانی نے ان کی سفارش کی اور معاویہ نے انکو چھوڑ دیا اور جب مختار کوفہ پر غالب آگیا تو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی بنانا چاہا وہ بیمار بن گئے اور جب مصعب بن زبیر کوفہ کے والی ہوئے انھوں نے سعید بن نمران کو قاضی کیا پھر انکو معزول کرکے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کو مقرر کیا۔ سعید نے ابوبکر سے روایت کی ہے اور انسے عامر بن سعد نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنیکے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث کو علی بن زید بن جدعان نے عمار بن ابی عمار سے انھوں نے انسے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن وقش - اسدی - بنو غنم دودان سے ہیں اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی - ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ پھر مہاجر لوگ پے درپے آنکلے اور بنو غنم بن دودان کے لوگ مسلمان تھے - ان لوگوں کے مرد اور عورتیں مدینہ کی طرف اسنڈ پڑے - انھیں میں سے سعید بن وقش تھے - انکا تذکرہ اس مقام پر ابن مندہ نے لکھا ہے - اور ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا ذکر سعید بن رقیش کے بیان میں کیا ہے اور یہ او پکذ چکا اور اسپر گفتگو اس جگہ ہو چکی ہیں کہتا ہوں ابن مندہ نے اسجگہ بیان کیا ہے کہ سعید بن وقش انصاری ہیں قبیلۂ بنو غنم بن دودان سے - پھر ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں کہ بنو غنم بن دودان اہل اسلام تھے انھیں میں سے سعید بن وقش ہیں یہ کیونکر انصاری ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ بنو غنم بن دودان سے ہیں جو قبیلۂ اسد بن خزیمہ کا ایک خاندان ہے اور شاید کہ انھوں نے رقیش کو دیکھکر غلط خیال کرلیا اور وقش انصار بنو عبد الاشہل کے ناموں سے انکو انصاری قرار دیدیا اور اسکا خیال نکیا کہ یہ متناقض ہے - واللہ اعلم

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خیوانی - ہمدانی - زمانہ جاہلیت کو پایا تھا - کوفی ہیں - صحابہ سے روایت کرتے ہیں - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم - قریشی مخزومی - انکی کنیت ابو ہود - اور بقولے ابو عبد الرحمن ہے - انکی والدہ ہند بنت سعید بن رباب قبیلہ سہم سے تھیں - زبیر نے بیان کیا کہ انکی والدہ ہند بنت ابی مطاع بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں - بعض لوگوں نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور فتح میں شریک ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ فتح کے دن مسلمان ہوئے اور انکا نام حرم تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھدیا - اور علی بن مدینی نے بیان کیا کہ انکا لقب صرم تھا اور دوسرے لوگ اصرم بیان کرتے ہیں - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھا - لیکن یہ کچھ نہیں ہے - عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن سعید بن یربوع بن عنکثہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی کہ انکا نام صرم تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید رکھا - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا تم میں کون بڑا ہے میں یا تم انھوں نے جواب دیا یا رسول اللہ آپ مجھسے بڑے اور بہتر ہیں اور میں پیدائش میں آپسے پرانا ہوں - اور انکو مؤلفۃ القلوب میں بیان کیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت سے پچاس اونٹ دیئے تھے - انھوں نے ابن خطل اور حویرث بن نقید اور ابن ابی سرح اور مقیس ابن ضبابہ کا قصہ نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے قتل کا حکم دیا اور حویرث کو علی نے اور مقیس کو زبیر نے قتل کیا - اور ابو سرح کے واسطے حضرت عثمان نے پناہ مانگ لی اور ابن خطل بھی مقتول ہوئے - سعید نے سنہ ۵۴ھ میں بعمر ۱۲۴ اور بقولے ۱۲۰ سال مقام مکہ یا مدینہ میں انتقال کیا - انکا گھر مدینہ میں تھا - یہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) انکو آنکھوں کے جاتے رہنے پر تعزیت کرنے آئے اور کہا جمعہ اور جماعت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نہ چھوڑنا - انھوں نے کہا مجھے کوئی پکڑ انیوالا نہیں ہے حضرت عمر نے قیدیوں میں سے ایک شخص کو پکڑانے کے واسطے بھیجدیا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سعید (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ۔ ازدی (قبیلہ ازد بن غوث سے ہین) انکا شمار مصریون مین ہے ۔ انسے ابو الخیر یزنی نے روایت کی ہی اور گمان کیا ہی کہ یہ صحابی ہین ۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابو الخیر سے انھون نے سعید بن یزید سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجئے آپنے فرمایا مین تجھکو وصیت کرتا ہون کہ تو خدا سے شرم کر جس طرح اپنی قوم کے ایک نیکمرد سے کرتا ہی ۔ ابو عمر نے بیان کیا کہ ہمنے انکی جو روایت دیکھی وہ ابن عمر سے ہی ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سُعَید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل ۔ انصاری اشہلی ۔ انکا ذکر شرکاے بدر مین ہے ۔ ابن اسحاق نے انکو نہین ذکر کیا ہی ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہی ۔ مین کہتا ہون کہ بعض عالمون نے انپر اس تذکرہ کا مواخذہ کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو عمر اسکو سَعید بن سہیل مین ذکر کر چکے ہین اور اسجگہ انکا ذکر دہرا دیا ۔ لیکن ابو عمر پر اسمین کچھ طعن کا موقع نہین کیونکہ وہ بنو عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار قبیلہ خزرج سے ہین اور انکی طرف اشہلی کی نسبت نہین ہوتی اور جب اشہلی مطلقا بولا جاتا ہی تو اس سے عبد الاشہل بن جشم بن حارث اوسی مراد ہوتے ہین ۔ اور انھین کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سعد بن سہیل بیان کیا ہی اور ابو عمر نے سعید (ی) کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہی ۔ اور راویون نے بیان کیا ہی کہ ابن اسحاق نے ذکر کیا ہی کہ وہ بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے اسکو بیان کرکے کہا کہ ابن اسحاق نے انکو شرکاے بدر مین نہین ذکر کیا ۔ ممکن ہی کہ ابو عمر نے انکی تصغیر مین خطا کی ہو اور چونکہ انھون نے اسکی تصغیر بنا کی اسلیے ابن اسحاق کا ذکر کرنا انکو نہ معلوم ہوا ۔ لیکن اس فاضل امام سے بعید ہی کہ انپر یہ امر مشتبہ ہو جائے اور اس تذکرہ سے عدول کرین

(سیدنا) شُعَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ عامری ۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے انسے عقوارہ نے روایت کی ہی ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا ہی کہ وہ عیان بن سوادہ ہین حالانکہ ابن مندہ نے اسکو اس تذکرہ مین نہین ذکر کیا ہی واللہ اعلم ۔

(سیدنا) سعیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سوادہ عامری ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے ۔ انسے عقوارہ نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہی حالانکہ انکا نام سفیان بن سوادہ ہی مگر ابن مندہ نے انکو اس مقام پر نہین لکھا ۔

باب السین و الفاء

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید اور بعض لوگ ابن اسید کہتے ہین ۔ اسید حضرمی شامی ہین ۔ ہمکو ہبۃ اللہ بن نصر نے روایت کی ہی حسین ابو الفضل بن بارستان ہمدانی ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حوطی عبد الوہاب بن نجدہ نے بیان کیا ہمسے بقیہ بن ولید نے بیان کیا انھون نے ضبارہ بن مالک حضرمی سے انھون نے اپنے والد سے ۔

انھوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے انھوں نے اپنے والد سفیان بن اسد حضرمی سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تمھ سے بہت بڑا گناہ کیا کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرو وہ تمھاری تصدیق کرتا ہو اور تم اس سے جھوٹ بیان کرتے ہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت انصاری ہیں اور انکے بھائی مالک بن ثابت بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اسکو واقدی نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد میں شریک ہوئے اور بئر معونہ کے دن شہید ہوئے اسکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم بن سفیان ثقفی ہیں ہمیں ابو القاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حجر بن حریث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن یزید جرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے منصور سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ثقفی سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا شعبہ اور وہیب نے منصور سے انھوں نے حکم ابن سفیان سے انھوں نے اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن خولی بن عبد عمرو بن خولی بن ہمام بن مالک بن جابر بن عبد رجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس عبدی قبیلہ عبدالقیس سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زہیر ازدی شنوی ازد شنوہ سے تھے ابو زہیر کا نام قرد ہے اسکو ابن مدینی نے اور خلیفہ نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان نمیر بن مرارہ ابن عبداللہ بن مالک بن نصر بن ازد بن غوث کے بیٹے ہیں بعض لوگ نمیری اور قری کہتے ہیں لیکن اول زیادہ مستعمل ہے اور انکے ازد شنوہ سے ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے لہذا ان کے اجداد میں کوئی شخص نمر یا نمیر نامی ہونگے انھی کی طرف انکی نسبت کیگئی ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ وہ نمر بن عثمان بن نصر بن زہران سے ہیں اسکے اوپر کے نسب کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور کوئی شک نہیں اسمیں سے کچھ ساقط ہو گیا ہے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے ہمیں یحیی بن محمود بن سعد اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام فتح ہوگا

اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لیکر نکلیگی اور مدینہ کو بھول جائیگی حالانکہ مدینہ انکے لیے بہتر ہے کاش وہ جانتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک
قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لیکر نکلیگی پھر وہ مدینہ کو بھول جائیگی حالانکہ مدینہ اُنکے لیے بہتر ہے کاش وہ جانتے ہمیں
ابو الحرم مکی ابن سفیان بن شبہ تجوی نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی سے انھون نے مالک بن انس سے انھون نے یزید بن خصیفہ سے انھون
نے سائب بن یزید سے انھون نے سفیان بن ابی زہیر ازدی شنوی صحابی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے جس شخص نے ایسے کتے کو پالا
ہو اسکی کھیتی اور جانورا کی حفاظت سے کچھ بے پروا نہ کرے اسکے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوجاتا ہے راوی نے پوچھا تمنے اسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انھون نے جواب دیا ہان خدا کی قسم۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ جریر نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انھون نے
کہا کہ سفیان ابو العوجاء کے بیٹے ہین اور دونون ایک ہی شخص ہین اور شاید ابو العوجاء لقب ہے اور ابن ابی عاصم نے انکو ثقفی بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن زید ازدی قبیلہ ازد سے ہین انکا ذکر محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ مین کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے بیان
کیا کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ سفیان یزید کے بیٹے ہین انسے ابن سیرین نے عتیرہ کے بارے مین روایت کی ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی سہل شریک نے عبد الملک بن عمیر سے انھون نے قبیصہ بن جابر سے انھون نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی۔
انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مین نے آپ سفیان بن سہل کے تہ بند کو پکڑے ہوئے تھے سفیان کہتے تھے حضرت یہ فرماتے
تھے ٹخنون سے نیچے تہ بند نہ باندھا کرو کیونکہ ٹخنون سے نیچے تہ بند باندھنے والون کو اللہ دوست نہین رکھتا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن صهابہ بصری۔ یہی خریت شاعر ہین اسکو ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد۔ انکا ذکر مؤلفۃ القلوب مین ہے۔ اسمین اعتراض ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی طائفی ہین ایسا ہی انکا نسب ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی
ہیں صاحب روایت ہین یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے عامل تھے عثمان بن ابی العاص کو وہان سے معزول کرکے انکو عامل مقرر
کیا تھا اور عثمان کو بحرین کی طرف منتقل کردیا تھا سفیان سے انکے بیٹے عبد اللہ اور انکے مولی ابو الحکم اور عروہ بن زبیر اور محمد بن عبد اللہ بن ماعز اور نافع بن جبیر نے روایت
کی ہے ابن شہاب نے محمد بن عبد الرحمن بن ماعز عامری سے انھون نے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ مجھسے

ایسی بات بیان کیجیے جسکا دین میں مضبوطی سے پکڑے رہوں آپنے جواب دیا کہ کہو میرا رب خدا ہے پھر جمے رہو اور اسکی روایت شعبہ نے یعلی بن عطا سے انھوں نے عبداللہ بن سفیان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے اور اسکو بشر بن مفضل نے سفیان بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے محمد بن عبداللہ بن ماعز بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن عبدالرحمن بن ماعز بیان کیا ہے اور یہی زیادہ درست ہے ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخطاب نصر بن احمد بن البطر نے اجازۃً اگرچہ انھوں نے سماعۃً ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن بیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریر نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے اسلام کی بابت ایسی بات بتا دیجیے کہ آپکے بعد اسکے بارے میں کسی سے نہ دریافت کروں آپنے جواب دیا کہ کہو میں اللہ عز وجل پر ایمان لایا پھر جمے رہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عطیہ بن ربیعہ ثقفی۔ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا ہے کہ وہ عطیہ بن سفیان بن ربیعہ ثقفی ہیں قبیلۂ ثقیف کے وفد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے عیسی بن عبداللہ سے انھوں نے سفیان بن عطیہ بن ربیعہ ثقفی سے روایت کی انھوں نے کہا کہ قبیلۂ ثقیف کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے آپنے ان لوگوں کے واسطے خیمہ نصب کیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے آپنے انکو بقیہ رمضان کے روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جو روزے فوت ہو گئے تھے انکی قضا کا حکم نہیں دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن وہب قبیلۂ بنو نضیر سے ہیں ہم انکا ذکر سعید بن وہب کے تذکرے میں کر چکے ہیں انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العوجاء۔ انکی کنیت ابو لیلی ہے انصاری ہیں طبرانی وغیرہ نے انکو اسی باب میں ذکر کیا ہے۔ انشاء اللہ انکا ذکر کنیت کے باب میں وارد ہوگا کیونکہ یہ اسکے ساتھ مشہور ہیں انکے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں نے سفیان اور بعض نے اوس اور بعض نے بلال اور بعض نے داود بیان کیا ہے اور کنیت وغیرہ میں انشاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بعض عالموں نے بیان کیا ہے سفیان بن ابی العوجاء تابعی ہیں صحابی نہیں ہیں انکی کنیت ابو لیلی بھی ہے لہذا ان دونوں کا ابو لیلی کے نام میں سفیان کا ذکر کرنا وہم ہے مسلم نے بیان کیا کہ ابو لیلی سفیان بن ابی العوجاء نے ابو شریح سے روایت کی ہے اور بخاری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نے ابو شریح سے روایت کی اور ابو احمد نے بیان کیا کہ ابو لیلی سفیان بن ابی العوجاء سلمی نے ابو شریح خویلد بن عمرو خزاعی سے روایت کی اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نمری ہیں انھی کا بیان ہے دونوں ایک ہیں یعنی یہ اور سفیان بن ابی زہیر نمری جنکا ذکر اوپر گذر چکا اور شاید ابو العوجاء انکا لقب ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابان ثقفی طائفی ہیں یہ اور انکے بھائی وہب بن قیس صحابی ہیں امیہ بنت رقیقہ نے ان دونوں سے انھوں نے رقیقہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے مدد طلب کرنے آئے اور میرے پاس داخل ہوئے میں نے آپکو ستو پلائے آپنے پیے اور فرمایا کہ ان کے بتونکی پرستش نکرنا اور نہ انکے واسطے نماز پڑھنا میں نے کہا سوقت یہ لوگ مجھکو مار ڈالینگے آپنے فرمایا جب تمہارے پاس آویں تم کہو میرا رب اس بت کا رب ہی اور نماز پڑھتے وقت اسکی طرف پیٹھ کرلیا کرو رقیقہ کہتے ہیں مجھسے میرے بھائی وہب اور سفیان قیس کے بیٹوں نے بیان کیا انھوں نے کہا جب قبیلہ ثقیف مسلمان ہوگیا ہمسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہاری والدہ کا کیا حال ہو ہمنے جواب دیا کہ اسی حال پر جسپر آپنے چھوڑا تھا مگر میں آپنے فرمایا تمہاری والدہ مرتے وقت مسلمان مریں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس کندی ہیں اشعث بن قیس کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے انکو قبیلہ کندہ کا موذن مقرر کیا تھا۔ یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں انھی سفیان کو بعض لوگوں نے سیف بھی بیان کیا ہو جو اشعث کے بھائی ہیں۔ اور ہم انکو سیف کے بیان میں ذکر کرچکے ہیں۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن مجیب بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں انسے جراح بن عبید خالی نے جہنم کی صفت میں روایت کی ہو کہ اسمیں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی ابو عمر نے اس حدیث کو نفیر بن مجیب کے بیان میں ذکر کیا ہو اور بخاری اور ابن ابی حاتم اور دارقطنی اور ابن ماکولا نے انکی موافقت کی ہی اسکا ذکر اس جگہ انشاء اللہ آئیگا۔ مگر ابن قانع اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسکو سفیان میں ذکر کیا ہی ابو احمد عسکری نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ نفیر بن مجیب یا سفیان بن مجیب نے روایت کی کہ دوزخ میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ واللہ اعلم

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی جمیل بن معمر کے بھائی ہیں انکی کنیت ابو جابر ہی یہ حبشہ کے مہاجرین میں سے تھے اور ان کے بیٹے حارث بن سفیان انکو سرزمین حبشہ سے لائے تھے ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سفیان بن معمر جمحی نے مع دو بیٹوں یعنی جابر اور جنادہ اور انکی بیوی حسنہ یعنی جابر و جنادہ کی والدہ اور جابر و جنادہ کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ کے ہجرت کی اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ انصار کے قبیلہ بنو زریق ابن عامر سے جو جشم بن خزرج کی اولاد سے ہیں تھے مکہ میں آئے اور وہیں اقامت گزیں رہے اور معمر بن حبیب جمحی کو لازم پکڑ لیا اور انھوں نے انکو اپنا متبنی کیا اور حسنہ کے ساتھ شادی کردی اور انھی حسنہ کے بیٹے شرحبیل ایک دوسرے مرد سے پیدا ہوئے اور معمر ان سفیان اور انکے بیٹوں کے نسب غالب ہوگئے اور یہ لوگ انھی کیطرف منسوب ہونے لگے انھی ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سفیان اور انکے بیٹے جابر و جنادہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انتقال کرگئے

زبیر بن بکار نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہیں انکی والدہ لونڈی تھیں یہ حبشہ کے مہاجرین میں سے ہیں اور انکی زوجہ تھیں حسنہ تھیں حبشی وارث شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع منسوب ہیں اور انھوں نے انکو اپنا متبنی کرلیا تھا اور یہ شرحبیل حسنہ کے لڑکے تھے۔ یہ حسنہ معمر بن حبیب کی لونڈی تھیں انھیں کی بیری نے بیان کیا کہ سفیان اور انکے بھائی جمیل بن معمر کی نسل منقطع ہوگئی موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ناموں میں جو سرزمین حبشہ کیطرف ہجرت کرگئے تھے بیان کیا کہ بنو جمح میں سے سفیان بن معمر بن حبیب تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن نسر بن زید بن حارث انصاری خزرجی قبیلۂ بنو جشم بن حارث بن خزرج سے ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن نسر بن عمرو انصاری ہیں اور اسی کے مثل ابن کلبی اور ابو موسیٰ و عبدالملک بن ہشام اور واقدی و عبداللہ بن محمد بن عمارہ قداح نے بیان کیا ہے محمد بن حبیب نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے بجائے نسر کے بشر بیان کیا اسنے خطا کی کیونکہ وہ نسر نون اور سین مہملہ سے ہیں بکائی نے محمد بن اسحاق سے بشر نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے بشیر نقل کیا ہے لیکن اول صحیح (اور زیادہ مشہور) ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ صحیح نسر ہے اور انکو ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ انصاری نہیں ہیں بلکہ وہ انصار کے حلیف ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو نضر ہے ہذلی ہیں۔ ان سے انکے بیٹے نضر نے روایت کی انھوں نے کہا کہ ہم اپنے قافلہ میں شام کیطرف گئے جس وقت ہم زرقان اور معانہ کے درمیان میں تھے اخیر شب کو سونے کیواسطے ٹھہر گئے کہ ایک سوار آسمان اور زمین کے بیچ میں کہ رہا تھا کہ اے لوگو بیدار ہو یہ سونے کا وقت نہیں ہے احمد ظاہر ہوگئے اور شیاطین مردود ہوئے۔ ہم گھبرا گئے اور اپنے اہل کیطرف واپس آئے کہ وہ مکہ میں قریش کے اختلاف کا ذکر کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ انھیں عبدالمطلب کی اولاد سے نبی نکلا ہے انکا نام احمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن ابی حاتم نے بیان کیا کہ نضر بن سفیان دؤلی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے انسے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سفیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن جبر بن عمرو بن سعد فوی بن ذاخر بن شرحبیل بن عمرو بن شرحبیل بن عمرو بن یعفر بن جریب بن شراحیل اور بعض لوگ شرحبیل ثوب کہتے ہیں انکی کنیت ابو سالم ہے یہ جیشانی تھے انکا شمار مصریوں میں ہے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے پاس وفد میں آئے تھے انھوں نے علی اور عقبہ بن عامر اور زید بن خالد سے روایت کی یہ علوی المذہب تھے۔ انسے حارث بن یزید اور وہب اور عبداللہ وغیرہما نے روایت کی ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۵ یعنے حضرت علی تک اجتہاد کی تقلید کرتے تھے جیسے حنفی اسکو کہتے ہیں جو امام ابو حنیفہ کی تقلید کرے ۱۲

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن ہمام محاربی قبیلہ محارب بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محارب عبد القیس سے ہیں یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سفیان بن ہمام سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اپنی قوم کو گھٹنے کی نبیذ سے منع کرو کہ وہ خدا اور رسول خدا کیطرف سے حرام ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور انکو محارب بن خصفہ سے قرار دیا ہے اور ابن ابی عاصم نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور ابو عمر نے انکو قبیلہ عبد القیس سے قرار دیا ہے اور یہی میرے نزدیک اظہر ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کو مگر نبیذ سبو سے منع کیا ہے اور عبد القیس میں محارب تھے جنکی طرف نسبت کیجاتی ہے اور وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن [illegible] کے ذکر میں بیان کر چکے ہیں اور اس پر گفتگو بھی ہو چکی ہے۔

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خولانی انکی کنیت ابو ایمن تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں گئے تھے اور حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے اور مصر اور افریقیہ کی فتح میں شریک ہوئے اور مغرب میں سکونت اختیار کی انسے ابو الخیر مرثد بن عبد اللہ اور ابو عشانہ اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہے عبد اللہ بن وہب نے عبد الرحمن ابن شریح سے انھوں نے سعید بن ابی شمر سبائی سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے سفیان بن وہب خولانی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک صدی کے بعد کوئی شخص (میرے صحابہ میں سے) باقی نہ رہیگا اور بر لسنے غیاث ابن ابی شبیب جو بیت بربر کے والوں میں سے تھے روایت کی انھوں نے کہا کہ سفیان بن وہب صحابی ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم قیروان میں تھے اور ہم لوگ لڑکے تھے تو وہ ہمکو سلام کرتے تھے اور وہ عمامہ باندھتے تھے جسکا شملہ پیچھے لٹکاتے تھے ہمیں عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو عشانہ نے بیان کیا کہ سفیان بن وہب خولانی نے انکو خبر دی کہ وہ حجۃ الوداع کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے زیر سایہ تھے یا کسی اور آدمی نے ہمکو انسے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شب خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور ایک دن خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور مسلمان پر مسلمان کی آبرو اور مال اور جان حرام ہے جیسا آج کا دن (یعنی حج کا) حرام ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ازدی قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن سیرین نے عتیرہ کے بارے میں روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں یہ سفیان بن یزید وہی سفیان بن زید ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ ابن مندہ نے انکو دو تذکروں میں بیان کیا ہے حالانکہ وہ ایک ہی تذکرہ ہے اور ابو نعیم نے انکا ایک ہی تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سفیان بن زید اور بعض لوگ یزید (یعنی

سفیان ابن یزید) کہتے ہیں ابو عمر نے انکا صرف یہی ایک تذکرہ لکھا ہے اور یہ سب ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) سفینہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ کے غلام تھے اور انھوں نے انکو آزاد کردیا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ مہران اور بعض رومان اور بعض عبس کہتے ہیں انکی کنیت ابو عبدالرحمن اور یقول ابو البختری تھی اور پہلی زیادہ مشہور ہے انسے حشرج بن نباتہ اور سعید بن جمہان نے روایت کی ہے محمد بن منکدر نے انسے روایت کی انھوں نے بیان کیا کہ میں کشتی پر سوار ہوا وہ ٹوٹ گئی میں اسکے ایک تختے پر سوار ہولیا اسنے مجھکو ایک کنارے پر ڈالدیا ایک شیر مجھسے ملا میں نے کہا ای ابو الحارث (ابو الحارث شیر کی کنیت ہے) میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام (سفینہ) ہوں وہ کہتے ہیں شیر نے اپنا سر جھکایا اور مجھکو اپنے پہلو سے ڈھکیلنے لگا یہاں تک کہ مجھکو راستے پر کھڑا کردیا جب مجھکو راستے پر کھڑا کرچکا تو ہم گنگنانے لگا میں نے خیال کیا کہ مجھکو رخصت کرتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سفینہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ یہ کہتے تھے ایک سفر میں آپکے ہمراہ تھے جب قوم میں کوئی شخص تھک جاتا تھا تو اپنی تلوار اور ڈھال اور تیر لاددیتا تھا یہانتک کہ میں نے بہت کچھ اٹھالیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سفینہ (یعنی کشتی) ہو اور یہی نام انکا باقی رہا۔ یہ بطن نخلہ میں رہتے تھے۔ یہ عربی النسل ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ پارسی تھے اور انکا نام سقبہ بن مارقنہ تھا جب انسے کوئی پوچھتا تمہارا کیا نام ہے یہ جواب دیتے میں تمکو اپنا نام نہ بتاؤنگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا ہے اور میں اسکے سوا اور نام نہیں چاہتا۔ یہ کہتے تھے مجکو ام سلمہ نے آزاد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کو مجھپر شرط کیا۔ ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ لوگ اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک بیان کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سریج بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سفینہ نے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت میری امت میں تیس برس ہے پھر اسکے بعد بادشاہت ہے (راوی کہتا ہے) کہ پھر مجھسے سفینہ نے کہا ابوبکر اور عمر اور عثمان کی خلافت کو اور پھر کہا علی کی خلافت کو تو تو نے ان سب کو تیس برس پایا سعید کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ بنو امیہ کا گمان ہے کہ خلافت انمیں ہے سفینہ نے جواب دیا بنو الزرقا جھوٹے ہیں بلکہ وہ بُرے بادشاہوں میں سے بادشاہ ہیں۔

باب السین والکاف

(سیدنا) سکبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث سلمی صحابی ہیں عبداللہ بن شقیق نے رجاء سلمی سے روایت کی انھوں نے کہا محجن نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلے) یہانتک کہ ہم بصرہ کی مسجد تک پہنچے اور بریدہ اسلمی کو مسجد کے دروازے پر بیٹھے پایا اور ایک آدمی سکبہ نامی مسجد کے اندر طویل نماز پڑہ رہا تھا ہم دونوں اق کی دست تک ہوئے تھے

اے سجن تم کیون نہیں سکینہ کیطرح نماز پڑھتے ہو سجن نے انکو جواب دیا۔ انکی روایت ابوداؤد طیالسی نے ابوعوانہ سے انھون نے ابو بشر سے انھون نے رجاء سے کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سکران (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سہیل بن عمرو کے بھائی ہین یہ حبشہ کے مہاجرون مین سے ہین انھون نے (جب) حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انکی بی بی سودہ بنت زمعہ انکے ہمراہ تھین انھون نے وہین وفات پائی اسکو موسی بن عقبہ و ابومعشر اور زبیر نے بیان کیا ہے اور ابن اسحاق اور واقدی نے بیان کیا کہ سکران مکہ کیطرف لوٹ آئے تھے اور وہین ہجرت مدینہ سے پہلے انتقال کر گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بعد انکی بیوی سودہ بنت زمعہ سے شادی کر لی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سکن (رضی اللہ عنہ)

سمرہ بعض لوگ (انکا نام) سکین بیان کرتے ہین ہم سے سمرہ بن یسار نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سکینہ (رضی اللہ عنہ)

حسن بن صبیہ سعد بن عبدالصمد نے زیاد بن زید بن سکینہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سکینہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا مین لٹکا ہوتا تو اسکو فارس کے لوگ حاصل کر لیتے سکینہ کہتے ہین مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی مین کسی سے کچھ نہ مانگون۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح ابن صبیہ بن اسود بن سوید بن زیاد بن سفینہ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) ہے ابن صبیہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا اسود سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سفینہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے اور یہی درست ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے ۔

باب السین و اللام

(سیدنا) سلام (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ بن سلام کے بھانجے تھے ان کے اور انکے ہمراہیون کے بارے مین آیہ یاایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ نازل ہوئی تھی۔ انکا ذکر عبداللہ ابن سلام کے بھتیجے سلمہ کے ساتھ ہوا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سلام (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو صحابی ہین ابوعوانہ نے ابو بشر سے انھون نے سلام بن عمرو صحابی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے غلام

لیکن صحیح وہ ہے جسکو شعبہ نے ابو بشر سے انھون نے سلام بن عمرو سے انھون نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کہ مسلمان تمہارے بھائی ہین ان کیساتھ احسان کرو اور جو چیز تم پر غالب آجاوے اسپر ان سے مدد طلب کرو اور جو چیز ان پر غالب آجاوے تم انکی مدد کرو - ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے عمرو سے مروی ہے ثور بن یزید نے عمرو بن سلامہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی انھون نے کہا آپنے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے پھر اسکو ایک خالص سونے کی اینٹ سے اور ایک مشک کی اینٹ سے بنایا اور اس میں عمدہ میوے اور خوشبودار پھل لگائے اور اسمین نہرین جاری کین پھر ہمارا رب تبارک و تعالی اپنے عرش پر محیط ہو گیا اور جنت کیطرف دیکھ کر کہا میری عزت کی قسم تجھ مین کوئی دائم الخمر اور زنا پر اصرار کرنے والا نہ داخل ہو گا - ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن سنان بن حارث ابن عبس بن ہوازن بن اسلم - ان کی کنیت ابو حدرد ہے اسلمی ہین جسکو واقدی کے کاتب محمد بن سعد نے بیان کیا ہے - یہ صحابی ہین - احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ابو حدرد کا نام عبد ہے اور انکا ذکر عبد کے نام مین کنیت کے باب مین انشاء اللہ آئیگا انھون نے سنہ مین انتقال کیا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیصر حضرمی بعض لوگون نے (انکا نام) سلمہ بیان کیا ہے - ان کا شمار مصریون مین ہے - بیت المقدس کے والی تھے - ان سے ابو الخیر مرثد بن عبد اللہ یزنی اور ابو الشعثا عمرو بن ربیعہ حضرمی نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے بیان بن قائد سے انھون نے ابو عمر بن عقبہ سے انھون نے عمرو بن ربیعہ سے انھون نے سلامہ بن قیصر سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جو شخص ایکدن خدا کی رضامندی طلب کرنے کیواسطے روزہ رکھے خدا اسکو جہنم سے دور کرتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن مین اڑا ہو یہان تک کہ (اڑتے اڑتے) بوڑھا ہو کر مر جاوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ نہ انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) کا سننا پایا جاتا ہے اور نہ ملنا ثابت ہے سوا اسکے ان سے منقول ہے - اور ابو زرعہ ان کی صحابیت کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ انکی روایت ابو ہریرہ سے ہے

(سیدنا) سلامہ (رضی اللہ عنہ)

اور یہی ہلب ہین - ان سے ان کے بیٹے قبیصہ نے روایت کی ہے انکے نام مین اختلاف واقع ہوا ہے لیکن یہ ہلب کے نام سے

زیادہ مشہور ہین اور باب اسما مین ان شاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سلکان (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبد الاشہل۔ سلکان انکا لقب ہے۔ اور بعض کے نزدیک انکا نام سعد ہے۔ اور انکی کنیت ابو نائلہ ہے اور ہم انکا ذکر سعد اور اسعد کے بیان مین کر چکے ہین کنیتون کے بیان مین انشاء اللہ انکا ذکر ہوگا ہوگا یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور یہ ان کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سلکان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ واقدی نے انکو ان صحابہ مین ذکر کیا ہے جو مصر مین داخل ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا ہے

(سیدنا) سلم (رضی اللہ عنہ)

ابن نذیر۔ بصری۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکی روایت کردہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثمامہ بن شراحیل بن اصہب جعفی۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ لڑائی مین شریک ہوئے تھے اور مقام رقہ مین فروکش ہوئے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے۔ اور انکی ایک مسجد رقہ مین ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد خزاعی۔ طبرانی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ سے انھون نے سلمان بن خالد سے روایت کی طبرانی نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمان قبیلۂ خزاعہ سے ہین انھون نے (ایک دن) کہا اسوقت (ایک دن) میرا جی چاہتا ہے کہ نماز پڑھیتے اور آرام کرتے لوگون نے انکی اسبات کو برا سمجھا کہ بھلا نماز سے زیادہ آرام کس چیز مین ہوگا) تو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے بلال نماز قایم کرو اور مجھکو آرام دو۔ اسی طرح اسکو طبرانی نے معجم مین لکھا ہے اور علی بن مسہر وغیرہ نے اسکی روایت مسعر سے انھون نے عمرو سے انھون نے سالم بن ابی جعد سے انھون نے قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی سے جسکا نام نہین بیان کیا کی ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے اسکو مسعر سے

نسوان نے عمرو سے انھوں نے ایک آدمی سے انھوں نے عبداللہ بن محمد بن علی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ایک صحابی سے نقل کیا ہے اور ابو حمزہ ثمالی نے سالم سے انھوں نے عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سلمی صحابی سے اسکو نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن جوزی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ باہلی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا تھا لیکن یہ صحابی نہیں ہیں یہ پہلے شخص ہیں جو کوفہ میں قاضی مقرر ہوئے پھر ان کے قاضی ہوئے اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکو بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے یہ سلمان بیٹے ہیں ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر انکی کنیت ابو عبداللہ ہے باہلی ہیں ابن ابو عمر نے بیان کیا کہ انکو عقیلی اور ابو حاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا کہ دونوں نے بیان کیا ہے یہ ابو امامہ باہلی کے ساتھ فتوحات شام میں شریک ہوئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا ابو وائل نے بیان کیا ہے میں سلمان بن ربیعہ کے پاس چالیس دن تک آتا رہا لیکن میں نے انکے پاس کسی مستغیث کو نہیں پایا اور یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے گھوڑوں کے کام پر مقرر تھے ابو عبیدہ نے انکو سلمان الخیل کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے ہر ایک شہر میں بہت سے گھوڑے جہاد کیواسطے تیار کیے تھے انھی میں سے کوفہ میں چار ہزار گھوڑے تھے دشمن جب سرحد پر آتا مسلمان ان گھوڑوں پر سوار ہو کر انسے لڑنے کیواسطے کوشش کرکے پہونچ جاتے اور سلمان کوفہ میں ان گھوڑوں کے والی تھے سلمان بن ربیعہ نے آذربیجان میں جہاد کیا تھا پھر اران اور خضر کے کناروں پر بمقام بلنجر میں جہاد کیا اور وہیں ۲۵ھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے ۲۹ھ اور بعض نے ۳۰ھ اور بعض نے ۳۱ھ نقل کیا ہے انسے عدی بن عدی اور ضبی بن ضبعد اور ابو وائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر ہیں انھوں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور بعض لوگ انکو سلمہ بیان کرتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے انشاء اللہ سلمہ کے بیان میں انکا ذکر پورے طور پر آئیگا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن اوس بن حجر بن عمرو بن حارث بن تیم بن ذہل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ضبی ہیں بصرہ میں فروکش ہوئے اور وہیں انتقال کیا مسلم ابن حجاج نے بیان کیا ہے کہ صحابہ میں انکے سوا اور کوئی ضبی نہ تھا سیرین کے دو لڑکے محمد و حفصہ اور ام الرائح رباب بنت صلیع بن عامر سلمان کی بھتیجی نے روایت کی ہے ہمیں اسمعیل ابن علی بن عبیداللہ اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ نے عاصم احول سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا وہ رباب سے وہ سلمان سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کرتی تھیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ کھولے تو چاہیے کہ خرمے پر روزہ کھولے اور اگر نہ پائے تو پانی سے روزہ کھولے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے اسکو روح نے شعبہ سے انھوں نے خالد حذا اور عاصم احول سے انھوں نے حفصہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو نقل کیا ہے اور رباب کا ذکر نہیں کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمان (رضی اللہ عنہ)

فارسی انکی کنیت ابو عبد اللہ ہر اور سلمان خیر کے لقب سے مشہور ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے لوگون نے انسے انکا نسب دریافت کیا انھون نے
جواب دیا کہ مین سلمان ابن اسلام ہون۔ انکی اصل فارس رام ہرمز سے ہر اور بعض لوگ کہتے ہین جی سے ہین جو صفہان کا ایک شہر ہر انکا نام اسلام سے پہلے
مابہ بن بوذخشان بن مورسلان بن بہبوذان بن فیروز بن سہرک تھا شاہ آب کی اولاد سے ہین فارس مین مجوسی آگ کے پوجنے والے تھے اور انکے مسلمان ہونے کا
سبب یہ تھا جسکی خبر ہمین ابو المکارم منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن محمد بن صفوان معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو البرکات سعد بن محمد بن ادریس خطیب اور ابو الفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفرج محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور مظفر بن محمد
طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو ذکریا یزید بن محمد بن ایاس قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن جابر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یوسف
بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحق نے بیان کیا نیز ابو ذکریا نے کہا اور ہمین عمران بن موسی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن عبد اللہ بکائی نے خبر دی وہ ابن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے
محمود بن لبید سے انھون نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی۔ نیز ابو ذکریا نے کہا اور ہمسے عبد اللہ بن عتاب بن حفص ابن غیاث نے بیان کیا اور
ہمین نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس نے ابن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے محمود ابن لبید سے انھون نے ابن عباس سے
روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا مجھسے سلمان نے بیان کیا کہ مین اہل فارس علاقہ اصبہان کے شہر جی کے ایک دہقان کا لڑکا تھا اور ابن ادریس کی
روایت مین ہر اور میرا باپ زمیندار تھا اور مین انکو تمام خلق مین سب سے زیادہ محبوب تھا اور بکائی کی حدیث مین ہر کہ تمام بندون سے زیادہ محبوب تھا
انھون نے مجھکو گھر مین مثل لڑکیون کے بٹھایا اور فارسی زبان حاصل کرنے مین کوشش کرتا تھا اور علی بن جابر کی حدیث مین ہر کہ مین مجوسیہ مین
کوشش کرتا تھا اور مین اس آگ مین تھا جو روشن کیجاتی ہر اور نہین گل ہوتی تھی اور میرے والد صاحب جائداد اور مکان والے تھے جسکا انتظام کیا
کرتے تھے ابن ادریس نے اپنی حدیث مین اتنا اور بڑھایا ہر کہ اپنے گھر مین (یعنی اپنے یہان مکان بنواتے تھے) انھون نے مجھسے ایک دن کہا ای
بیٹے لڑکے تم دیکھتے ہو مین یہان مشغول ہون تم باہر کھیتون پر چلے جاؤ لیکن رک نہ جانا کہ مین جائداد کا خیال چھوڑ کر تمھاری فکر مین پڑ جاؤن
مین جائداد دیکھنے کیواسطے نکلا اور نصرانیون کے گرجا کے پاس ہو کر گذرا وہ لوگ نماز پڑھتے تھے مین انکی طرف جھکا اور مجھکو انکا یہ کام اچھا معلوم ہوا
اور مین نے کہا کہ بخدا یہ ہمارے دین سے بہتر ہر اور مین انکے پاس کھڑا ہوا یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا نہ مین کھیت پر گیا اور نہ مین گھر باپ کی طرف
لوٹ کر گیا والد نے میرے لوٹنے مین دیر ہونے سے قاصدون کو میرے بلانے کو بھیجا اور مین نے نصاری سے جب مجھکو انکا فعل پسند آیا پوچھا کہ
کہ اس دین کی اصل کہان ہر ان لوگون نے جواب دیا کہ شام مین مین اپنے والد کے پاس لوٹ کر آیا انھون نے پوچھا ای صاحبزادے مین نے تمھارے
بلانیکو قاصد روانہ کیے تھے مین نے جواب دیا مین ایسی قوم کے پاس ہو کر گذرا جو گرجا مین نماز پڑھ رہے تھے مجھکو انکا دین پسند آیا اور مین نے جان لیا کہ
انکا دین ہمارے دین سے بہتر ہر میرے والد نے کہا تمھارا اور تمھارے اجداد کا دین انکے دین سے بہتر ہر مین نے کہا بخدا ہرگز نہین انکو میرا اندیشہ ہوا اور انھون نے
مجھکو مقید کر دیا مین نے نصاری کیطرف کہلا بھیجا اور انسے مین نے انکے دین پر موافقت کا اظہار کیا اور انسے پوچھا کہ جو شخص شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہو

مجھکو آگاہ کرو انھون نے ایساہی کیا مین نے بیڑیون کو اپنے پیر سے اُتارا اور انکے ساتھ نکلا یہانتک کہ شام مین پہونچا اور مینے انکے عالم کو دریافت کیا انھون نے
اسقف کو بتایا مین اسکے پاس آیا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اور کہا مین تمہاری خدمت کیا کرونگا اور تمہارے ساتھ نماز پڑھونگا اسنے کہا رہو مین اسکے ساتھ
رہا وہ اپنے دین مین بُرا تھا اور لوگون کو صدقہ کا حکم دیتا تھا اور لوگ جب اسکو کچھ دیتے اسکو اپنے واسطے رکھ لیتا یہانتک کہ اسنے سات مٹکے سونے اور چاندی سے
بھر کر جمع کیے اور مر گیا مینے لوگون کو اسکے حال سے آگاہ کر دیا وہ لوگ مجھکو پھیر کر لے آئے مین نے انکو اسکا مال بتادیا ان لوگون نے اسکو لٹکا دیا اور دفن
نہین کیا اور اسکو سنگسار کیا اور اسکی جگہ پر ایک بڑے دیندار زاہد آخرت مین رغبت کرنیوالے نیکمرد کو بٹھایا خدا نے اُسکی محبت میرے دلمین ڈالدی
یہانتک کہ اسکے مرنے کا وقت آگیا مین نے اُس سے کہا مجھے وصیت کر اسنے موصل مین ایک آدمی کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم اور وہ ایک ہی دین پر ہین یہانتک کہ وہ
ہلاک ہو گیا اور مین موصل مین چلا آیا اور مین اس شخص سے جسکا ذکر اسنے کیا تھا ملا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اور یہ کہ فلان شخص نے مجھکو تمہارے
پاس آنیکا حکم دیا ہی اسنے کہا ٹھہر مین نے اسکو اسی شخص کے طریقہ پر پایا یہانتک کہ اسکے مرنے کا وقت آگیا مینے اس سے کہا مجھکو وصیت کر اسنے کہا مین
کسی کو نہین جانتا جو ہمارے طریقہ پر ہو سواے ایک شخص کے جو عموریہ مین رہتا ہی مین اسکے پاس عموریہ مین آیا اور اسکو اپنے حال سے آگاہ کیا اسنے
مجھکو ٹھہرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ جمع ہو گیا اور مینے کچھ بکریان اور گائین لے لین جب اسکے مرنے کا وقت آگیا مینے کہا مجھکو کسکے پاس جانیکی
وصیت کرتا ہی اسنے جواب دیا مین اسوقت کسی کو نہین جانتا جو ہماری جیسی حالت پر ہو لیکن اُس نبی کا زمانہ قریب ہی جو دین حنیفیہ ابراہیم پر
مبعوث ہوگا اسکی ہجرت کی جگہ کھجورون والی زمین ہی اور اسمین کھلی ہوئی نشانیان اور علامتین ہین اُسکے دونون مونڈھون کے درمیان مین مہر نبوت
ہی وہ ہدیہ کھاتا ہی اور صدقہ نہین کھاتا پس اگر تجھسے ہو سکے تو اُسکے پاس پہونچ جاؤ (وہ یہ کہکر) مر گیا اور عرب کے قبیلہ کلب کا قافلہ میرے پاس ہو کر
گذرا مین نے انسے کہا مین تمہارے ساتھ چلونگا اور تمکو اپنی یہ بکریان اور گائین دیدونگا تم مجھکو اپنے شہر کیطرف لیچلو وہ مجھکو وادی القریٰ کیطرف
لے گئے اور مجھکو ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر ڈالا مین نے کھجور کے درختون کو دیکھکر جان لیا کہ یہ وہی شہر ہی جسکی صفت مجھسے بیان کی گئی تھی اور مین
اپنے مشتری کے پاس رہا اسکے پاس قبیلہ بنو قریظہ کا ایک آدمی آیا اور اسنے مجھکو اس سے خرید کیا اور مجھکو مدینے مین لیکر آیا مینے اسکا وصاف
سے اسکو پہچان لیا اور اس شخص کے پاس اسکی کھجورون مین کام کرتا رہا۔ خدا نے اپنے نبی کو مبعوث بھی کر دیا لیکن مین اس سے غافل رہا یہانتک کہ آپ
مدینہ مین تشریف لائے اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف مین اُترے۔ مین کھجور کی چوٹی پر تھا کہ میرے مالک کا بھتیجا آیا اور اسنے کہا اے فلان خدا بنو قیلہ کو ہلاک کرے
وہ ابھی انکے پاس ہو کر گذرا وہ لوگ ایک شخص کے پاس جو مکہ سے آیا ہی اور اپنے کو نبی کہتا ہی مجتمع ہین بخدا مین اسکو سنکر خوش ہو گیا اور مارے خوشی کے درخت کانپنے لگا
یہانتک کہ مین گرنے کے قریب ہو گیا اور جلدی سے اُتر آیا اور پوچھا یہ کیا خبر ہی میرے مالک نے مجھکو ایک گھونسا مارا اور کہا تمکو اس سے کیا مطلب تم اپنا کام
کرو مین اپنا کام کرنے لگا یہانتک کہ شام ہو گئی مین نے کچھ کھجورین جمع کین اور انکو لیکر آپ کے پاس آیا آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ قبا مین تھے مینے کہا میرے پاس
کچھ جمع ہو گیا مین چاہتا ہون کہ اسکو صدقہ کردون اور مجھکو معلوم ہوا کہ آپ نیک آدمی ہین اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب محتاج ہین مین آپ لوگون کو
اسکا زیادہ مستحق جانتا ہون اور اسکو آپکے سامنے رکھدیا آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ وہ لوگ کھانے لگے مینے اپنے دلمین کہا

کہا یہ ایک نشانی ہوئی اور اونٹ آیا اور آپ بھی قبا سے مدینہ چلے آئے مین نے کچھ اور جمع کیا اور اسکو آپکے پاس لیکر آیا اور کہا مین نے آپکی بزرگی کیواسطے رکھا اور آپکے واسطے ہدیہ لایا ہون اور یہ صدقہ نہین ہے آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپنے اور آپکے اصحاب نے کھایا میں نے کہا یہ دو نشانیان ہوئین اور واپس آیا پھر مین آپکے پاس آیا آپ ایک جنازے کے پیچھے بقیع غرقد مین تشریف لیے جاتے تھے آپکے گرد بیش آپکے اصحاب تھے مین نے سلام کیا اور پھر کر آپکی پشت مین مہر نبوت دیکھنے لگا آپنے میرا ارادہ معلوم کرکے چادر اتار دی مین نے مہر نبوت دیکھ لی اور اسکو بوسہ دیکر رونے لگا آپنے مجھکو اپنے سامنے بٹھایا مین نے آپ سے اپنا کل حال بیان کیا جسطرح اے ابن عباس مین تم سے بیان کرتا ہون آپنے اسکو پسند کیا اور چاہا کہ اپنے اصحاب کو بھی یہ خبر سنا مین بدر اور احد مین آپکے ساتھ شریک ہونے سے غلامی کیوجہ سے مجبور ہو گیا آپنے مجھسے فرمایا اے سلمان تم مکاتب بن جاؤ مین ہمیشہ اپنے مالک سے کہتا رہا یہان تک کہ مین نے اس سے تین سو درخت لگانے اور چالیس حبہ سونے پر کتابت کر لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی کھجور کے درختون سے مدد کرو ان لوگون نے پانچ (پانچ) دس (دس) سے مدد کی یہانتک کہ تین سو درخت میرے پاس جمع ہو گئے اور آپ نے مجھسے فرمایا انکے واسطے تھالے کھودو اور انکو بٹھاؤ نہین یہانتک کہ مین اپنے ہاتھ سے انکو بٹھالون مین نے تھالون کو کھودا اور صحابہ نے میری اعانت کی یہانتک کہ مین فارغ ہو گیا اور آپکے پاس آیا مین آپکو درخت لا کر دیتا تھا اور آپ اسکو جماتے تھے اور مٹی برابر کرتے جاتے تھے۔ آپ لگا کر واپس گئے اور خدا کی قسم ان درختون مین سے ایک بھی نہین ضائع ہوا اور سونا باقی رہگیا تھا کہ آپ بیٹھے ہوے تھے آپکے ساتھیون مین سے ایک شخص انڈے کے برابر سونا لایا جو کسی کان مین ملا تھا آپنے فرمایا مسکین سلمان فارسی مکاتب کو بلاؤ اور کہا اسکو ادا کرے مین نے کہا یا رسول اللہ جو کچھ مجھپر ادا کرنا ہے اسکو یہ کہان پورا کر سکتا ہے۔ اور ابو الطفیل نے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے انڈے سے میری مدد فرمائی تھی اگر مین اسکو پہاڑ احد سے وزن کرتا تو وہ اُس سے بھاری ہوتا بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے بعض حوارین سے ملاقات کی تھی اور بعض کہتے ہین کہ وہ مکہ مین مسلمان ہوے تھے لیکن یہ کچھ نہین ہے اور سب سے پہلے یہ آپکے ہمراہ خندق مین شریک ہوے اور خندق کے بعد کسی مشہد مین پیچھے نہ رہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو الدرداء کے درمیان مین بھائی چارا کیا تھا ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد ابن مسعدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابو ذئب نے سعید بن ابی سعید سے انھون نے عبد اللہ ابن ودیعہ سے انھون نے سلمان فارسی سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہانتک ہوسکے پاک ہو پھر اپنے تیل کو لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو ملے اور کسی دو شخصون مین جدائی نہ ڈالی ہو اور جب امام نکلے خاموش رہے خدا اسکے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے گناہون کو معاف کر دیتا ہے اور اسکو آدم بن ابی ایاس نے ابن ابی ذئب سے انھون نے سعید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابن ودیعہ سے انھون نے سلمان سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عجلان نے سعید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابن ودیعہ سے انھون نے ابوذر سے اسکی روایت کی ہے۔

ادرہمین ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسماعیل بن علی بن عبد اسد اور ابو جعفر عبید اسد بن احمد بن علی سنے اپنی سندون سے محمد بن عیسیٰ
سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے حسن بن صالح سے انھون
نے ابو ربیعہ ایادی سے انھون نے حسن سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا
صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تین شخصون (یعنی علی اور عمار اور سلمان) کی مشتاق ہے سلمان بہترین صحابہ اور زہاد اور فضلا مین سے
تھے اور رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے مقربین سے تھے حضرت عائشہ بیان کرتی ہین کہ سلمان رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس رات کو بیٹھتے تھے یہانتک کہ قریب ہوتا تھا کہ وہ مجھسے رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے بارے مین سبقت
لے جائین حضرت علیؓ سے سلمان کے بارے مین دریافت کیا گیا آپنے جواب دیا کہ انکو اولین و آخرین کا علم تھا وہ ایسے
دریا ہین جو خشک نہین ہوتا وہ ہم مین سے (یعنی اہل بیت) ہین۔ رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے سلمان اور ابو الدردا مین
بھائی چارہ کیا تھا۔ ابو الدردا شام مین ٹھہرے اور سلمان عراق مین۔ ابو الدردا نے سلمان کو خط لکھا کہ تمپر سلام ہو امابعد
خدا نے مجھکو تمہارے بعد مال اور لڑکے عنایت کیے اور مین پاک زمین پر فروکش ہوا سلمان نے انکو جواب لکھا تمپر سلام
ہو۔ امابعد تم نے مجھے لکھا تھا کہ خدا نے تمکو مال و فرزند عنایت کیے سو تم جانو کہ مال و فرزند کی زیادتی خیر نہین ہے خیر یہ
ہے کہ تمہارا حلم زیادہ ہو اور تمہارا علم تمکو نفع دے۔ اور تمنے مجھے لکھا تھا کہ تم ارض مقدسہ مین وارد ہوے ہو حالانکہ
زمین کسی کے واسطے عمل نہین کرتی تم عمل کرو گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپکو مُردون سے شمار کرو۔ حذیفہ نے سلمان سے
کہا ہم تمہارا گھر نہ بنوادین سلمان نے پوچھا کیون (کیا اسواسطے کہ) مجھکو بادشاہ بنادو اور میرے واسطے ایسا گھر بنادو جیسا کہ تمہارا گھر
مدائن مین ہے انھون نے جواب دیا نہین بلکہ پھونس سے اور اسکی چھت چٹائی کی کہ جب تم کھڑے ہو قریب ہو تمہارے سر پر گرنے
کے اور جب لیٹو تو تمہاری آنکھ پر گرنے کے قریب ہو سلمان نے جواب دیا گویا کہ تم میرے دلمین تھے (اور جو میری خواہش تھی اسی
کو تم نے بیان کیا) انکا عطیہ پانچ ہزار تھا جب عطیہ ملتا اسکو تقسیم کر دیتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے یہ ڈلیان بناتے تھے
انھون نے رسول خدا صلی اسد علیہ سلم کو غزوۂ احزاب مین خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا جب عرب کے گروہ لڑنے آئے تھے اور جب رسول خدا
صلی اسد علیہ وسلم نے کھودنے کا حکم دیا مہاجرین و انصار مین سلمان کے بارے مین گفتگو ہوئی (سلمان قوی آدمی تھے) مہاجر کہتے تھے سلمان ہم مین سے
ہین اور انصار کہتے تھے سلمان ہم مین سے ہین آپنے فرمایا سلمان ہم مین سے ہین یعنی اہل بیت مین انسے ابن عباس اور انس اور عقبہ بن عامر اور
ابوسعید اور کعب بن عجرہ اور ابو عثمان نہدی اور شرحبیل بن سمط وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابو منصور بن شحی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن مرجی نے خبر
دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر نے منصور سے انھون نے

ابراہیم سے انھون نے علقمہ سے انھون نے قرشع ضبی سے انھون نے سلمان فارسی سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تم جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہی مینے کہا خدا ور رسول زیادہ جاننے والے ہین آپنے فرمایا یہ وہی دن ہی جسمین خدای عزوجل نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو جمع کیا جو بندہ جمعہ کے دن ایک صاف ہو پھر جمعہ مین آوے اور امام کے نماز سے فارغ ہونی تک بات نہ کرے خدا اسکو اسکے اگلے گناہون کا کفارہ کر دے گا انکی وفات حضرت عثمان کی آخری خلافت ۳۵ھ مین ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ۳۶ھ کے اوائل مین ہوئی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ حضرت عمر کی خلافت مین وفات ہوئی لیکن پہلا قول زیادہ مشہور ہی۔ عباس بن یزید نے بیان کیا کہ اہل علم بیان کرتے ہین کہ سلمان ساڑھے تین سو برس زندہ رہے لیکن ڈھائی سو مین کسی کو شک نہین ہی۔ ابو نعیم نے لکھا ہی کہ سلمان بڑے عمر والون مین سے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے عیسی بن مریم کو پایا تھا اور دونون کتابین پڑھی تھین اور انکی تین لڑکیان تھین ایک لڑکی اصبہان مین اور ایک جماعت کا خیال ہی کہ اہل اصبہان انھین کی اولاد سے ہین اور دو لڑکیان مصر مین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ادرع۔ یہ وہی ہین جنکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مین ابن ادرع کے ساتھ ہون (جب کہ آپنے اس جماعت سے جو تیر چلا رہے تھے فرمایا تھا کہ تم تیر چلاؤ مین ابن ادرع کے ساتھ ہون۔ انکے والد کا نام ذکوان تھا ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ہشام بن سعد نے زید بن سلم سے انھون نے ابن ادرع سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات پاسبانی کر رہا تھا کہ آپ اپنی کسی حاجت کے واسطے نکلے مجھکو دیکھکر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چلے اور ہمارا گذر ایک آدمی پر ہوا جو نماز مین قرآن باواز بلند پڑھ رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی کہ یہ ریاکار ہو وہ کہتے ہین مین نے پوچھا کہ یارسول اللہ تم نماز پڑھتے ہین اور قرآن باواز بلند پڑھتے ہین آپنے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا تم اسکو مغالبہ سے نہین پا سکتے سلمہ کہتی ہین پھر ایک رات کو آپ کسی حاجت کیواسطے نکلے مین پہرا دے رہا تھا آپنے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم ایک آدمی پر گذرے جو نماز مین قرآن باواز بلند پڑھ رہا تھا مین نے کہا شاید یہ ریاکار ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہین یقینی وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہین سلمہ کہتے ہین مین نے دیکھا تو وہ عبد اللہ ذو البجادین تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ہین انکی کنیت ابو سعد ہی بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور معرکہ جسر ابی عبید ۱۴ھ مین ۳۸ سال کی عمر مین شہید ہوئے

اور بعض لوگ کہتے ہیں شہادت کے وقت انکی عمر ۶۳ برس کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں ہی نے سائب بن عبید و نعمان بن عمرو کو بدر کے دن قید کیا۔
یہ سب ابو حاتم رازی نے ذکر کیا ہے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ بن سلامہ اشہلی بیان کیا ہے بدر میں شریک ہوئے تھے انکی روایت
عروہ نے بیان کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحق سے ان لوگوں کے بیان میں جو خاندان بنو سلمہ شہل اور قبیلہ اوس سے بدر میں شریک ہوئے
سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارث کو بیان کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکی پسندیدگی اپنے قول سے کر دی انکے حلیف
تھے کی لیکن ابن مندہ نے انکا حلیف ہونا نہیں ذکر کیا حالانکہ نسب کا سیاق اوپر دال ہے کیونکہ انکے نسب میں عبد الاشہل نہیں ہیں بلکہ حارثہ بن حارث
بن خزرج کے لڑکے ہیں اور عبد الاشہل جشم بن حارث بن خزرج کے بیٹے تھے اور جشم عبد الاشہل کے والد اور حارثہ بن حارث کے بھائی تھے
واللہ اعلم اور ابن اسحاق نے انکو عبد الاشہل کی اولاد میں ذکر کیا ہے زیاد بن عبد اللہ بکائی اور سلمہ بن فضل اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت
کی ہے انھوں نے کہا کہ وہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے اور بنو حارثہ بن حارث کے خاندان سے تھے لیکن یونس بن بکیر نے اپنی روایت میں
حلیف ہونا نہیں ذکر کیا اور ابن مندہ نے یونس کی روایت نقل کی ہے اسی وجہ سے انکا حلیف ہونا نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن حجر بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ۔ اکرمی کندی ہیں۔ انکی مسجد کوفہ میں تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں وفد میں ساتھ تھے اور مسلمان تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

اسید کے والد ہیں۔ انکا ذکر انکے بیٹے اسید کے ذکر میں ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اکوع۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلمہ بن عمرو بن اکوع۔ سنان بن عبد اللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے بیٹے اسلمی ہیں۔
انکی کنیت ابو مسلم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو ایاس اور بعض ابو عامر بیان کرتے ہیں اکثر لوگ ابو ایاس انکے بیٹے ایاس کی وجہ سے کہتے ہیں
سلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے شجرہ کے نیچے دو مرتبہ بیعت کی تھی مدینہ میں رہتے تھے پھر وہاں سے ربذہ میں چلے آئے
یہ شجاع تیر انداز احسان کرنے والے بزرگ تھے انسے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہمارے آدمیوں میں بہتر سلمہ بن اکوع ہیں آپ نے اسکو غزوہ ذی قرد میں فرمایا تھا جب انھوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی اونٹنی کو چھڑایا تھا انسے مروی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
حدیبیہ کے دن موت پر بیعت کی اور دوسروں نے روایت کی ہے کہ ہم نے آپ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی لیکن یہ دونوں ایک ہی ہیں
کیونکہ نہ بھاگنے پر بیعت کرنا موت ہی پر بیعت کرنا ہے یہ کہ آپ نے ہر شخص سے بقدر اسکی شجاعت کے بیعت لی ہو۔ ابن اسحاق

بیان کرتے ہیں کہ جس شخص سے بھیڑیے نے گفتگو کی وہ یہی سلمہ بن اکوع ہیں لیکن یہ کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئے تھے اور ان کے بیٹے ایاس کہتے ہیں کہ میرے والد کبھی جھوٹ نہیں بولے اور جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے یہ ربذہ چلے گئے اور وہیں شادی کی اور انکی چند اولادیں ہوئیں اور یہ وہیں رہتے رہے اور مرنے سے چند شب پیشتر مدینہ واپس آگئے ان سے انکے بیٹے ایاس اور انکے غلام یزید بن ابی عبید وغیرہما نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابو الفضل عبد اللہ بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن محمد بن اسماعیل بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن سینا قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن [illegible] نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن سعید قطان نے یزید بن ابی عبید سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسی بات میری طرف منسوب کرے جسکو میں نے نہیں بیان کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔ سلمہ نے سنہ ۷۴ ہجری میں مدینہ میں بعمر اسی سال وفات کی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں ۶۴ھ میں انتقال کیا یہ اپنی داڑھی اور سر میں زرد خضاب لگاتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم تمیمی یعلی بن امیہ (جو ابن امیہ کے نام سے مشہور تھے) کے بھائی ہیں دونوں کی والدہ منیہ تھیں انھوں نے مع اپنے بھائی کے ہجرت کی انکا شمار مکیوں میں ہے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے خالد بن کثیر ہمدانی سے انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے صفوان بن یعلی سے انھوں نے اپنے والد اور اپنے چچا سلمہ بن امیہ سے روایت کی کہ وہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں گئے اور ہمارے ساتھ ایک ہمارے ساتھی تھے انسے ایک آدمی نے مقابلہ کیا اور انکی بانہہ میں کاٹا انھوں نے اپنے ہاتھ کو ان کے منہ سے کھینچ لیا انکے آگے کے دو دانت گر گئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیت لینے کی غرض سے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے بھائی کے پاس جاتے ہو اور اسکو مثل اونٹ کے کاٹتے ہو پھر میرے پاس دیت مانگنے آتے ہو اور آپ نے اسکو معاف کر دیا۔ انکی روایت عمرو بن دینار اور ابن جریج اور ہمام نے عطا سے [illegible] صفوان سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ)

انصاری یزید بن سلمہ کے والد اور عبد الحمید بن یزید بن سلمہ کے دادا ہیں۔ انکی روایت کردہ مرفوع حدیث چھوٹے لڑکے کو اپنے والدین میں اختیار دیے جانے کی بابت جب والدین میں جدائی واقع ہو اہل بصرہ کے نزدیک ہے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبد الحمید کے والد ہیں نہ دادا لیکن یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے جسکو ہمنے اوپر بیان کیا انکی روایت کردہ حدیث کو عثمان بن عبید نے عبد الحمید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **علمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقاء خزاعی۔ ابن ابی حاتم انکے رجال میں ہیں۔ کہ قائل ہیں مگر میں نے انکی روایت انکے باپ ہی سے پائی ہے ان سے انکے بیٹے عبداللہ بن سلمہ نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل انصاری اشہلی۔ کنیت ان کی سلامہ (ابو سلامہ بن وقش کے لڑکے ہیں) انکے چچا کے لڑکے ہیں بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے یہ بھی اور انکے بھائی عمرو بن ثابت بھی انکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ ان دونوں کے والد ثابت اور چچا رفاعہ بن وقش اسی دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے سلمہ ابن ثابت احد کے دن شہید ہوئے۔ انکو ابو سفیان نے شہید کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ۔ بعض لوگوں نے سہل بیان کیا ہے۔ داود بن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے سلمہ بن جاریہ سے روایت کی انہوں نے کہا ایک گروہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہم اس گھر میں رہتے تھے اور ہم بہت لوگ تھے فنا ہو گئے آپنے فرمایا تم اسکو کیوں نہیں چھوڑ دیتے حالانکہ وہ برا ہے اور اسکی روایت ابن مندہ نے سعد بن سہل بن حارثہ سے کی ہے اسکا ذکر سہل کے بیان میں ان شاء اللہ آئیگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سہل تابعی ہیں انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ اسماء بن حارثہ کے بھائی تھے ہم انکا مع انکے بھائیوں کے ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید انصاری ہیں۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش۔ ابن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے ہم انکا ذکر حضرمی میں کر چکے ہیں۔ ابن شاہین نے اپنی سند سے روایت کی انہوں نے کہا سلمہ بن حبیش جب ضرار بن ازور کے ہمراہ آئے یہ اشعار پڑھتے تھے[۱] الا ینتہی عنوہ الاشتانہ منا ۔ الهوی اذ بلدنا منزل السنینا
حبت لارجهاملغی فقلت لها ۔ انک ان تبلغنی تنعشنی دینی ۔ تذکرت اتجاهنا بنا جمعہ ۔ الی انال تخبی متقی الدین

انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

---

[۱] ترجمہ۔ میں ادبیری کرتی ہوں انکو ان الی وطنی مختلف خواہش ہوئے ہیں جبکہ ہم خیبر کی جگہ شام آئے ہیں پہنچ جا ئیں دمشق ہر کہ میں اسکو پیچھے واپس کر دوں۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

خزاعی ہین انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہے اور انکا حال کچھ نہین ذکر کیا۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خفل کنانی۔ خاندان بنو عریج بن عبد مناۃ بن کنانہ سے ہین حجاز مین رہتے تھے حضرت معاویہ دمشق مین خطبہ پڑھ رہے تھے یہ حاضر ہوے اور انسے کہا اے معاویہ تم نے انصاف کیا حالانکہ تم منصف نہ تھے انھون نے کہا تم کو اس سے کیا گویا مین تمہارا خراب گھر مقام جحفہ مین دیکھ رہا ہون اسکے ایک خیمہ مین مینڈھے ہین اور ایک خیمہ مین گلہ ہے اسکے صحن مین تھوڑی سی بکریان ہین سلمہ نے خواب دیکھا کہ جتنے اسوقت ہین دیکھا جب زمانہ ہمارے خلاف تھا ہماری موافقت نہ کرتا تھا بخدا آج اسکے اندر خوبی ہے ذخیرہ خلافت کے تو کیا تمنے دیکھا کہ مین نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہو یا حلال کا مال کھایا ہو معاویہ نے کہا تم کہان ہو تاکہ مین تمکو دیکھون اور کون مسلمان ہے جسپر تم قابو پاؤ تاکہ اسکو مار ڈالو اور کونسا مال ہے جسپر تمکو قدرت ہو تاکہ تم اسکو حاصل کرو بیٹھو۔ اتمکو بیٹھنے کی توفیق ہو سلمہ نے کہا نہین خدا کی قسم لیکن مین اس جگہ چلا جاونگا جہان سے تمہاری آواز نہ سُن سکون اور چلے گئے معاویہ نے کہا انکو واپس لاؤ لوگ انکو واپس لے آئے معاویہ نے کہا مین خدا سے تمہارے بارے مین بخشش چاہتا ہون مین نے تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے دیکھا تم نے آنحضرت کو سلام کیا انھون نے تمکو جواب سلام دیا اور تمنے آنحضرت کو ہدیہ دیا انھون نے تمہارا ہدیہ قبول کرلیا اور تم مسلمان ہوے اور تم اپنی قوم مین نیک تھے اور بیشک تم اپنی قوم مین شریف ہو اور تمنے اسدن ہادیہ [illegible] والے طرف البلقا کے دن میرے خوف کو دور کیا تھا تم بیٹھو یہانتک کہ مین فارغ ہوجاؤن جبوہ فارغ ہوے ان [illegible] اور انکے ساتھ [illegible] کیا۔ انکا تذکرہ حافظ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عنزی [illegible] ابن شاہین نے لکھا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے اور انکا کچھ حال نہین بیان کیا۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر۔ حمیزہ بن زہیر کے بھائی تھے۔ یہ دیت کیواسطے گھر سے نکلے تھے کہ بنو غفار کے چرواہون نے انکو قتل کر ڈالا ام البنین بنت شرحبیل عبدیہ نے خالد بن سعد عنبری سے روایت کی انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے حمیزہ بن زہیر نے کہا یارسول اللہ میرا بھائی سلمہ بن زہیر ہجرت کیواسطے نکلا تھا اسکو مدینہ حرام مین قتل کر ڈالا آپنے پچاس اونٹ انکو دیت مین دیدیے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے سوید بن زہیر کا بھائی بیان کیا ہے اور انکا ذکر سوید مین نہین کیا بلکہ حمیزہ مین کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہ انھون نے وہم کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم بن محمد بن سلمہ بن تمیم بن سلمہ بن تحیم مدنی نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سلمہ بن تحیم سے روایت کی انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ہمارا ساتھی اپنی دشمنی پر سوار ہوا تھا جو تندرست نہ تھی اسپر سے گر کر مر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھی نے اپنے آپ سے دھوکہ کھایا اسپر نماز جنازہ نہ پڑھی آپ نے نہ پڑھی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد عنزی اور بعض لوگ سلمہ بن سعید بن حریز عنوی بیان کرتے ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں آئے تھے ان سے قیس بن سلمہ نے روایت کی کہ وہ اور انکے گھر والوں کی ایک جماعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئی ان لوگوں نے آپ سے اجازت طلب کی اور اندر داخل ہوئے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ قبیلہ عنزہ کا وفد ہے آپ نے فرمایا بخ بخ بخ عنزہ اچھا قبیلہ ہے

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں کلبی نے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی انھوں نے کہا آیت یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ عبداللہ ابن سلام اور کعب کے دو بیٹے اسد اور اسید و ثعلبہ بن قیس اور سلام عبداللہ بن سلام کے بھانجے و سلمہ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی یہی لوگ اہل کتاب کے مومن تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے سلمہ بن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں لکھا ہے اور اسمیں شک نہیں کہ ان کے باپ کا نام دونوں سے گر گیا ہے ورنہ وہ عبداللہ کے بھائی ہوتے۔ روایت اور صحیح یہی ہے کہ وہ بھائی ہیں نہ بھتیجے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوار بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ہیں انکی والدہ سلمی بنت سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ حارثیہ تھیں۔ انکی کنیت ابو عوف تھی عقبہ اولی اور ثانیہ میں بالاتفاق شریک تھے پھر بدر اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو اور انکے بھائی سلکان بن سلامہ کو یمامہ کا عامل مقرر کیا تھا انسے محمود بن لبید نے خبر دی ہے والد نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے محمود بن لبید بنو عبدالاشہل کے بھائی سے انھوں نے سلمہ بن سلامہ ابن وقش سے روایت کر کے بیان کیا اور یہ اصحاب بدر میں سے ہیں انھوں نے کہا ہمارے ہمسایہ میں خاندان بنو عبدالاشہل کا ایک یہودی رہا کرتا تھا وہ ہمارے پاس ایک دن اپنے گھر سے نکل کر آیا یہاں تک کہ بنو عبدالاشہل کی مجلس میں آ بیٹھا (سلمہ کہتے ہیں میں اسوقت سب سے کم سن تھا میرے اوپر ایک چادر پڑی تھی میرے گھر کے صحن میں میرا خواب گاہ تھا) اسوقت

بعث اور قیامت اور حساب اور میزان اور جنت اور دوزخ کا ذکر کیا یہ اسنے ایک ایسی قوم کے سامنے بیان کیا تھا جو شرک اور بت پرست تھے انھون نے کہا تیرا برا ہو اے شخص کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہ ہونے والا ہو یعنی لوگ مرنے کے بعد ایسے مکان کیطرف اوٹھائے جائینگے جسمین جنت اور دوزخ ہے جسمین اپنے اعمال کا بدلہ پائینگے۔ اسنے جواب دیا ہان قسم ہے خدا کی انھون نے کہا اسکی کیا نشانی ہے اسنے جواب دیا کہ ایک نبی ان شہرونکی طرف سے مبعوث ہونگے اور انھون نے مکہ کیطرف اشارہ کیا اور حدیث کو آخر تک ذکر کیا اور لیث بن سعد نے زید بن جبیر سے انھون نے محمود بن جبیرہ سے انھون نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی کہ وہ دونون ولیمہ مین داخل ہوئے اور سلمہ باوضو تھے اور انھون نے کھانا کھایا پھر چلے اور سلمہ نے وضو کیا ہمنے پوچھا کیا تمکو وضو نہ تھا انھون نے جواب دیا ہان لیکن ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ولیمہ میں گئے اور آپ باوضو تھے ہم نے کھایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ہمنے پوچھا کیا آپکو وضو نہ تھا آپ نے فرمایا ہان لیکن امور یا دث ہوا کرتے ہین اور یہ محدثات مین سے ہے اور لیث نے بن محمود جبیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے اور انکی وفات سلکھ مین بعمر ستر سال ہوئی اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ انکا انتقال سلکھ مین ہوا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے انکی والدہ ام سلمہ تھین انکو لیکر ان کے والد ابو سلمہ اور انکی والدہ ام سلمہ نے مدینہ مین ہجرت کی یہ کم سن تھے اور انھی کے نام سے دونون کی کنیتین ہین اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والدہ ام سلمہ کا نکاح کیا۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نکاح امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ کیا آپ اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوے اور دریافت کیا کہ کیا تم مجھے خیال کرتے ہو کہ مین نے انکی مکافات کردی اور یہ اپنے بھائی عمر بن ابی سلمہ سے بڑے تھے اور عبدالملک بن مروان کے زمانے تک زندہ رہے۔ انکی روایت معلوم نہین ہوتی اور نہ انکے اولاد ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد مین حاضر ہوے تھے۔ یہ سلمہ بن نفیع جرمی ہین اور سلمہ بن نفیع کے ذکر مین اس سے زیادہ انکا حال بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ کے بیان مین لکھا ہے اور مشہور سلمہ ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ ہمدانی- اور بعض لوگ قبیلہ کندہ سے بیان کرتے ہیں- انکا شمار صحابہ میں ہے- ابن عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی سے روایت کی ہے
وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قیس بن مالک کو ایک خط لکھا تھا جسکی ابتدا الفاظ ابتدائی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے-

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سنان ہے انسے انکے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری
ہو اور وہ کھانے کو رکھتا ہو اسکو روزہ رکھنا چاہیے جس جگہ چاند دیکھے- انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ
سلمہ بن محبق ہیں اسکی روایت ابو قلابہ نے عبد الصمد بن عبد الوارث سے اور مسلم بن ابراہیم سے دونوں نے حبیب بن عبد الصمد بن حبیب سے انھوں نے سنان
ابن سلمہ بن محبق سے انھوں نے اپنے والد سے کی ہے-

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن سلمان بن صمہ بن حارثہ بن حارث بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج- انصاری
خزرجی ہیں- یہ بنو بیاضہ کے حلیف ہیں- اسی وجہ سے انکو بیاضی کہتے ہیں اور بیاضہ عبد حارثہ بن مالک بن غضب کے
بیٹے ہیں اور بعض لوگ انکا نام سلمان بیان کرتے ہیں اور یہ صحیح اور اکثر ہے انکی روایت کردہ حدیث ابن مسیب اور ابو سلمہ اور
سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے اسحاق بن منصور
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن اسماعیل خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی
بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ سلمہ بن صخر بیاضی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا
یہانتک کہ رمضان گذر جائے اور جب نصف رمضان گذر گیا ایک رات انسے ہم بستر ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں آکر اسکو بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کردو انھوں نے کہا میں غلام کی وسعت نہیں رکھتا
آپنے فرمایا پے در پے دو مہینے روزے رکھو انھوں نے جواب دیا میں اسکی طاقت نہیں رکھتا آپنے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادو انھوں نے
جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن عمرو سے فرمایا انکو ایک عرق دیدو (عرق ایک پیمانہ ہے جسمیں ۱۵ صاع
بقدر ساٹھ مسکینوں کی خوراک کے آتے ہیں) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے-

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن عتبہ بن صخر بن خضیر بن حارث بن عبد العزی بن واثلہ بن کحیان بن ہذیل ہذلی ہیں یہ سلمان بن محبق ہیں محبق ہی کا نام صخر ہے

ابطح ان کا نسب ابن کلبی اور امیر ابونصر نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے اسکے خلاف بیان کیا ہے بعض لوگوں نے سلمہ بن ربیعہ بن محبق
بیان کیا ہے انکی کنیت ابو سنان انکے بیٹے سنان کے نام پر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین میں شریک تھے اور سعد بن ابی وقاص کے
ساتھ مدائن کی فتح میں شریک تھے۔ انکا شمار بصریین میں ہے ان سے قبیصہ بن حریث اور جون بن قتادہ اور سلمہ کے بیٹے سنان نے
روایت کی ہے قتادہ نے حسن سے انھوں نے جون بن قتادہ سے انھوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
مشکیزہ والی عورت کے پاس گئے اور پانی پینا چاہا لوگوں نے عرض کیا کہ مردہ کھال کی ہے آپ نے فرمایا اسکی طہارت اسکی دباغت ہو جاتی ہے اسکی روایت
سلیمان اور ہمام اور ہشام اور عمران قطان نے قتادہ سے اسی طرح کی ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے
سلمہ سے بلا واسطہ روایت کی ہے اور جون بن قتادہ کو ذکر نہیں کیا۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے (جو ابن سکینہ کے نام سے مشہور ہیں)
اپنی سند ابو داؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عقبہ بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو قتیبہ نے بیان کیا نیز ابو داؤد
نے بیان کیا کہ ہم سے حامد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن حبیب بن عبداللہ
ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حبیب بن عبداللہ نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی سے سنا
وہ اپنے والد سے روایت کرکے بیان کرتے تھے انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ
آسودگی بھر کھانا رکھتا ہو تو چاہیے کہ رمضان کے روزے رکھے جس جگہ کہ اسکو پاوے ابو احمد عسکری نے بیان کیا اصحاب حدیث محبق بالفتح
پڑھتے ہیں اور ابوبکر جوہری کے سامنے پڑھا انھوں نے اسکا انکار کیا اور کہا محبق بکسر با ہے میں نے کہا اصحاب حدیث تو محبق
پڑھتے ہیں انھوں نے کہا محبق معنی میں مفرط (یعنی اوز کردہ شدہ) کے ہیں کیا جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے لڑکے کا یہ نام رکھے اور محبق بالکسر
کے معنی اپنے دشمن کا بھگانے والا ہے۔ اور ابن کلبی نے اسکو محبق بالفتح نقل کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرادہ حبشی۔ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنوضبہ کی طرف سے رہن تھے دارقطنی نے بنوضبہ کے اخبار میں
بیان کیا ہے کہ صاحب کتاب عتیق جسنے قبیلہ بنوضبہ اور انکے شاعروں کے حالات میں کتاب لکھی ہے بیان کیا کہ انھیں میں سے سلمہ بن عرادہ بن
مالک ہیں انھوں نے کہا کہ مجھ سے حوذی بن یحیی ابو صفوان بن سلمہ بن عرادہ نے بیان کیا کہ سلمہ بن عرادہ نے عیینہ بن حصن فزاری سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے ایک چشمہ پانی پر جھگڑا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکے کو وضو کرنے دو انھوں نے وضو کیا اور صحیح رہا
شکم ای لئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن الاکوع اسلمی انکا ذکر سلمہ بن اکوع کے بیان میں گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشجعی قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان سے ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں ان سے ہلال بن یساف اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے منصور سے انھون نے ہلال بن یساف سے انھون نے سلمہ بن قیس سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وضو کرو ناک صاف کر لیا کرو اور جب ڈھیلے لیا کرو طاق لیا کرو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیصر ابو موسی نے بیان کیا کہ ابو زکریا ابن مندہ نے ابو یعلی کی روایت سے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ انکے دادا وغیرہ نے انکا ذکر سلامہ کے بیان میں کیا ہے اور ان کو دونون (یعنی سلامہ اور سلمہ) کہتے تھے ہمین ابو الفضل منصور ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے روایت کر کے بیان کیا کہ لہیعہ بن عقبہ نے انسے عمرو بن ربیعہ سے انھون نے سلمہ بن قیصر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن خدا کی رضا جوئی کیواسطے روزہ رکھے خدا اسکو دوزخ سے دور کر دیتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن مین اڑا ہو یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مر گیا ہو۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک سلمی انکا ذکر عمرو بن یاسر کی حدیث مین ہے عمار نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک سلمی کو جاگیر دی تھی اور انکو ایک تحریر لکھدی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما قطع محمد رسول اللہ سلمہ بن مالک قطعہ ما بین الحباطی الی ذات الاساود فمن حاقہ فلا حق لہ وحقہ حق۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن محبر انکی مسجد کوفہ مین ہے انکو محبر اسوجہ سے کہتے ہین کہ انکے نیزہ لگا تھا اور انکا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا (اور جبانیدتے ہوے کے جوڑنے کو کہتے ہین) انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن سنان انصاری قبیلہ بنو غنم بن کعب سے ہین یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ملیا جہنی۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انکا حال کچھ نہیں بیان کیا انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے ہین لیے انکو ... تخریج ...

نقل کیا ہو جنکی سماعت ہو چکی ہو اور میرا گمان ہو کہ ابو موسی نے جس کتاب سے نقل کیا ہو وہ غلط ہو گی یا مصنف نے غلطی کی کیونکہ سیالا بتقدیم الیا ہو فتح مکہ کے دن شہید ہوے خالد بن ولید کے سوارون مین تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن میلا ہین فتح مکہ کے دن شہید ہوے خالد بن ولید کے سوارون مین تھے راہ مین چوک گئے او شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن مسعود شجعی انکا نسب انکے والد کے بیان مین وارد ہوگا کوفہ مین فروکش ہوے انسے سالم بن ابی الجعد اور ابو مالک اشجعی نے روایت کی ہو۔ ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شیبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین منصور نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے سلمہ بن نعیم سے روایت کرکے خبر دی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے) انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا سے اس حال مین ملیگا کہ اسکے ساتھ کسی کو نہ شریک کرتا ہو جنت مین داخل ہوگا اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے اور اسکی روایت منصور نے سالم سے انھون نے سلمہ بن قیس سے کی ہو اور یہ وہم ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیع جرمی صحابی ہین انسے جابر جرمی نے روایت کی ہو اسکو ابو عمر نے اسیطرح مختصر بیان کیا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ سلمہ بن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد ہین اور یہی ابن نفیع جرمی ہین ان دونون نے سعد بن حبیب سے روایت کی کہ انھون نے کہا مین نے عمرو بن سلمہ جرمی سے سنا کہ ان کے والد اور انکی قوم کے چند آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت آئے جب لوگ مسلمان ہو چکے تھے اور اسلام قبول کیا اور تعلیم قرآنی حاصل کی اور پوچھا یا رسول اللہ کون شخص ہمکو نماز پڑہاوے آپنے فرمایا تم لوگون کو وہ شخص نماز پڑہائے جسنے قرآن زیادہ حاصل کیا ہو اور جب یہ لوگ کان پر آئے تو کسیکو مجھسے زیادہ قرآن کا حاصل کرنیوالا ایک جمع کرنیوالا نہین پایا اور مین ان لوگون کو نماز پڑہاتا تھا اور مین جرم کے کسی مجمع مین نہین حاضر ہوا مگر مین انکا امام رہا ہون اسوقت تک۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مین کہتا ہون ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ بن نفیع کا تذکرہ اسی تفصیل سے لکھا ہو جسطرح کہ ہمنے اسکو بیان کیا ہو اور حدیث جسکی روایت ان دونون نے کی ہو وہ دلالت کرتی ہو کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہو کیونکہ عمرو بن سلمہ جرمی جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے وہ عمرو بن سلمہ بکسر اللام ہو اور جنھون نے انکو سلمہ بفتح اللام کے درمیان مین ذکر کیا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے سوا غیر کا ذکر نہین کیا ہو لیکن ابو عمر نے دوسرا تذکرہ سلمہ بن قیس جرمی عمرو بن سلمہ کے والد کا لکھا ہے اور بیان کیا ہو کہ یہ عمرو کے والد (سلمہ) بکسر اللام ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو اور بیان کیا ہو کہ سلمہ نفیع کے بیٹے ہین طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انکا حال کچھ نہین بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل سکونی۔ اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ تراغمی اہل حمص سے ہیں صحابی تھے انسے جبیر بن نفیر اور ضمرہ بن حبیب اور یحییٰ بن جابر نے روایت کی ہے ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن طبری دینی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مبشر نے ارطاۃ بن منذر حمصی سے انھون نے ضمرہ بن حبیب سے روایت کی ہے انھون نے کہا مین نے سلمہ بن نفیل سکونی سے سنا وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا آپکے پاس آسمان سے کھانا آتا ہے آپنے جواب دیا میرے پاس گرم کھانا آتا ہے اس نے پوچھا کیا آسمین سے کچھ بچ رہتا تھا آپنے جواب دیا ہان اس شخص نے پوچھا پھر وہ کیا ہوا آپنے جواب دیا کہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا اور وحی ہو جو میری اوپر آتی ہے دیکھو تم بیشک تھوڑے دنون تک تمھارے درمیان ہون اسکے بعد تم نہین رہنے والے ہو مگر تھوڑے دن پھر تم انگلیان لگاتے جاؤ گے اور تم مین سے ایک دوسرے کو موت کی خبر دیگا پیشتر قیامت کے ہون گے زلزلون کے سال ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ان لوگون کے سکونی بیان کرنے سے اور بعض کے تراغمی کہنے سے دیکھنے والون کو کبھی یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ متناقض ہے حالانکہ یہ ایک ہی نسبت ہے کیونکہ تراغمی تراغم کیطرف منسوب ہے اور تراغم کا نام مالک بن معاویہ بن ثعلبہ بن عقبہ بن سکون ہے جو قبیلہ سکون کا ایک بطن ہے اور سکون ایک قبیلہ کندہ سے ہین اور ابن ابی عاصم نے انکو حمصین مین بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی قدیم الاسلام ہین۔ انکی والدہ ضباعہ ہین عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر قشیر کی بیٹی ہیں یہ ابوجہل بن ہشام کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہین بہترین اور بزرگ صحابہ مین سے ہین انھون نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف ہجرت نہین کرنے پائے اور خدا عزوجل کی راہ مین یہ بہت ستائے گئے اور رسول خدا صلعم قنوت نماز مین انکے واسطے اور نیز دوسرے کمزور مسلمانون کے واسطے دعا کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے بدر مین نہ شریک ہو سکے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز مین قنوت پڑھتے تھے تو دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانون کو جو مکہ میں ہین انکو نجات دے یہ تینون بنی مخزوم سے ہین ولید بن ولید خالد کے بھائی ہین اور عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ خالد کے چچا کے بیٹے ہین سلمہ نے مدینہ کو معرکہ خندق کے بعد ہجرت کی واقدی بیان کرتے ہین کہ سلمہ نے جب مدینہ کو ہجرت کی تو انکی والدہ نے کہا اللّٰہم رب الکعبۃ المحرمہ اظھر علی کل عدو سلمۃ[1] لہ یدان فی الامور المبھمۃ کف بھا یعطی وکف منعمۃ سلمہ موتہ مین شریک ہوئے تھے اور بھاگ کر مدینہ چلے آئے تھے اسی وجہ سے نماز مین نہین شریک ہوتے تھے کیونکہ لوگ انکو اور ان لوگون کو جو موتہ سے بچ رہے تھے (اے بھاگنے والے تم خدا کی راہ مین بھاگے ہو) کہکر پکارتے تھے

---

[1] ترجمہ اے اللہ محترم کعبہ کا مالک سلمہ کو ہر دشمن پر غالب کر اسکے دو ہاتھ ہین ہر مشکل امر مین ایک ہاتھ سے دیتا ہے اور ایک سے منع کرتا ہے ۱۲

۔۔ یہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ برابر رہتے رہے یہانتک کہ آپکی وفات ہو گئی تب یہ شام کیطرف جہاد کیواسطے نکلے جب حضرت
ابو بکر صدیق نے لشکروں کو شام کیطرف بھیجا تھا اور بمقام مرج الصفر سنہ ۱۴ھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں شہید ہوئے اور بعض
لوگ بیان کرتے ہیں بلکہ اجنادین کے واقعہ میں ماہ جمادی الاولی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ۲۴ راتیں قبل شہید ہوئے
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے
تھے انسے علقمہ بن قیس نے روایت کی ہے اور داود بن ابی ہند نے شعبی سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے سلمہ بن یزید جعفی سے روایت
کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اور میرے بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے اور ہمنے پوچھا یا رسول اللہ ہماری والدہ ملیکہ صلہ
رحم کرتی تھی اور مہمانوں کو کھانا کھلاتی تھی اور نیکی کے کام کرتی تھی وہ جاہلیت میں مر گئی تو کیا اسکو یہ نفع دیگا آپنے جواب دیا نہیں
ہم کہتے ہیں ہمنے پوچھا اسنے ہماری بہن کو جاہلیت میں زندہ درگور کر دیا تھا آپنے جواب دیا زندہ درگور کرنیوالی اور جسکو زندہ درگور کیا ہے
دونوں دوزخ میں ہیں مگر یہ کہ زندہ درگور کرنیوالی اسلام کو پائے اور خدا اس سے درگذر کرے۔ اسکی روایت ابراہیم نے علقمہ سے اور اسود نے
عبد اللہ سے کی ہے ہمیں خطیب عبد اللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابو داود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے جابر سے
انھوں نے یزید بن مرہ سے انھوں نے سلمہ بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا
آپ اللہ تعالی کے قول (انا انشانا ہن انشاء فجعلناہن ابکارا عربا اترابا) کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ وہ ثیبا و غیر ثیب ہیں۔ انکا
تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا کہ شعبی اور سماک کے شاگردوں میں انکے نام میں اختلاف کیا ہے بعض نے بیان کیا
کہ وہ سلمہ بن یزید ہیں اور بعض کہتے تھے وہ یزید بن سلمہ ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ انکی کنیت ابو یزید ہے انکا شمار اہل بصرہ میں ہے بعض لوگ کہتے ہیں وہ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ ضمری قبیلۂ
بنو کنانہ سے ہیں عبد الحمید بن یزید بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ انکے دادا مسلمان ہوئے اور انکی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا
دونوں کے درمیان میں ایک چھوٹا لڑکا تھا دونوں اسکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپنے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو
اس لڑکے کو دونوں کے درمیان میں اختیار دیدو جسکو چاہے پسند کرے باپ ایک طرف بیٹھ گئے اور ماں دوسری طرف بیٹھی وہ لڑکا
ماں کے پاس چلا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے خدا اسکو ہدایت دے وہ مسلمان باپ کیطرف لوٹ آیا عثمان بتی کی
روایت ہے کہ انھوں نے عبد الحمید بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسلمان ہوا اور انکی بیوی مسلمان نہو میں

مذاہب حنفیہ کے مسئلہ اس بارے میں مسکوت ہے ۱۲

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور انکو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ نہیں لکھا ہے شاید انھون نے دونوں کو ایک شخص خیال کرلیا ہو۔

(سیدنا) سلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس جرمی۔ عمرو بن سلمہ جرمی کے والد ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے سلمان ہونیکی خبر لیکر آئے تھے۔ یہ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے یہ وہی ہیں جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے حالانکہ سات یا آٹھ برس کے تھے اور انکے جسم پر ایک چادر تھی جب وہ سجدہ کرتے تھے انکی شرمگاہ ظاہر ہوجاتی تھی اس قبیلہ کی ایک عورت نے کہا اپنے امام کی شرمگاہ کو ہمسے چھپالو۔ اسکو بخاری نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے۔

(سیدنا) سلمی (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ تمیمی ہیں بنو سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ سے ہیں۔ ہوذہ بن علی حنفی شاہ یمامہ کے چچا کے بیٹے ہیں دونوں تمیم میں ملجاتے ہیں انکی کنیت ابو سالم ہے عبداللہ بن جابر نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے اور انھون نے کہا وہ اپنی والدہ ام سالم سے وہ ابو سالم سلمی بن حنظلہ تمیمی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہلاکی ہو بنو امیہ کو فلاں شخص سے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انکی روایت سے ایک حدیث ہے اور اسکے سوا کوئی نہیں ہے۔

(سیدنا) سلمی (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سلمی سے روایت کی ہے کہ ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے بالوں کو چار لٹیں کرکے گوندھتی تھیں اور جب نہاتی تھیں انکو یکجا کرلیتی تھیں اور اسپر سے پانی ڈالتی تھیں اور انکو کھولتی نہ تھیں اور جعفر سے دوسری روایت میں سلمی کی جگہ پر سالم کا نام ہے جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلمی (رضی اللہ عنہ)

ابن قین۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ سلمی بن قین صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور سلمی بن سلمی بن قین بن عمرو بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی حنظلی صحابی ہیں مہاجر ہیں عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ میں تھے انھون نے انکو ایک لشکر میں اہواز کیطرف روانہ کیا انھون نے فارسیوں کے مقابلہ میں خوب نیک نامی حاصل کی ہم انکا حرملہ بن مریطہ کے تذکرہ میں ذکر کرچکے ہیں۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

تیمی صحابی۔ انکا شمار بصریون مین ہر انسے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہو اور ابن سیرین کی روایت سے ہی کہ انھون نے کہا کہ یوم الدار مین (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کو باغیون نے گھیر لیا تھا) حضرت عثمان نے ہم لوگون کو باغیون کے مقابلہ سے منع کیا اور اگر وہ اجازت دیدیتے تو ہم انکو مار کر مدینہ سے نکالدیتے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن وقش۔ انصاری ہین۔ انکا نسب انکے بھائی سلمہ بن ثابت کے تذکرہ مین گذر چکا ہی۔ غزوۂ احد مین شہید ہوے انکو ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی ہین۔ انکی روایت کردہ حدیث ابو الملیح ہذلی کے پاس ہی۔ قاسم بن مطیب نے روایت کی ہی کہ ابو الملیح ایک جنازے کے ساتھ نکلا جب رکھدیا گیا لوگونکی طرف متوجہ ہوے اور کہا اپنی صفون کو برابر کرو اور اچھی طرح شفاعت کرو پھر ابو الملیح نے کہا مجھسے سلیط حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر آدمیونکی ایک امت نماز پڑھتی ہے انکی شفاعت مقبول ہوجاتی ہو امت کا اطلاق چالیس سے سو تک ہوتا ہی اور عصبہ کا دس سے چالیس تک ہوتا ہو اور نفر کا تین سے دس تک ہوتا ہی اور دوسرون نے اسکی روایت یون کی ہی کہ سلیط نے حضرت میمونہ سے روایت کرکے بیان کیا (آپمین سلیط اور آنحضرت کے درمیان مین ایک واسطہ اور بڑھ گیا جو پہلی سند مین نہ تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن خالد بن عوف صحابی ہین۔ یہ ان تینون شخصون مین سے ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن مشرکون کے پیچھے خبر لینے کو روانہ کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیط بن عمرو۔ عامری ہین ہمین ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے نامون مین جنھون نے حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی روایت کی ہی انھون نے بیان کیا کہ بنی عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے انکے ساتھ انکی بیوی بھی ہجرت کر گئی تھیں انسے وہان سلیط ابن سلیط پیدا ہوے یہ اپنے والد سلیط کے ساتھ جنگ یمامہ مین شریک ہوے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا

کہ یہ وہین شہید ہوئے اور ابو معشر نے بیان کیا کہ یہ وہان شہید نہین ہوئے اور یہی صحیح ہی کیونکہ زبیر نے انکی خبر مین بیان کیا ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حلّے پہنائے ایک حلہ انکے پاس بچ رہا انھون نے پوچھا کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ وہ اور اوسکے والد دونون نے ہجرت کی ہو لوگون نے عبداللہ بن عمر کو بیان کیا انھون نے کہا نہین بلکہ سلیط ابن سلیط ہین اور انکو وہ حلہ پہنایا۔ انکا ذکر اس حدیث مین جسکی روایت ابن سیرین نے کثیر بن افلح سے کی ہی آتا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون یہ سلیط علاوہ ابن سلیط ہین جنکا ذکر آگے آتا ہی اور انکے والد سہیل بن عمرو کے بھائی ہین اور انکے والد یمامہ مین شہید ہوئے اور شاید اسی وجہ سے ابن اسحٰق کو شبہ ہو گیا کہ انھون نے دیکھا کہ سلیط یمامہ مین شہید ہوئے انھون نے انکو خیال کر لیا حالانکہ وہ انکے والد ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سلیمان ہی انصاری بدری ہین محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کیواسطے نکلے آپکے ساتھ ابوبکر صدیق اور عامر بن فہیرہ ابوبکر صدیق کے غلام اور ابن اریقط تھے جو انکو راستہ بتاتے تھے آپکا گذر ام معبد خزاعیہ کے پاس سے ہوا (وہ آپکو پہچانتی نہ تھین) آپنے پوچھا یا ام معبد کیا تیرے پاس دودھ ہی انھون نے جواب نہین دیا خدا کی قسم بکریان لاغر تھین خشک ہو گئے اور ام معبد کے ساتھ جو کچھ بات چیت ہوئی اسکو آخر تک بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی ابوموسی نے بیان کیا کہ ابونعیم نے انکے اور سلیط بن قیس کے درمیان مین فرق کیا ہی اور یحییٰ نے انکی پیروی کی ہی اور طبرانی نے دونون کو جمع کیا ہی اور دونون کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کیا ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب عامری۔ سہیل و سکران فرزندان عمرو کے بھائی ہین اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہی اور دونون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے بیان مین جنھون نے حبشہ کو ہجرت کی روایت کی ہی کہ بنی عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے اور انکے ساتھ انکی بیوی تھین اور انسے وہان سلیط بن سلیط پیدا ہوئے۔ ابوعمر نے بیان کیا کہ سلیط بن عمرو ہین اور انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہی جسطرح کہ ہمنے اول مین بیان کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ وہ سہیل بن عمرو کے بھائی اور مہاجرین اولین سے ہین جنھون نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی موسی بن عقبہ نے شرکاء بدر مین انکا ذکر کیا ہی مگر اور کسی نے اصحاب بدر کے قلم مین انکا نام نہین بیان کیا انھی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوذہ بن علی حنفی اور ثمامہ بن اثال حنفی یمامہ کے سردارون کی طرف بھیجا تھا اور یہ بعثت سنہ ۶ یا سنہ ۸ ہجری مین ہوئی تھی اور سنہ ۱۲ھ مین شہید ہوئے۔ اور طبری نے بیان کیا کہ یہ جنگ یمامہ مین سنہ ۱۲ ہجری مین شہید ہوئے۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن مالک بن حسل۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے سردار ہوذہ بن علی کیطرف بھیجا تھا اسکو ابن اسحاق نے جعفی یا سے انھون نے عروہ سے انھون نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلیط ابن عمرو کو ہوذہ بن علی کیطرف روانہ کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونون نے اسیطرح انکا نسب بیان کیا ہو جسطرح شروع تذکرہ مین اسکو ہمنے بیان کیا مین کہتا ہون یہ سلیط بن عمرو بن مالک وہی سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہوچکا ہو مین نہین جانتا کہ کیون ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون مین تفرقہ کردیا اور انکو شبہ اسوجہ سے ہوا کہ ان دونون یعنی ابن مندہ اور ابو نعیم انے پہلے شخص کے نسب مین عمرو بن عبد شمس اور دوسرے مین عمرو بن مالک لکھا اور اسی وجہ سے انھون نے پہلے تذکرہ مین ہوذہ کیطرف بھیجے جانے کو نہین ذکر کیا اور دوسرے مین ذکر کیا۔ اور نیز انھون نے پہلے تذکرہ مین پورا نسب لکھا جس سے کوئی نام حذف نہین ہوا اور دوسرے مین عمرو کو مالک ابن حسل کیطرف منسوب دیکھکر اسکو بھی نام خیال کرلیا اسلیے انکو دو شخص قرار دیدیے حالانکہ یقیناً دوسرے نسب مین عمرو اور مالک کے درمیانی نام محذوف ہوگئے ہین اور ابو عمر نے اسکو خوب بیان کیا ہو کیونکہ انھون نے انکا نسب اور انکا ہجرت کرنا اور انکا ہوذہ کیطرف بھیجا جانا ذکر کیا ہو ہشام کلبی نے بیان کیا ہو کہ سہیل بیٹے ہین عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے پھر انھون نے کہا کہ سہیل کے بیٹے سکران بن عمرو ہین اور ان دونون کے بھائی سلیط بن عمرو ہین۔ ابن اسحاق نے ان لوگون کے بیان مین جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہون کی طرف بھیجا بیان کیا ہو کہ سلیط بن عمرو بن عبد شمس کو آپنے ہوذہ بن علی اور ثمامہ بن اثال کے پاس بھیجا تھا اس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ دونون ایک ہی شخص ہین جیسا ہمنے بیان کیا ہو۔ ابن مندہ سے اس مین غلطی ہوئی اور ابو نعیم نے انکی اتباع کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری ہین بدر اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور جسر ابی عبید کے معرکہ مین (بمقام) عراق شہید ہوے ابو نعیم نے بیان کیا کہ انھون نے اولاد نہین چھوڑی اور ابو عمر نے بیان کیا کہ انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہو نسائی نے اپنی سند سے عبداللہ بن سلیط بن قیس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ ایک انصاری کا ایک حاطہ تھا جسمین ایک دوسرے شخص کے کھجور کے درخت لگے تھے وہ اسمین صبح و شام آتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ انکے باغ کی دیوار سے جو درخت ملے ہوے ہین اسکے خرت انکو دیکر ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ انھون نے اولاد نہین چھوڑی پھر وہی انکے بیٹے عبداللہ سے روایت کرتے ہین۔ مراد یہ ہے کہ انکی نسل منقطع ہوگئی اور ابو بکر بن ابی عاصم نے بیان کیا ہے کہ انھون نے اولاد چھوڑی ہی نہین۔

(سیدنا) سلیط (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہی حسن بن سفیان نے انکو وحدان میں بیان کیا ہی اور انھین نے اسماعیل بن مسلم سے انھون نے حسن سے انھون نے سلیط سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا آپ اپنے ساتھیون مین بیٹھے ہوئے تھے اگویا کہ مین آپکی صورت کی طرف اسوقت تاریکی مین دیکھ رہا ہون اور مین نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہی نہ اسپر ظلم کرتا ہی اور نہ اسکو مدد کے وقت چھوڑتا ہی پرہیزگاری یہان ہی اور اپنے دست مبارک سے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیک (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بعض لوگ انکو ابن ہدبہ غطفانی بتاتے ہین ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد اور عبد اللہ بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم اور ابن خشرم نے عیسی بن یونس سے انھون نے اعمش سے انھون نے ابو سفیان سے انھون نے جابر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے) اور بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک کھڑے ہو اور ہلکی دو رکعتین پڑھو پھر آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی آدمی امام کے خطبہ پڑھنے مین آوے تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھے اور دونون مین جلدی کرے اسکو اسرائیل اور قیس نے اعمش سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے ابو سعید اور ابو سفیان سے انھون نے جابر سے نقل کیا ہی اور حفص بن غیاث نے کہا ہی کہ یہ حدیث اعمش سے مروی ہی انھون نے ابو صالح سے انھون نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہی اور اسکی روایت ایک جماعت نے جابر سے کی ہی انھین مین سے عمرو بن دینار اور مجاہد اور ابو زبیر اور حسن اور ابو سفیان وغیرہم ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سلیک (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے ہین۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے ابن ابی لیلی سے انھون نے سلیک سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ مین نماز پڑھنے سے منع کیا ہی اور انکے گوشت (کھانے کے) بعد وضو کرنیکا حکم دیا ہی۔ اسیطرح اس سند سے مروی ہی اور ابن ابی لیلی نے براء سے بھی روایت کی ہی اور اختلاف ذی الغرہ مین گذر چکا ہی کیونکہ ان لوگون نے انھی مین اختلاف کیا ہی اور بعض نے انھین سے اسکی روایت اسیطرح کی ہی اور بعض اسکو ذی الغرہ وغیرہ سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) سلیل (رضی اللہ عنہ)

اشجعی۔ انھون نے بیان کیا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایکدن نہ پایا اور ہمنے ایک آواز مثل چکی کی آواز کے سنی پھر آپنے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھکو شفاعت کرنے اور نصف امت کے جنت مین داخل ہونے کے درمیان مین اختیار دیا مین نے شفاعت کو اختیار کیا۔ اسمین خالد نے وہم کیا ہے اور صحیح وہ ہی جسکو ابن علیہ وغیرہ نے جریری سے انھون نے ابو السلیل سے انھون نے

ابوالملیح سے انھون نے اشجعی یعنے عوف بن مالک سے نقل کیا ہی اور قتادہ نے ابو الملیح سے انھون نے عوف بن مالک سے اسکی روایت کی ہی انکا
تذکرہ تینون نے لکہا مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر کر دیا ہی انھون نے بیان کیا ہی کہ سلیل اشجعی ہین۔ انسے ابوالملیح نے روایت کی ہی
صحابی ہین۔ اور انھون نے وہم کو نہین بیان کیا۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر۔ اور بعض لوگ انکو تمر بن سلیم بتاتے ہین انکا ذکر باب التمرہ مین ہو چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسے نے اسیطرح مختصر لکھا ہی

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیمہ لیثی مجہول شخص ہین محمد بن اسحاق ابن سلیم بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت
کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مین آپ سے حدیث سنتا ہون اسکو اسطرح
نہین ادا کر سکتا جسطرح آپ سے سنتا ہون کوئی حرف زیادہ کر دیتا ہون اور کوئی کم۔ آپ نے جواب دیا جب حلال کو حرام
اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی کو پہنچا دو تو کچھ حرج نہین۔ اسکی روایت یعقوب ابن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے
اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

انصاری سلمی ہین۔ قبیلہ بنی سلمہ سے۔ بدر مین شریک ہوے۔ اور احد مین شہید ہوے۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا
ہے۔ اور دونون نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ سلیم بیٹے ہین حارث ابن ثعلبہ سلمی کے ہین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنے
سند سے عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین وہیب نے عمرو بن یحیٰ سے انھون نے معاذ بن رفاعہ سے روایت کر کے خبر دی کہ بنی سلمہ کا ایک
آدمی سلیم نامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ معاذ ہمارے پاس ہمارے سونے کے بعد آتے ہین
دن مین ہمارے کامون مین مشغولی کے وقت آتے ہین اور نماز کے واسطے اذان دیتے ہین ہم نکلکر انکے پاس آتے ہین
نماز مین بہت طویل قراءت کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ۔ فتنہ نہ ہو۔ یا تو تم میرے ساتھ
نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم پر کم قراءت کیا کرو۔ پھر آپ نے پوچھا اے سلیم تمہارے پاس قران سے کیا ہی۔ سلیم نے جواب دیا
میرے پاس قران سے (صرف) اتنا ہی کہ مین خدا سے جنت طلب کرتا ہون اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہون۔ مین آپ
اور معاذ کی طرح قران نہین پڑھ سکتا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور معاذ بھی تو خدا سے جنت ہی
طلب کرتے ہین اور دوزخ سے خدا کی پناہ مانگتے ہین سلیم نے کہا جب ہم کل کافرون سے مقابلہ کرینگے تو انشاء اللہ تعالے

دیکھیلو گے۔ لوگ اسوقت احد کی تیاریان کررہے تھے سلیم بھی نکلے اور شہدا مین ہو گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ انھون نے ابن اسحاق سے اسی تذکرہ مین روایت کی ہے کہ ان لوگون مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر مین قبیلہ بنی دینار بن نجار کے خاندان بنی مسعود مسعود ابن عبد الاشہل سے شریک ہوئے سلیم بن حارث بن ثعلبہ سلمی تھے۔ اور نیز انھون نے اسی تذکرہ مین ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ان لوگون مین جو قبیلہ بنی نجار سے احد مین شہید ہوئے سلیم بن حارث تھے۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کی روایت بتاتی ہے کہ وہ سلیم بن حارث جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاذ کی نماز کے بارے مین شکایت کی تھی وہ وہی ہین جنکو انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے شریک بدر اور شہید احد بیان کیا ہے اور اسی وجہ سے انھون نے سب کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کیا ہے۔ اور ابو عمر نے انکو دو شخص خیال کیا اسیوجہ سے انھون نے دو تذکرہ لکھے ہین یہ ان دونون مین سے ایک ہے اور دوسرا اسکے بعد بیان ہوگا۔ اور ابو عمر نے انکا نسب نہین بیان کیا صرف سلیم انصاری لکھا ہے اور دوسرے کا نسب دینار بن نجار تک بیان کیا ہے جیسے کہ آیندہ دیکھوگے اور ابو عمر نے اس تذکرہ مین معاذ کا قصہ بیان کیا ہے۔ اور دوسرے مین بیان کیا ہے کہ وہ احد مین شہید ہوئے۔ میرا گمان ہے کہ حق ابو عمر کے ساتھ ہے اسوجہ سے کہ ابن مندہ نے اپنے اوپر آپ غلطی کا حکم کیا ہے کیونکہ انھون نے معاذ کی نماز کے واقعہ مین بیان کیا ہے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی (آیا) اور اس شخص کو کہ جو احد مین شہید اور بدر مین شریک ہوا تھا قبیلہ بنی دینار بن نجار سے بیان کیا ہے۔ حالانکہ شامی عراقی کا ساتھی نہین ہو سکتا ہے اور بنی سلمہ دینار بن نجار سے خزرج اکبر مین ملتے ہین کیونکہ بنی سلمہ جشم بن خزرج کی اولاد سے ہین اور نجار ثعلبہ بن مالک بن خزرج کے بیٹے ہین اس بات کی تقویت کہ نماز پڑھنے والے بنی سلمہ سے تھے اس سے اور ہوتی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر قبیلہ مین اسی قبیلہ کے ایک آدمی کو نماز پڑھانے پر مقرر کرتے تھے اور معاذ بن جبل بنی سلمہ کی طرف منسوب ہین اور انھین کو نماز پڑھاتے تھے اور یہ سلیم انھین مین سے ایک شخص تھے اور اسکے متعلق پوری گفتگو سلیم بن حارث کے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالی اس تذکرہ کے بعد ہوگی جنکو صرف ابو عمر نے ذکر کیا ہے

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

(بن ثابت بن وقش بن زغبہ) انکا نسب انکے بھائی سلمہ کے بیان مین گذر چکا ہے یہ احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر مین شریک ہوئے۔ اور جسر کے معرکہ مین شہید ہوئے۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ انکی کنیت ابو جری ہے۔ ہجیمی ہین اور بعض لوگ انکو جابر بن سلیم بتاتے ہین اور یہی صحیح ہے۔ انکا ذکر اوپر گذر چکا ہے ہمین ابو یاسر ابن ابی حبہ دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن حسن بن ابی عثمان

نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے زیاد جصاص سے انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا سلیم بن جابر نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مع اپنی قوم کے ایک گروہ کے آیا اور میں ایک قطری تہبند باندھے تھا جسکے کنارے میرے قدموں تک تھے اور میں چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ اور اسی سند سے انھوں نے سلیم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا آپ مجھے کچھ سکھائے جس سے خدا مجھے نفع دے آپ نے فرمایا تم ذرا سی بھلائی کو حقیر نہ جانو اگرچہ تم اپنے ڈول سے پیاسے کے برتن میں پانی ہی ڈالدو اور یہ کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملا کرو اور جب وہ چلا جائے تو اسکی غیبت نہ کرو

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی۔ خاندان بنی دینار سے ہیں بدر میں شریک ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن حارث بن ثعلبہ کے بھائی ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ ضحاک سلیم کے بھائی اور نعمان جو عبد عمرو ابن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل کے بیٹے ہیں سب بدر میں شریک ہوئے۔ یہ ابو عمر کا کلام ہے لیکن ابن کلبی نے نعمان اور قطبہ پسران عمرو ضحاک بن عمر کا پدری بھائی بیان کیا اور سلیم کا نسب اسیطرح بیان کیا ہے جسطرح ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ کو نہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو سلیم بن حارث سلمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے اور خندق میں شہید ہوئے یہ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں پس اگر ابن مندہ اس تذکرہ کو لکھکر اسمیں ابن اسحاق کا قول انکی شرکت بدر اور احد میں شہادت کے متعلق بیان کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ لیکن ابونعیم نے اس تذکرہ کو صحیح طور پر بیان کیا ہے اور ایسی چیز کو صحیح کے ساتھ نہیں شامل کیا جو اسکے مناقض ہو اور ابو موسے نے اسکا استدراک ابن مندہ پر نہیں کیا واللہ اعلم

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حریث ہے۔ عذری ہیں۔ انکا شمار مدینہ میں ہے انسے انکے بیٹے حریث نے روایت کی ہے کہا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جسنے غلاموں میں باپ بیٹے میں علحدگی کی۔ آپنے جواب دیا کہ جس شخص نے انمیں جدائی کی خدا قیامت کے دن اسکے اور اسکے دوستوں میں تفرقہ کردیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے یہ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ قبیلہ عذرہ کے وفد میں آئے تھے جو بارہ آدمی تھے

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خشنی۔ یہ اور انکے والد صحابی تھے۔ انکی روایت کردہ حدیث انکے بیٹے ابو حبیب یعنی عطیہ بن سلیم بن سعید خشنی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سناوہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے پوچھا تمہارا کیا نام ہے میں نے جواب دیا کہ میں اپنا نام بھول گیا آپ نے فرمایا بلکہ تم سلیم ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ انکی کنیت ابو عامر ہے۔ یہ جبائری نہیں ہیں۔ ابو زرعہ رازی نے بیان کیا ہے کہ سلیم بن عامر نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا مگر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور ابوبکر صدیق کے زمانے میں انھوں نے ہجرت کی اور یہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی حیدر اور عمار بن یاسر (رضوان اللہ علیہم) سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

سلمی۔ بنی سلیم کے ایک آدمی ہیں انسے ابو العلا ابن شخیر نے روایت کی ہے۔ انکا شمار بصریوں میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عش۔ عذری۔ انسے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کے بارے میں جو ایک میدان میں تھی اور ہم لوگوں نے اسکا مصلی پتھروں سے پہچانا فرمایا کہ یہ وہی مسجد ہے جس میں ذی القری کے لوگ جمع ہوتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کر کے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عقرب۔ بعض لوگوں نے انکو بدریوں میں بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ میں انکو اسکے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

عمرو بن جموح انصاری کے غلام ہیں۔ ہمیں ابو دنی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن فتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسی صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عثمان سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا عمرو بن جموح شیوخ انصار سے تھے انکے پیر میں لنگ تھا جب رسول خدا صلعم بدر کو گئے اسسبب سے انکے لڑکوں نے انکو جانے کی اجازت نہ دی پھر جب احد کا دن آیا انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا مجکو باہر نکالو۔ انکے لڑکوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اجازت دے دی انھوں نے کہا افسوس تم لوگوں نے بدر میں مجکو جنت سے روک لیا اور تم جلو احد میں بھی منع کرتے ہو (یہ کہکر) باہر نکلے اور جب لوگ مقابل ہوئے انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجیے کہ اگر آج میں شہید ہوں تو میں باوجود اپنے لنگ کے جنت میں داخل ہونگا آپنے جواب دیا ہاں۔ اور انھوں نے اس غلام سے جو انکے ساتھ تھا جسکا نام سلیم تھا اس سے کہا اپنے گھر لوٹ جاؤ اس غلام نے کہا تمہارا کیا نقصان اگر میں تمہارے ساتھ آج کوئی بھلائی حاصل کروں یا اللہ آگے بڑھکر لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ پھر انھوں نے مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ بھی [illegible] ابو موسی نے لکھا۔

(سیدنا) سلیم (رضی اللہ عنہ)

بیمرو بن حدیدہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلیم بیٹے ہیں عامر ابن [illegible] بن عمرو بن [illegible] بن کعب بن سلمہ۔ انصاری سلمی [illegible]

ستر آدمیون کے ساتھ بیعت کی اور بدر مین شریک ہوے اور احد کے غزوہ مین شہید ہوے۔ انکے ساتھ انکے غلام عنترہ بھی تھے۔ اور بعض لوگ انکو سلیمان بن عمرو کہتے تھے اور سلیمان کے بیان مین انکا ذکر انشاء اللہ تعالی وارد ہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری۔ نجاری۔ ہین۔ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے۔ اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت مین فوت ہوے یہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت قیس کے بھائی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ قیظی بن قیس کے بھائی ہین۔ احد مین اپنے بھائی قیظی کے ساتھ شریک ہوے۔ انکی نسل کوفہ مین ہے اسکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو کبشہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے غلامون کی اولاد سے ہین۔ انکا نام ابن شاہین اور واقدی نے اسیطرح بیان کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین شریک ہوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دن انتقال کیا انسے ازہر بن سعد حرازی اور ابو البختری طائی (انھون نے انسے سماعت نہین کی ہے) اور ابو عامر ہوزنی اور ابو نعیم بن زیاد نے روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سلیم** (رضی اللہ عنہ)

بن ملحان۔ ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن نجار انصاری۔ انس بن مالک کے ماموں اور ام سلیم اور ام حرام کے بھائی ہین بدر اور احد مین اپنے بھائی حرام کے ساتھ شریک ہوے۔ اور بیر معونہ کے معرکہ مین دونون بھائی شہید ہوے سلیم کی نسل نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **سلیمان** (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیمہ۔ لیثی۔ یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہون ہم آپ سے حدیث سنتے ہین لیکن جسطرح ہم سنتے ہین اسطرح ادا نہین کر سکتے آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی پہونچا دو تو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حثمہ انصاری۔ صحابہ مین انکا ذکر ہی لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہی انسے انکے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ مین چار تکبیرین کہتے تھے اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہی۔ ابوعمر کا بیان ہی کہ سلیمان بیٹے ہین ابی حثمہ غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی۔ عدوی ہین۔ انھون نے صغرسنی مین اپنی والدہ شفا بنت عبداللہ کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتون مین تھین ہجرت کی تھی۔ یہ برگزیدہ اور نیک مسلمانون مین سے تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی بازار کا عامل مقرر کیا تھا۔ اور رمضان مین انکو اور ابی بن کعب کو لوگون کی نماز (تراویح پڑھانے کے واسطے معین کیا تھا۔ انکا شمار کبار تابعین مین ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مگر ابوعمر نے انکو عدوی بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم انکو انصاری بتاتے ہین۔ اور صحیح یہ ہی کہ یہ عدوی ہین انکا نسب ظاہر ہی۔ نہ معلوم ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو انصاری کیونکر بنا دیا۔ مین کہتا ہون کہ اگر یہ سلیمان انصاری ہین دونون کے خیال کے موافق تو ان دونون سے عدوی کا تذکرہ رہ گیا ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر وہ عدوی ہین تو ان دونون کے خیال کے موافق انصاری کا تذکرہ دونون سے رہ گیا واللہ اعلم۔ زبیر بن بکار نے انکا نسب عدوی تک بیان کیا ہی جسطرح ہمنے اسکو بیان کیا۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلیمان۔ شام مین سکونت پذیر ہوے۔ عروہ بن رویم نے قبیلہ جرش کے ایک شیخ سے انھون نے سلیمان سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ لشکر ہوگے اور تمھارے لیے ذمہ اور خراج اور زمین ہوگی جسمین بڑے بڑے شہر اور محل ہونگے تو جو شخص تم مین سے اسکو پاوے اور وہ اپنے آپ کو ان شہرون کے کسی محل مین موت تک روک سکے تو وہ (ایسا) کرے اسکو ابوزرعہ نے شامیون کی مسند مین اور ابوحاتم نے کتاب الوحدان مین بیان کیا ہی اور دونون نے اسمین کہا ہی کہ سلیمان صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن صرد بن جون بن ابی الجون بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ابن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ اور یہ قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہی اور عمرو کی اولاد خزاعہ کہلاتی ہی۔ سلیمان کا نام جاہلیت مین یسار تھا آپنے سلیمان رکھا۔ انکی کنیت ابوالمطرف تھی۔ یہ بہتر اور برگزیدہ دیندار عابد تھے۔ کوفہ مین پہلی مرتبہ جب مسلمان وہان مقیم ہوے انھون نے بھی وہان سکونت اختیار کی تھی یہ اپنی قوم مین صاحب مرتبہ و شرافت تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے انھین نے حوشب وظلیم الہانی کو معرکہ صفین مین قتل کیا تھا اور یہ ان بزرگون مین ہین جنھون نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو معاویہ کی وفات کے بعد کوفہ مین بلایا تھا اور جب وہ کوفہ مین آئے تو انکے ساتھ ہو کر نہ لڑے۔ جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو یہ اور مسیب بن نجبہ فزاری اور جن لوگون نے انکی مدد نہ کی تھی اور لڑائی مین نہ شریک ہوے تھے نادم ہوے اور کہا ہماری توبہ نہین ہوسکتی ہی مگر یہ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لین اور ربیع الآخر کی چاند رات ۶۵ھ مین کوفہ سے نکلے

اور سلیمان بن صرد کو اپنا سردار بنایا اور انکا نام امیر التوابین رکھا - اور عبید اللہ بن زیاد کیطرف چلے وہ شام سے بہت بڑا لشکر لیے ہوئے عراق کو جا رہا تھا دونون لشکرون مین بمقام عین الوردہ (جو جزیرہ کی سرزمین مین ایک چشمہ کا سرا ہے) مقابلہ ہو گیا اور سلیمان ابن صرد اور مسیب بن نجبہ اور ان کے ہمراہی بہت سے مقتول ہوئے اور سلیمان اور مسیب کا سر مروان بن حکم کے پاس ملک شام مین گیا قتل کے وقت انکی عمر ۹۳ برس کی تھی انسے ابو اسحاق سبیعی اور عدی بن ثابت اور عبد اللہ بن یسار وغیرہم نے روایت کی ہے - ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حفص بن غیاث نے اعمش سے انھون نے عدی بن ثابت سے انھون نے سلیمان بن صرد سے روایت کرکے خبر دی کہ دو آدمیون نے آپسمین سخت کلامی کی اور انمین سے ایک کا غصہ زیادہ بڑھ گیا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ایک ایسا کلمہ جانتا ہون کہ اگر وہ اسکو کہدے تو غصہ فرو ہو جاوے کلمہ یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (مین خدا کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حدیدہ - انکا نسب سلیم بن عمرو کے بیان مین گذر چکا ہے - انصاری خزرجی ہین یہ اور انکے غلام عنترہ غزوۂ احد مین شہید ہوئے اکثر لوگ انکا نام سلیم بیان کرتے ہین (جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور انکا نام سلیم ہی صحیح ہے) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر انکی روایت کردہ حدیث کو معتمر نے فضیل یعنی ابو معاذ سے انھون نے ابو حریز سے انھون نے رفاعہ قتبانی سے انھون نے سلیمان بن مسہر سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو امن دیکر قتل کرے آلخ - اور یہ وہم ہے اور صحیح عمرو بن حمق ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ سلیمان بن مسہر تابعی فزاری اہل کوفہ سے ہین خرشہ بن حر سے وہ ابو ذر سے روایت کرتے ہین -

(سیدنا) سلیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس - قریشی اموی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر آپکی گود مین رکھے گئے تھے - محمد بن اسحاق نے اسمعیل بن محمد سے روایت کی انھون نے کہا کہ سلیمان بن ہاشم بن عتبہ لاکر آپکی گود مین دیے گئے انھون نے آپ پر پیشاب کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیالہ مین پانی لائے اور پیشاب کی جگہ پر جہان انھون نے پیشاب کیا تھا ڈالدیا اس سے زیادہ اور کچھ نہین کیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

باب السین والمیم

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سفیان انکا ذکر ہم انکے والد اور انکے بھائی حارث کے تذکرہ مین کر چکے ہین اپنے والد اور اپنے بھائی کے ساتھ احد مین شریک ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن خرشہ بعض لوگ انکا نسب یون بیان کرتے ہین کہ سمک بن اوس ابن خرشہ بن لوذان عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہین انکی کنیت ابودجانہ ہے یہ اپنی کنیت سے مشہور ہین۔ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن انکو اپنی تلوار دی تھی آپ نے فرمایا تھا کون اس تلوار کو اسکے حق سے لیگا تمام قوم ساکت رہی اور ابودجانہ نے عرض کیا مین اسکو اسکے حق سے لونگا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیدیا اور انہون نے اس سے مشرکون کی کھوپریان پھاڑین اور اسی کے بارے مین انہون نے کہا ہے ؎ انا الذی عاہدنی خلیلی ۔ ونحن بالسفح لدی النخیل ۔ ان لا اقوم الدھر فی الکیول ۔ اضرب بسیف اللہ والرسول ۔ ہمین ابوجعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس ابن بکیر سے انہون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس نے عکرمہ ابن عباس روایت کرکے بیان کیا انہون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد سے لوٹے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی تلوار عنایت کی اور کہا اے بیٹی اس سے خون کو دھو ڈالو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انکو اپنی تلوار دی اور کہا اس سے خون کو دھو ڈالو خدا کی قسم اسنے آج میرا اچھا ساتھ دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اگر تم لڑائی مین سچے نکلے تو یقینی سہل بن حنیف اور ابودجانہ آج لڑائی مین سچے نکلے ہین۔ یہ مشہور بہادرون مین تھے انکے پاس ایک سرخ پٹی تھی جس سے وہ لڑائی مین پہچانے جاتے تھے جب احد کا دن ہوا انہون نے اسکو نشان کے طور پر لگایا اور دونون صفون کے بیچ اکڑ کر چلے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس چال کو خدا ناپسند کرتا ہے بجز اس مقام کے ہمین ابوالفرج یحیی بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند دونون مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ثابت نے انس سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن تلوار لیکر فرمایا اسکو مجھسے کون شخص لیگا سب لوگون نے اپنے ہاتھ پھیلا دئے اور کہنے لگے ہم لینگے ہم لینگے۔ آپنے فرمایا کون اسکو اسکے حق کے ساتھ لیگا اسپر تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ سماک یعنی ابودجانہ نے عرض کیا کہ مین اسکو اسکے حق کے ساتھ لونگا۔ اور اسکو لیلیا اور اس سے مشرکون کی کھوپریون کو پھاڑ ڈالا۔ یہ بزرگ ورا کابر صحابہ سے ہین۔ یمامہ کی جنگ مین سخت معرکہ کے بعد شہید ہوئے۔ بنی حنیفہ کا یمامہ مین ایک باغ تھا جسکی آڑ سے لڑتے تھے اور مسلمان ان لوگون تک پہونچنے پر قابو نہ پاتے تھے۔ ابودجانہ نے مسلمانون سے کہا کہ مجھکو اس باغ کے اندر پھینکدو مسلمانون نے ایسا ہی کیا اور انکا پیر ٹوٹ گیا انہون نے اسکے دروازہ پر مقابلہ کرکے مشرکون کو دروازہ سے ہٹا دیا اور مسلمان اسکے اندر داخل ہوگئے۔ اور یہ اسی دن شہید ہوگئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ زندہ رہے اور حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک ہوے لیکن پہلا قول صحیح ہے اور زیادہ مشہور ہے لیکن وہ حرز جو انکی طرف منسوب ہے اسکی سند ضعیف ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے کنیتون کے باب مین انکا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا۔

؎ مین وہ شخص ہون کہ مجھ سے میرے دوست نے عہد لیا ہے اس حال مین کہ ہم مقام سفح مین کھجورون کے پاس تھے۔ کہ کبھی پچھلی صفون مین نہ کھڑا ہون۔ اور خدا اور رسول کی تلوار دین سے انکار کے گھمنڈ کو کاٹتی ہے۔

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب ابن مخزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہین بشیر بن سعد کے بھائی اور نعمان بن بشیر کے چچا تھے بدر مین اپنے بھائی بشیر کے ساتھ شریک ہوئے اور احد مین بھی شریک ہوئے تھے۔ انہون نے اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سماک (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن حترہ بن ثعلبہ بن مالک صحابی ہین۔ انہین کی طرف کوفہ کی مسجد سماک منسوب ہے۔ یہ سماک سماک بن حرب کے ماموں تھے۔ اور انہین کے نام پر عمرو بن اسد ابن خزیمہ کے بیٹے مالک اسدی کا نام رکھا گیا۔ اور سماک بن عبید بیان کیا ہے کہ سماک بن مخرمہ اسدی۔ اور سماک بن عبید عبدی اور سماک بن خرشہ انصاری (یہ تینون ابودجانہ نہین ہین) یہ لوگ سب سے پہلے سرزمین ہمدان کے مقام مسلح دستی اور ارض دیلم کے والی ہوئے اور یہ تینون شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کوفہ کے وفد مین خمس لیکر آئے حضرت عمر نے ان لوگون کا نسب پوچھا ان لوگون نے حضرت عمر سے بیان کیا کہ (ہم لوگ) سماک اور سماک اور سماک ہین حضرت عمر نے فرمایا خدا تم مین برکت دے۔ اے اللہ ان لوگون سے اسلام کو بلند کر اور انکے ذریعہ سے اسکی مدد کر۔ حمزہ سہمی نے انکو جرجان کی تاریخ مین ان لوگون کے ذیل مین بیان کیا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ساتھ جرجان مین آئے تھے۔ اور انکا کچھ حال نہین بیان کیا ہے سماک کوفہ مین رہتے تھے جب حضرت علی کوفہ مین آئے یہ وہانسے جزیرہ کیطرف چلے گئے بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ مقام رقہ مین فوت ہوگئے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمالی (رضی اللہ عنہ)

ابن ہزال۔ زید بن اسلم نے روایت کی ہے کہ سمالی بن ہزال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اقرار کیا آپنے انکے رجم کرنیکا حکم دیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ قصہ ماعز ابن مالک اسلمی کی بابت مشہور ہے اور یہ ہزال کی قرابت مند تھے۔ اور شاید قریب سے یہ مقصود ہے کہ ہزال کی طرف منسوب تھے یا اسی کے مثل لیکن اسکو بدلدیا ہے۔

(سیدنا) سمیح (رضی اللہ عنہ)

جنی بعض لوگ انکا نام سمیح بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا تھا ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہمنے انکا تذکرہ امام الصنعت ابوالحسن دارقطنی کی اتباع مین لکھا ہے اور اسوجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن اور انس دونون کی طرف مبعوث تھے۔ انسے انکی ابی ابی مئوس نے سورہ یس کی فضیلت مین حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ نام ہے جندب بن حجیر بن رباب بن حبیب بن سواتہ بن عامر بن صعصعہ رسوائی ہین۔ اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے

الا سمرہ بن عمرو بن جندب ہیں (یعنی بجائے جنادہ کے عمرو کا نام ذکر کیا ہے) اور باقی نسب اوپر کی مثل ہے اور ابن مندہ نے انکا نسب (اسطرح) بیان کیا ہے کہ سمرہ بن جنادہ بن جندب بن زیاد سوائی ہیں اور یہ ابن قتیبہ کا بیان تھا کہ انکی غلطی ہے کیونکہ وہ ابو جابر بن سمرہ سوائی ہیں ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ میں فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہیں جابر بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا مطلب نہ سمجھا اور اپنے والد سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ان جھوٹوں سے ڈرتے رہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ رضی اللہ عنہ

ابن جندب بن ہلال بن حریج بن مرہ بن حزن بن عمرو ابن جابر بن خشین یعنی ذوالرأسین بن لائی بن عاصم ابن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث ابن غطفان۔ فزاری ہیں انکی کنیت ابو سعید تھی اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن اور ابو عبداللہ اور ابو سلیمان بیان کرتے ہیں بصرہ میں رہتے تھے انکو انکی والدہ انکے والد کے انتقال کے بعد مدینہ میں لیکر آئی تھیں اور انہوں نے مری بن شیبان بن ثعلبہ انصاری سے شادی کر لی اور یہ انھیں کے پاس رہے یہاں تک کہ بڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال انصار کے نوجوانوں کو (جہاد کیواسطے) اپنے سامنے پیش کیا کرتے تھے انکے سامنے ایک نوجوان لڑکا لایا گیا آپ نے اسکو جہاد کی اجازت دیدی اسکے بعد سمرہ پیش ہوئے آپ نے انکو واپس کر دیا سمرہ نے عرض کیا کہ آپ نے اسکو تو اجازت دیدی اور مجھکو واپس کر دیا اور اگر میں اس سے کشتی لڑوں تو اسکو پچھاڑ دوں آپ نے فرمایا کہ تم اس سے لڑو سمرہ نے اسکو کشتی میں پچھاڑ دیا آپ نے انکو لڑائی پر جانیکی اجازت دیدی بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے انکو احد کے دن اجازت دیدی تھی واللہ اعلم۔ واقدی لکھتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے عبداللہ بن بریدہ نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکا تھا اور میں آپ سے حدیثیں یاد کرتا تھا اور مجھکو بیان کرنے سے کوئی چیز منع نہیں کرتی ہے مگر اس جگہ مجھ سے زیادہ عمر والے آدمی موجود ہیں اور میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس عورت پر نماز پڑھی ہے جو نفاس میں مر گئی تھی آپ نماز میں اسکے وسط پر کھڑے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت غزوات میں شریک رہے ہیں انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی زیاد جب کوفہ جاتے تھے تو انکو بصرہ میں اپنا قائم مقام کر جاتے تھے اور جب کوفہ سے بصرہ میں آتے تھے تو انکو کوفہ میں قائم مقام کر دیتے تھے اور دونوں مقاموں میں سے ہر ایک میں چھ مہینے رہتے تھے یہ خارجیوں پر بہت ہی سخت تھے اور جب انہیں سے کوئی لایا جاتا تھا اسکو قتل کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آسمان کے نیچے جتنے لوگ قتل ہوئے ہیں سب میں بدترین یہی ہیں کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں اور خونریزی کرتے ہیں۔ فرقہ حروریہ اور جو انکے ہم مذہب تھے انپر طعن کرتے تھے اور انکی برائی بیان کرتے ہیں اور ابن سیرین اور حسن اور بصرہ کے اہل فضل انکی تعریف کرتے ہیں ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ سمرہ نے جو خطوط اپنے بیٹوں کی طرف بھیجے ان میں بہت کچھ علم ہے ان سے شعبی اور ابن ابی لیلی اور علی بن ربیعہ اور عبداللہ بن بریدہ اور حسن بصری اور ابن سیرین اور ابن شخیر اور ابو العلاء اور ابو الرجاء وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابو جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الاعلی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے روایت کرکے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے دو سکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیے ہیں عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا اور کہا کہ ہم نے ایک سکتہ یاد کیا ہے ہم نے مدینہ میں ابی بن کعب کو (یہ اختلاف) لکھا ابی نے جواب دیا کہ سمرہ نے (ٹھیک) یاد کیا ہے سعید بیان کرتے ہیں جبکہ قتادہ سے پوچھا (وہ) سکتے کیا ہیں انہوں نے جواب دیا جب نماز میں داخل ہوں اور جب قرأت سے فارغ ہوں پھر اس کے بعد بیان کیا کہ

اور جب ولاۃ القضاۃ ابن پرحسین یہ سمرہ ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں مقام بصرہ انتقال کیا چونکہ انکو سخت سردی لگ گئی تھی جسکے علاج کے واسطے گرم پانی سے بھری ہوئی دیگ پر بیٹھے تھے اسی میں گر کر مر گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن عبد شمس۔ قریشی۔ اموی ہیں عبدالرحمن بن سمرہ کے والد تھے۔ ابو بکر بن داسہ نے بیان کیا کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اور ان کو عثمان بن عفان نے والی مقرر کیا تھا۔ ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ انکے بیٹے مسلمان ہوئے تھے اور یہی حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں سجستان کے والی ہوئے تھے واللہ اعلم

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ عدوانی ہیں بعض لوگ انکو تمرہ۔ عدوی کہتے ہیں۔ حرام بن عثمان نے محمد اور عبداللہ پسران جابر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سمرہ بن ربیعہ عدوانی ابو الیسر کے پاس اپنا حق طلب کرنے آئے ابو الیسر نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ یہاں نہیں ہیں سمرہ بیٹھکر آرام کرنے لگے ابو الیسر یہ خیال کر کے کہ وہ چلے گئے ہونگے اپنا سر نکالا اور سمرہ نے انکو دیکھ لیا سمرہ نے پوچھا کیا تمہارے گھر والون نے نہیں کہا تھا کہ یہاں نہیں ہیں ابو الیسر نے جواب دیا میرے ہی حکم سے ایسا ہوا تھا سمرہ نے پوچھا کیون انھون نے جواب دیا کہ تمہارا حق میرے پاس نہ تھا تاکہ میں تمکو ادا کر دیتا ابو الیسر نے کہا کیا تمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا ہے کہ جو شخص تنگدست کو مہلت دیگا اسکی تنگی کو دور کریگا خدا اسکو قیامت کے دن اپنی سایہ میں جگہ دیگا سمرہ نے جواب دیا اگر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ عدی قریش ہیں یا اور کوئی اسکے سوا اور انھون نے انکا واقعہ ابو الیسر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور انکو عدوی بتایا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو عدوانی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جندب بن حجیر جابر بن سمرہ سوائی کے والد ہیں یہ سمرہ بن جنادہ میں گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عنبری ہیں قرط بن عبداللہ بن جناب عنبری کی اولاد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی شہادت زبیب عنبری کے اسلام کے بارہ میں جائز رکھی تھی اسکا قصہ اوپر گذر چکا ہے خالد بن ولید نے یمامہ سے واپسی کے وقت انکو وہاں اپنا قائم مقام کیا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک اسدی ہیں قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں بعض لوگ انکو سبرہ کہتے ہیں اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہیثم بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم

نے داؤد بن عمرو سے انھون نے بشر بن عبداللہ سے انھون نے سمرہ بن فاتک سے روایت کی کے خبر دی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سمرہ بہت اچھے آدمی ہین اگر وہ اپنے بال کم کرا دیتے اور اپنا تہ بند اوپر چڑھا لیتے سمرہ نے ایسا ہی کیا اپنے بال کم کرا دیئے اور اپنا
تہ بند چڑھا لیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن عمرو بن سلمہ یعنی مجر بن ابی کرب بن ربیعہ کندی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور اسلام قبول کیا انکو ابن
شاہین نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح قریشی ہین جمحی ہین انکی کنیت ابو محذورہ تھی مؤذن تھے انکی کنیت نام پر
غالب تھی اور یہ کنیت ہی سے مشہور تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ الکنیت کے باب مین انکا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا انکے نام مین
اختلاف ہے بعض لوگ انکو سمرہ اور بعض اوس اور بعض اس کے سوا اور کچھ بیان کرتے ہین ان سے ابن عبدالملک اور ابن محیریز اور
ابن ابی ملیکہ اور عطا اور عبدالعزیز بن رفیع وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے
اپنی سندون سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن عبدالعزیز
بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور دادا دونون نے ابی محذورہ سے روایت
کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو بٹھایا اور انکو اذان حرفاً حرفاً بتائی ابراہیم کہتے ہین مثل ہمارے
اذان کے بشر بیان کرتے ہین مین نے ان سے کہا اللہ اکبر اذان کو دہراؤ انھون نے اذان کو ترجیع سے بیان کیا ابو محذورہ نے
مکہ مین ۵۹ سنہ کو انتقال کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سمعان (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد کلابی ہین بنی قریظہ سے جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے انکو دعا دی اور انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان سے کہا
اے سمعان تمکو کون چیز زیادہ پسند ہے کہ تمھاری روزی وبر (یعنی اونٹون کے روؤن) مین ہو یا مدر (یعنی دیہاتون) مین انھون نے جواب دیا کہ وبر
مین اور آپ نے انکی گردن کی بائین طرف مٹی سے نشانی کردی اور آپ نے انکی بہن سے شادی کی تھی انکی مرویات
انکی اولاد کے پاس ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمعان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حجر صحابی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی اور اپنا مال آپکے پاس صدقہ مین پیش کیا

آپنے انکو سلیمن اور درکا کے درمیان کا حصہ عنایت کیا انکی روایت کردہ حدیث کی روایت انکے بیٹے رخیار نے کی ہے انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمیحہ (رضی اللہ عنہ)

یا سحیمہ - لنکے قصہ کو خالد بن نجیح نے بلال بن شریح سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا ابو لبابہ انصاری کے ہمسایہ مین سمیحہ نامی ایک شخص رہتے تھے سمیحہ کی کھجور ابو لبابہ کے مکان پر جھکی ہوئی تھی الے آخرہ۔۔ اور اسی قصہ مین ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیحہ سے کہا خوشی دل سے تم اپنی کھجور ابو لبابہ کو دیدو میں اسکے عوض مین جنت مین ایک کھجور کی ضمانت کرتا ہون - سمیحہ نے انکار کیا آپنے دس درختوں کی ضمانت لی انھون نے انکار کیا - پھر آپنے سو کی ضمانت کی انھون نے انکار کیا - پھر ابو الدحداحہ نے ہزار درخت سرح اس دین کے جو انکا سمیحہ پر تھا دیدیا اور انھون نے کھجور کو ابو لبابہ کے سپرد کردیا انکا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن حارث بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف - خزرجی ہین - ساعدی ہین احد مین شریک ہوئے تھے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل تھے اور انکو حضرت عمر سے قرابت بھی تھی انھین کی خلافت مین انکا انتقال ہوگیا انکو عدوی اور ابن ماکولانی ذکر کیا ہے -

(سیدنا) سمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر - انکا ذکر انکے بھائی مسلمہ بن زہیر مین ہوچکا ہے انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سمیر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو سلیمان تھی - انھون نے کہا ہے کہ ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سماعت حدیث کرتے تھے اسکی روایت جریر بن عثمان نے سلیمان بن سمیر سے انھون نے اپنے والد سے کی ہے انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمیط (رضی اللہ عنہ)

بجلی - ایک مجہول شخص ہین انکی روایت کردہ حدیث کو زید بن سبا نے موسی بن جبیدہ ربذی سے انھون نے محمد بن ابی منصور سے انھون نے سمیط بجلی سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ایکدن خدا کی راہ مین رابطہ کرتا ہے وہ ایک مہینے کے روزے اور نماز کے برابر ہے انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سمیفع (رضی اللہ عنہ)

ابن ناکور بن عمرو بن یعفر بن یزید - یہ ذو الکلاع حمیری ہین - انکا ذکر ذو الکلاع مین ہوچکا ہے -

باب السین والنون

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن تیم جہنی ہین - بنو عوف بن خزرج سے ہین اور بعض لوگ انکا نام سنان بن وبرہ بیان کرتے ہین آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ مریسیع یعنی غزوہ بنی مصطلق مین شریک ہوے ہین ان لوگون کی علامت اسدن یا منصور امت امت تھی بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ انھون نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا تھا کہ اگر ہم مدینہ کو لوٹ کر جائین گے تو وہان کا عزت دار ذلیل کو نکال دیگا اور بعض کہتے ہین کہ اسکو زید بن ارقم نے سنا تھا اور یہی صحیح ہے یہ سنان وہی ہین جنھون نے اسدن جہجاہ غفاری سے جھگڑا کیا تھا جہجاہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کو لیکر چلتے تھے اور انکے نوکر تھے دونون مین لڑائی ہو گئی جہنی نے انصار کو مدد کیواسطے پکارا اور جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی عبداللہ بن ابی اس پر غصہ ہوا اور اسبات کو کہا انکا تذکرہ اسجگہ تنہا ابو عمر نے کیا ہے -

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ - انصاری ہین - احد مین شریک ہوے ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن روح - انکا ذکر ان صحابہ مین ہے جو حمص مین مقیم ہوئے ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ انکو یعنی سنان کو دارقطنی نے ذکر کیا ہے ابن ماکولا کہتے ہین کہ میرا گمان ہے کہ وہ سیار بن روح ہین اور ستے انکو سیار کے نام مین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سنان رضی اللہ عنہ

ابن سلمہ بن محبق - ہذلی ہین انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اور بعض لوگ ابو جبیر اور ابو بسر بھی بیان کرتے ہین ان سے مروی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی جہاد کے زمانہ مین پیدا ہوا تھا اسلئے آپنے میرا نام سنان رکھا اور بعض لوگ بیان کرتے ہین جب یہ پیدا ہوے تو انکے والد سلمہ نے کہا کہ سنان (یعنی نیزہ) جس سے مین خدا کی راستہ مین جہاد کرون وہ مجھکو اس لڑکے سے زیادہ پیارا ہے اسلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سنان رکھدیا اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ کے دن پیدا ہوے تھے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سنان رکھا یہ جوانمرد اور بہادر تھے ابو الیقظان نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ ابن سوار قتل ہوے تو حضرت معاویہ نے زیاد کو لکھا کہ ایسے آدمی کو تلاش کرو جو سرحد ہند کے لائق ہو اور اسکو بھیجو - زیاد نے سنان بن سلمہ کو عامل مقرر کیا خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے کہ زیاد نے سنان بن سلمہ کو ہند پر جہاد کرنے کیلئے مقرر کیا تھا - یہ واقعہ سنہ ۵۰ مین ہوا تھا انسے سلمہ ابن جنادہ اور معاذ بن سوۃ اور خلیب یعنی ابو عبدالصمد نے روایت کی ہے اور انھین کی روایت سے ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مینے اپنی ماکو صدقہ دیا تھا اور وہ مرگئی ہے اب مین کیا کرون آپنے جواب دیا کہ خدا نے تمکو تمھارا مال واپس کردیا اور تمھارے صدقہ کو قبول کرلیا حجاج کے آخری زمانہ مین سنان بن سلمہ کی وفات ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سنان بن محصن اسدی ہین اسد بن خزیمہ سے ہین یہ عکاشہ بن خزیمہ بن محصن کے بھتیجے ہین بدر مین شریک ہوے تھے ابن اسحاق نے انکو بیان

بیان مین جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ یعنی بنی عبدشمس کے حلیف سے بدر مین شریک ہوے تھے بیان کیا ہی کہ ابو سنان عکاشہ کے بھائی اور انکے بیٹے سنان بن ابی سنان بھی تھے اور یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد مین شریک ہوے تھے انھون نے بیعت الرضوان مین درخت کے نیچے سب سے پہلے بیعت کی تھی یہ واقدی کا بیان ہے اور واقدی کے سوا اور لوگ کہتے ہین کہ بلکہ انکے والد سنان نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور یہی مشہور ہے سنان ۳۲ھ مین فوت ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن سنہ اسلمی ہین۔ حجازی ہین انسے حرملہ بن عمرو اور حکیم بن ابی حرہ اور یحیی بن ہند اور معاذ بن سعوہ نے روایت کی ہی بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ حرملہ بن عمرو اسلمی یعنی عبدالرحمن بن حرملہ کے والد کے چچا ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہارون بن معروف نے خبر دی عبداللہ کہتے تھے اور مین نے اسکو ہارون سے بھی سنا ہے وہ کہتے تھے ہمین عبدالعزیز بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبیداللہ بن ابی حرہ نے اپنے چچا حکیم بن ابی حرہ سے انھون نے سنان بن سنہ سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاکر شکر کرنیوالا مثل روزہ دار صابر کے ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن شفعلہ اوسی ہین۔ عباد بن اسد یامی نے سنان بن شفعلہ اوسی روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ اللہ عزوجل نے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کیا تو رضوان (دارو غہ بہشت) کو حکم دیا کہ درخت طوبی کو حکم دیدو کہ محبان اہل بیت کے عدد کے موافق پتون کا حامل ہو جائے) درخت طوبی نے اس حکم کی تعمیل کی اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالی فرشتون کو ان پتون کے ساتھ اتاریگا اور محبان اہل بیت مین سے ہر ایک کو ایک پتہ دیگا جسمین آگ سے بری ہونا لکھا ہوگا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور بیان کیا ہی کہ یہ حدیث منکر ہے اور انھون نے ان کو ابن شفعلہ فا کے ساتھ بیان کیا ہے اور ابن ماکولا کی جو کتاب ہمارے پاس ہے اسمین شمعلہ میم کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب ابن سلمہ۔ انصاری ہین خزرجی ہین سلمی ہین عقبہ مین شریک ہوے تھے اور یہ ان ستر آدمیون مین سے ہین جنھون نے عقبہ مین بیعت کی تھی اور یہ بدر اور احد مین بھی شریک ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ضمری ہین۔ انکو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے قتال کیواسطے جاتے وقت مدینہ مین اپنا قائم مقام کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر اسدی ہیں صحابی ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی ہدیہ میں بھیجی آپنے فرمایا کہ دودھ کی طرف بلانیوالی کو رہنے دو انکی روایت حرمی نے عصبہ بن جودان سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سنان سے کی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ جہنی ہیں صحابی ہیں ابو التیاح ضبعی نے موسیٰ بن سلمہ ہذلی سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھے سنان بن عبد اللہ کی بی بی سے کہا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ انکی والدہ بغیر حج کیے مرگئیں کیا اب انکی طرف سے حج بدل ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمھاری ماں پر قرض ہوتا اور تم اسکو ادا کر دیتیں تو کیا انکی طرف سے کافی نہو تا اسکی روایت محمد بن کریب نے کریب سے انھون نے ابن عباس سے انھون نے سنان بن عبد اللہ جہنی سے کی ہے۔ اور اسکو ابو خالد احمر نے محمد بن کریب سے انھون نے کریب سے۔ ایت کیا ہے اور انھون نے اسمین وہم سے کر دیا ہے کہ سفیان (ابن عبد اللہ یعنی کریب سے اوپر کے راوی کی جگہ پر سفیان ابن عبد اللہ کو بیان کر دیا ہے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن قشیر بن خزیمہ سلمہ بن اکوع اسلمی کے والد ہیں۔ طبری نے بیان کیا ہے کہ سنان ابن عبد اللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان ابن اسلم بن افصی۔ اسلمی ہیں قدیم الاسلام ہیں یہ اور ان کے بیٹے سلمہ اور عامر صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ اشیری نے ابن عبد البر پر استدراک کے لیے لکھا ہے

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ عطیہ بن قیس نے بشر بن عبید اللہ سے انھون نے سنان (صحابی) سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی بابت جو عورتون کی ہمراہی میں مر جائے اور اس عورت کے بارے میں جو آدمیون کی ہمراہی میں مر جائے اور کسی کا کوئی محرم نہو فرمایا ہے کہ زمین میں دفن کر دیں اور غسل نہ دیں۔ اسیطرح اسکی روایت کی گئی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ عرفہ عین معجمہ کے ساتھ ہو یا مہملہ کے ساتھ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طلق قبیلہ قضاعہ کے خاندان بنی سلامان بن سعد بن ہذیم سے ہیں۔ انکی کنیت ابو المقنع ہے۔ یہ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احد وغیرہ مشاہد میں شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن۔ نعمان بن مقرن کے بھائی ہیں۔ انکا ذکر مغازی میں آتا ہے یہ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سنان (رضی اللہ عنہ)

ابن وبر جہنی ہیں۔ انکا نام بعض لوگ وبرہ بھی بتاتے ہیں۔ ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے

ہمین ابوالقاسم حسین ابن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد او
احمد پسران محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سلیمان ربعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد صاغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبداللہ یعنی یحییٰ بن محمد بن سکن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جعفر نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن حسن نے عطارد بن حارث ابن رافع صحابی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا میں نے
سنان بن وبرہ جہنی سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ مریسیع یعنی بنی مصطلق مین تھے۔ ان لوگون کی علامت
یا منصور امت امت تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی تذکرہ مین لکھا ہے اور ابو عمر نے سنان ابن تیم مین لکھا ہے
اور ہم انکو ذکر کر چکے ہین۔

(سیدنا سنان رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ہند ہے حجام ہین اور بعض لوگون نے انکا نام سالم بتایا ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے۔ ہم انکو سالم کے
نام مین ذکر کر چکے ہین اور کنیت کے باب مین انشاء اللہ ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سنان رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہے۔ یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انھون نے سنان سے روایت کی
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پاک ہو اور بچتے رہو۔ انکا تذکرہ
ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا سنبر رضی اللہ عنہ)

ابراشی ہین۔ مالک بن عمرو بلوی نے روایت کی ہے کہ جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو روک لیا
عمرو بن حسان آپکے پاس آئے۔ اور ان کے ساتھ قبیلہ ابراش کے ایک شخص سنبر نامی تھے جو ان کے
حلیف تھے۔ انھون نے آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ سے عرض کیا کہ مین اپنی قوم کے پاس جاکر ان سے
بیعت لیتا ہون پھر یہ آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ مینے اپنے پیچھے کسی شخص کو نہین چھوڑا
جس سے بیعت نہ لی اور وہ آپ پر ایمان نہ لایا ہو سوا قبیلہ کے خاندان بنی جون کی ایک ضعیفہ یعنے میری
والدہ کے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ نرمی کرو۔ عمرو بن حسان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر
عنایت کر دیجئے کیونکہ یہ غریب آدمی ہین۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا دون۔ عمرو بن حسان نے جواب دیا کہ دونون جگل کبر او ذات
انداک عنایت کر دیجئے آپ نے ایسا ہی کیا اور کھجور کی شاخ پر فرمان لکھدیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا سندر رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوالاسود ہے۔ ابن لہیعہ نے یزید سے انھون نے ابوالخیر سے انھون نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم خدا اسکو سلامت رکھے اور قبیلہ غفار خدا اسکو بخش دے اور قبیلہ تجیب انھون نے خدا کو قبول کیا ہے (؟) پوچھا ابوالاسود کیا تم نے آپ سے تجیب کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہی ابوالاسود نے جواب دیا ہان۔ مینے پوچھا کیا لوگون نے اسکو نقل کر کے بیان کیا ہی انھون نے جواب دیا ہان انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا سندر رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ زنباع کے غلام جذامی ہین صحابی ہین انکی روایت کردہ حدیث کو ربیعہ بن لقیط نے عبداللہ بن سندر سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہی عمرو بن شعیب اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا زنباع جذامی کا ایک غلام سندر نامی تھا زنباع نے انکو اپنی لونڈی کا بوسہ لیتے دیکھ پایا انھون نے انکو خصی کر ڈالا اور انکی ناک کاٹ لی سندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے خبر بیان کی۔ آپ نے زنباع کو کہلا بھیجا کہ جسکے ساتھ مثلہ کیا جائے یا جو آگ سے عذاب دیا جائے وہ آزاد ہے اور وہ خدا و رسول کا غلام ہے پھر آپ نے سندر کو آزاد کر دیا سندر نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے بارے مین وصیت فرما دیجیے آپ نے فرمایا مین تمھارے بارے مین ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہون جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو سندر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا میرے بارے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو یاد رکھو انھون نے سندر کی کفالت کر لی یہانتک کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اگر تم میرے پاس رہوگے تو مین تمکو خرچ دونگا ورنہ تم جو جگہ پسند ہو مین تمھارے واسطے وہان لکھ دون انھون نے مصر مین رہنا اختیار کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ ان کے بارے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھنا جب یہ عمرو کے پاس پہونچے انھون نے انکو ایک وسیع ٹکڑا زمین کا اور گھر دیا جب سندر کا انتقال ہوا تو انکا گھر اور زمین خدا کے مال مین لیا گیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابوموسی نے سندر یعنی ابوالاسود کا تذکرہ پیشتر ذکر کیا ہی اور ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے انکو دو شخص قرار دیے ہین لیکن میرا غالب گمان یہ ہی کہ وہ دونون تذکرے ایک ہی شخص کے ہین اسکی دلیل یہ ہی کہ دونون شخص اہل مصر سے ہین اور مینے بعض علما کو دیکھا ہی کہ انھون نے اس حدیث کو جسمین قبیلہ اسلم کی سلامتی کا ذکر ہی وارد سندر جذامی کے ترجمہ کو اسی تذکرہ مین ذکر کیا ہے اور اسمین شک نہین کہ ان بعض نے انکو ایک ہی شخص خیال کیا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا سنین رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو جمیلہ ہی ضمری ہین اور بعض لوگ انکو سلمی بتاتے ہین۔ ہمین ابو عبداللہ یعنی محمد بن سرایا بن علی فقیہ وغیرہ نے اپنی سند دے محمد بن اسمعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معمر نے زہری سے انھون نے سنین ابو جمیلہ سے روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور آپکے ہمراہ فتح مکہ مین شریک ہوا تھا اور مینے پہینکی ہوئی چیز اٹھالی تھی پھر حضرت عمر کے پاس آکر اس کے بارے مین سوال کیا حضرت عمر نے اسکو اچھا بتایا اور بیت المال سے انکو خرچ دیا اور انکی ولا اپنے واسطے کر لی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سنین (رضی اللہ عنہ)

ابن واقد۔ انصاری ہین ظفری ہین۔ صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو ذکر کیا اور بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہین اور انکی سند مسند نہین ہے۔

باب السین والہاء

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین۔ سعد بن عبادہ ساعدی کے بھتیجے ہین عبدالرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے ابو اسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ انصار کے گھرون مین بہتر بنی نجار کے گھر ہین پھر بنی عبدالاشہل کے گھر ہین پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر ہین پھر بنی ساعدہ کے گھر ہین اور انصار کے ہر ایک گھر مین خیر ہے۔ یہ خبر سعد بن عبادہ کو ہوئی وہ غمگین ہوئے اور کہا ہمکو پیچھے کر دیا اور ہم چار دین سے سب سے اخیر مین ہوے۔ ہمارے گدھے کو کسو مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہون۔ ان کے بھتیجے سہل نے کہا کیا تم جاکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو لوٹا لوگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکو تنہا ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ایاس ہے۔ انصاری ہین۔ ان سے انکے بیٹے نے روایت کی ہے بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن ابی حمید نے ابو حازم سے روایت کی ہے کہ وہ ایاس بن سہل انصاری علی عدی کے پہلو مین بیٹھے تھے کہ انھون نے کہا کیا مین تمسے اپنے والد کی روایت سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہ بیان کرون کہ آپنے فرمایا ہے کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد مین بیٹھکر خدا کی یاد کرنے کو مین نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک خدا کی راہ مین گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کرنے سے بہتر جانتا ہون۔ اسکی روایت ابن حمید نے عباس بن سہل بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن بیضاء۔ یہ انکی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام وہب ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک ابن ضبہ بن حارث بن فہر بن نضر بن کنانہ۔ قریشی ہین۔ فہری ہین۔ انکی والدہ کا نام بیضاء یعنی دعد بنت جحدم بن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر تھا۔ یہ بیضاء کے بیٹون یعنی سہیل اور صفوان کے بھائی تھے یہ لوگ اپنی والدہ کے نام سے مشہور تھے۔ انکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بھی اسی کے مثل انکا نسب بیان کیا ہے۔ لیکن انھون نے انکی والدہ کے نسب مین ضبہ کو نہین ذکر کیا ہے بلکہ امیہ بن حارث بیان کیا ہے۔ یہ سہل ان لوگون مین ہین جنھون نے مکہ مین اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ اور یہ وہی شخص ہین جو ان لوگون کے پاس گئے تھے جنھون نے اس عہدنامہ کے توڑنے کا ارادہ کیا تھا جسکو مکہ کے مشرکون نے بنی ہاشم کے خلاف لکھا تھا یہانتک کہ ان لوگون نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔ یہ لوگ

ہشام بن عمرو اور ابن ربیعہ اور مطعم بن عدی بن نوفل اور ربیعہ بن اسود اور ابن مطلب بن اسد - اور ابوالبختری بن ہشام بن حارث بن اسد اور زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی ہیں - سہل اور ان کے بھائی سہیل دونوں مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وفات پاگئے اور آپ نے ان دونوں پر مسجد نبوی میں نماز پڑھائی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور دونوں نے اولاد نہیں چھوڑی - اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مسجد کی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے بیضار کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے کہ وہ دعد بنت جحدم ابن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر - لیکن دوسروں نے انکی موافقت نہیں کی ہے بلکہ وہ عائش بن ظرب بن حارث کی اولاد سے ہیں اور انکا نسب ابو احمد عسکری نے یوں بیان کیا ہے کہ وعد بیٹی ہیں جحدم بن عمرو بن عائش بن ظرب بن حارث بن فہر کی - اور سہل کے والد ضبہ بن حارث کی اولاد سے ہیں - اسکو موسی بن عقبہ اور ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہم نے بیان کیا ہے اور اسمیں شک نہیں کہ ابو عمر پر نسب مشتبہ ہو گیا ہے انھوں نے اسکو یہاں صحیح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے - اور ان کے بھائی سہیل بن بیضا کے تذکرہ میں اسکے برعکس بیان کیا ہے - اور بیضا کو امیہ بن ضبہ کی اولاد سے بیان کیا ہے اور سہیل کو ظرب کی اولاد سے اور اگر وہ اسکے برعکس کرتے تو ٹھیک ہوتا اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ نسب ان پر مشتبہ ہو گیا اور انھوں نے اسکی تحقیق نہیں کی لیکن ابن مندہ نے مسجد نبوی کا ذکر اسی تذکرہ میں کیا ہے کہ اسکی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی اور انھوں نے خیال کر لیا کہ یہی دونوں (یعنی جو مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے) بیضا کے بیٹے ہیں حالانکہ یہ دونوں انصار سے تھے اور ہم انکا ذکر انشاء اللہ تعالی ان کے مقام پر کرینگے لیکن بیضا کے بیٹے بنی فہر سے ہیں جیسا کہ ہمنے انکو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ کو یہ غلطی اسوجہ سے ہوئی انھوں نے انکو کسی قبیلہ یا خاندان کی طرف نہیں منسوب کیا اور اگر منسوب کرتے تو امر صواب کو معلوم کر لیتے ۔۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ انصاری ہیں ان کا نسب انکے والد حارثہ ابن سہل کے تذکرہ میں گذر چکا ہے انکی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ آدمیوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہم لوگوں نے ایک گھر میں رہنا اختیار کیا درانحالیکہ ہم کثیر التعداد تھے پھر تھوڑے رہ گئے اور فنا ہو گئے آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو وہ برا مکان ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام سلمہ ہے اور انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ابن مندہ بیان کرتے ہیں کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے انکا شمار تابعین میں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو علی غسانی نے بیان کیا ہے کہ عدوی نے حارثہ بن سہل بن حارثہ بن قیس ابن عامر بن مالک بن لوذان کو ذکر کیا ہے کہ اہل مغازی سے ابن قداح کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک ہوئے تھے اور ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ حذیفہ کے بیٹے سہل بھی احد میں شریک ہوئے تھے اور امیر ابو نصر نے حارثہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حارثہ بن سہل بن عامر بن لوذان اور انکے بیٹے سہل دونوں احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور سہل کی اولاد مدینہ اور بغداد میں ہے اور ابن منف کا بیان کہ ابن ابی العصر کا انکو صحابی نہ ذکر کرنا صحیح نہیں ہے اور انکا شمار تابعین میں ہے باوجود شرکت احد پر اتفاق کی نہایت ہی عجیب غریب بات ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن عبید رزاح احد مین شریک ہوے تھے انکی اولاد نسلین ہے - انکا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کرکے لکھا ہے -

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حثمہ - ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکا نام عبد اللہ اور بعض عبید اللہ بیان کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ انکا نام عامر بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن عمرو یعنی نبیت ابن مالک بن اوس انصاری ہین اوسی ہین ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوے - واقدی بیان کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ آٹھ برس کے تھے لیکن انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین یاد رکھی ہین ابن ابی حاتم رازی نے بیان کیا ہے کہ انھون نے انکی اولاد مین سے ایک شخص سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کے سفر مین راستہ بتاتے تھے اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوے لیکن واقدی کا بیان صحیح ہے انکی والدہ ام الربیع بنت سالم بن عدی ابن مجدعہ تھین حضرت معاویہ کے شروع زمانہ مین وفات پائی ان سے نافع بن جبیر اور عبد الرحمن بن مسعود اور بشیر بن یسار اور صالح بن خوات بن جبیر نے روایت حدیث کی ہے اور صلات خوف کے متعلق انکی روایت صحیح اور مشہور ہے ہمین اسماعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند ان سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے انھون نے صالح ابن خوات بن جبیر سے انھون نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے صلوۃ خوف کے بارہ مین بیان کیا ہے کہ امام قبلہ کے رخ پر کھڑا ہو اور کچھ آدمی اسکے ساتھ کھڑے ہون اور کچھ آدمی دشمن کی طرف کھڑے ہون اور انکے پھرے دشمنون کی طرف ہون اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے الی آخرہ - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) **سہل** (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ - انصاری ہین انکا نسب اسطرح ہے کہ سہل بن ربیع بن عمرو بن عدی بن زید - انصاری ہین اوسی ہین قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو ابن مالک بن اوس سے حنظلیہ انکی والدہ تھین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ان کی دادی کی والدہ تھین یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی یہ بزرگ شخص تھے لوگون سے علیحدہ رہتے تھے مجرد نمازی اور خدا کے یاد کرنے والے تھے جب تک کہ مسجد مین رہتے تھے برابر نماز پڑھا کرتے تھے اور جب لوٹتے تھے برابر تسبیح اور تہلیل مین مشغول رہتے یہان تک کہ اپنے گھر پہونچ جاتے انھون نے دمشق مین سکونت اختیار کی تھی اور وہین حضرت معاویہ کی اوائل خلافت مین انتقال کیا انکی اولاد نہین رہی یہ کہتے تھے کہ اگر میرے ایک تمام لڑکا اسلام کی حالت مین ہوتا وہ مجھکو تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے انسے بشر تغلبی نے روایت کی انھون نے کہا کہ میرے والد ابو الدرداء کے پاس بیٹھتے تھے کہ ان کے پاس سے سہل بن حنظلیہ گذرے (ہم لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوے تھے) انھون نے کو سلام کیا ابو الدرداء نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بیان کرو جو ہمکو فائدہ دے اور تمکو نقصان نہ پہونچاوے انھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ مین گھوڑے پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے کہ جو اپنے ہاتھون کو صدقہ دینے کو پھیلاوے اور اسکو نہ بند کرے - ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین ابن سمرقندی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے

اپنے والد سے انھون نے عبادہ بن محمد بن عباد بن صامت سے انھون نے حضرت معاویہ کے ایک پاسبان سے روایت کرکے خبر دی انھون نے کہا حضرت معاویہ کے
سامنے گھوڑے پیش ہوئے انھون نے ابن حنظلیہ انصاری سے پوچھا تمنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑون کی بابت کیا فرماتے سنا ہی انھون نے جواب دیا کہ مینے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہی کہ گھوڑونکی پیشانی مین قیامت تک بھلائی معلق ہی اور اسکا مالک اسپر مشقت ڈالتا ہو اور اسپر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے
ہے جو صدقہ دینے کے واسطے اپنے ہاتھ کو پھیلا دے اور دبھیر اسکو نہ سمیٹے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ عبشمی ہین ان سے ابو عالیہ نے روایت کی ہے بخاری نے بیان کیا ہی کہ یہ پہلی شخص کے علاوہ ہین اور بعض لوگ انکا نام سہیل بیان کرتے ہین معتمر بن سلیمان
نے اپنے والد سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسولخدا صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
گروہ ذکر الٰہی کے واسطے نہین اکھٹا ہوتی مگر انکو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو تم بخش دیے گئے تمھاری برائیان نیکیون سے بدل دی گئین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو بن خناس (یا) اور بعض لوگ انکو ابن خنسار کہتے ہین اور بعض حنش کہتے ہین کہ بن عوف ابن عمرو
بن عوف بن مالک بن اوس۔ اسکو ابو عمر اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور حلبی نے بھی اسیطرح بیان کیا ہی مگر انھون نے حارث کے نام کو مجدعہ کے نام پر مقدم کر دیا ہے
اور کہا ہی کہ ثعلبہ حارث بن مجدعہ کے بیٹے ہین۔ یہ انصاری ہین اوسی ہین انکی کنیت ابو سعد ہی اور بعض لوگ ابو سعید بیان کرتے ہین اور بعض ابو عبد اللہ اور ابو ولید
اور ابو ثابت کہتے ہین۔ بدر اور تمام مشاہد مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد مین جب لوگ بھاگ گئے تھے تو یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ثابت قدم رہے اور انھون اسدن رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مرنے پر بیعت کی تھی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیراندازی کرتے تھے۔ ہمین عمر بن محمد بن
معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم ہبۃ اللہ محمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن عمر برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر محمد بن عبد اللہ
بن خلف بن بخیت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن موسی حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن بن سلیمان غسیل نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سلمہ بن خالد نے ابو دجانہ ساعدی سے انھون نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ مجاہدون مین تھے انکا گذر ایک نہر پر ہوا انھون نے اسمین غسل کیا (یہ) انکا بدن بہت خوبصورت تھا کہ ناگاہ انکے پاس سے انصار کا ایک شخص گذرا اور اسنے کہا
مینے جیسا آج دیکھا ویسا کبھی نہین دیکھا اور نہ کسی چھپے ہوے چیز کو ایسا دیکھا اور انکی خلقت کو دیکھکر بہت تعجب کیا یہ چلے اور گر گئے اور بخار کی حالت مین رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین اٹھا کر لائے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اسکی کوئی چیز دیکھکر خوش ہو تو اس پر برکت کی دعا کرنا چاہیے کیونکہ نظر کا
لگنا حق ہی۔ یہ حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ رہتے تھے اور جب یہ مدینہ سے بصرہ کو جانے لگے تو انکو مدینہ مین اپنا قائم مقام کیا اور یہ حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک ہوے اور انکو حضرت علی نے
بلاد فارس کا والی مقرر کیا تھا۔ وہان کے لوگون نے انکو نکالدیا پھر حضرت علی نے زیاد بن ابیہ کو مقرر کیا فارسیون نے ان سے صلح کر لی اور خراج ادا کر دیا
سہل سنہ ۳۸ھ مین کوفہ مین انتقال کیا اور انکی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور چھ تکبیرین کہین۔ اور بیان کیا کہ وہ بدری ہین ان سے انکے دو بیٹون یعنی ابو امامہ

اور عبد الملک اور نبیہ بن سباق اور ابو وائل اور عبد الرحمن ابن ابی لیلی وغیرہم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن خدیج بن مالک بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف۔ بلوی ہیں۔ انصار کے خلیفہ ہیں صاحب صاع اور بروایتے صاحب صاعین ہیں جنکو منافقوں نے دو صاعوں کے صدقہ پر ملامت کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا کہ الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات الی آخرہ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ سہل وہی سہل بن رافع بن ابی عمرو ہیں یا نہیں

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم۔ بلوی ہیں۔ احد میں شریک ہوے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انتقال کیا انھیں کو منافقوں نے ملامت کی تھی۔ ان سے انکی بیٹی عمیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی کھجور کی زکات اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لیکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور ان کھجوروں کو رکھکر کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ سے ایک حاجت ہے آپنے پوچھا وہ کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ آپ میرے اور اس لڑکے کے واسطے دعا کریں کیونکہ میرے اس کے سوا اور کوئی اولاد نہیں ہے عمیرہ بیان کرتی ہیں کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مجھپر رکھا۔ میں خدا کی قسم کھاتی ہوں کہ گویا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے جگر پر ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسیطرح لکھا ہے۔ لیکن ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے ان کے بھائی سہیل تھے یہ دونوں وہی یتیم ہیں جنکے ملک میں وہ زمین تھی جسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنائی تھی۔ یہ دونوں ابو امامہ یعنی اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ یہ بدر میں نہیں شریک ہوے اور ان کے بھائی سہیل شریک ہوے تھے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے نہیں ذکر کیا کہ یہ اس زمین کے مالک تھے جسمیں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی بنائی۔ ابن مندہ نے تو اسوجہ سے نہیں ذکر کیا کہ انھوں نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران بیضا کو قرار دیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اسوجہ سے نہیں ذکر کیا کہ انھوں نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران عمرو انصاری کو بتایا ہے جنکا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آتا ہے اور ابن اسحاق نے انھیں کی موافقت کی ہے۔ لیکن ابو عمر نے انھیں سہل اور ان کے بھائی کو اس زمین کا مالک بیان کیا ہے اور دیگر علما نے انکی موافقت کی ہے انھیں موافقت کرنے والوں میں سے ہشام بن کلبی اور ابن حبیب ہیں لیکن قابل حیرت یہ بات ہے کہ ابو نعیم نے سہیل بن رافع بن ابی عمرو انصاری نجاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ سہل صاحب مربد (مربد اس زمین کو کہتے ہیں جہاں اونٹ لوٹ کر کھڑے ہوتے ہیں اسی زمین پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی ہے) کے بھائی ہیں اور اس تذکرہ میں انکا صاحب مربد ہونا بیان ہی نہیں کیا ہے اور انھوں نے ان سہل کو بلوی بتایا ہے اور انکے بھائی کو انصاری قبیلہ بنی مالک بن نجار سے بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاری ہیں حارثی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن رومی بن وقش بن زغبہ۔ انصاری ہیں اشہلی ہیں احد میں شہید ہوئے انکو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج۔ انصاری ہیں ساعدی ہیں۔ ابن مندہ نے انکے نسب میں بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں سعد بن مالک بن خالد کے اور ابوعمر کے اس قول کی تائید کی ہے جو انھوں نے ثابت بن سعد کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سہل بن سعد کے چچا ہیں سہل کی کنیت ابوالعباس تھی اور بعض لوگ ابویحییٰ بتاتے ہیں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ لعان میں حاضر تھے۔ آپ نے ان دونوں کو الگ کر دیا تھا۔ انکا نام (پہلے) حزن تھا پھر آپ نے انکا نام سہل رکھا۔ زہری کہتے ہیں کہ سعد بن سہل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے سماعت حدیث کی تھی اور انھوں نے ذکر کیا ہے کہ سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن پندرہ برس کے تھے اور طویل العمر ہوئے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے حجاج بن یوسف کا زمانہ پایا ہے اور اسکے وقت میں وفات پائی حجاج نے سنہ ۷۴ھ میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم نے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کیوں نہیں کی تھی انھوں نے جواب دیا میں نے مدد کی تھی۔ حجاج نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حکم دیا کہ انکی گردن میں مہر لگا دی جائے اور انس بن مالک کی گردن میں بھی مہر لگائی گئی تھی یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کا حکم انکے بارے میں حجاج کے پاس آیا اور جابر بن عبداللہ کے بھی ہاتھ میں مہر لگائی گئی تھی۔ مقصد اس مہر لگانے سے یہ تھا کہ ان لوگوں کو ذلیل کرے تاکہ لوگ انسے دور رہیں اور ان لوگوں سے سماعت حدیث نہ کریں۔ سہل سے ابوہریرہ اور سعید بن مسیب اور زہری اور ابوحازم اور ان کے بیٹے عباس وغیرہم نے روایت حدیث کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن خدا کے رستہ (میں) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر زمین دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ سہل سنہ ۸۸ھ میں ۹۶ برس کے ہوکر فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سنہ ۹۱ھ میں سو برس کے ہوکر فوت ہوئے یہ سب سے آخری صحابی ہیں جو مدینہ میں باقی رہگئے تھے ابوحازم کہتے تھے میں نے سہل بن سعد سے سنا وہ کہتے تھے کہ اگر میں مر جاؤں تو پھر تم کسی کو یہ کہتے نہ سنو گے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سہیل۔ انسے روایت کرنے والے مصر کے لوگ ہیں۔ انکی روایت کردہ حدیث کو سعید بن ابی ہلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپس میں ہدیہ دیتے رہو کیونکہ ہدیہ کینہ کو دور کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر۔ لیثی ہیں۔ بعض لوگ انکا نام سہیل بتاتے ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی انکا نسب اس طرح ہے کہ سہل بیٹے ہیں صخر ابن واقد بن عصمہ بن ابی عوف بن وہب بن عبد مناۃ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ کے۔ قبیلہ کنانہ سے۔ یہ ابو واقد لیثی سے عبد مناۃ بن شجع میں ملجاتے ہیں۔ یوسف بن خالد سمتی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سہیل بن صخر صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی بقدر غلام کی قیمت کے مالک ہو تو چاہیے کہ اس سے غلام کو خرید کر لے کیونکہ نصیبہ آدمیوں کی پیشانی میں ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ قیس اور ابو کلاب اور جابر اور حارث کے بھائی ہیں احد میں شریک ہوے تھے انکا تذکرہ ابن دباغ نے عدوسیر روایت کر کے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

بنو ظفر کے غلام ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد میں شریک ہوئے ہیں۔ اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سعد۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں عامر بن عمرو بن ثقیف کے۔ انصاری ہیں نجاری ہیں۔ اپنے چچا سہل بن عمرو کے ساتھ بئر معونہ کی جنگ میں شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام سہیل ہے بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ ابن مندہ نے انکا نام بدل کر عبید بیان کیا ہے۔ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ ابن اسحاق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ اور بدر میں شریک ہوے تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ جمہور اہل سیر نے انکا نام سہل بن عتیک بیان کیا ہے۔ اور ابو معشر انکا نام عبید بتاتے ہیں۔ لیکن طبری نے لکھا ہے کہ اہل سیر کے نزدیک انکا یعنی عبید ہونا خطا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک۔ انصاری ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں شریک ہوے تھے اور آپ ہی کے زمانہ میں انتقال کر گئے تھے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سہل بن عتیک کے جنازہ کے پاس آئے چار تکبیریں کہیں اور سورہ فاتحہ سے قرات شروع کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ انکی روایت بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح کی ہے انھوں نے بیان کیا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ انصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوے تھے۔ اسکو ابو نعیم نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور ابو موسی نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہے

کے سہل بیٹے ہیں عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن عوف بن خزرج کے۔ ثابت اور عبدالرحمن کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے تھے۔ انکا ذکر انکے بھائی ثابت کے تذکرہ میں گذر چکا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم۔ اور عمرو بن جشم عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ تمیمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو یمامہ میں شہید ہوئے ہیں بیان کیا ہے کہ قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل میں سے سہل بن عدی تمیم کے حلیف بھی شہید ہوئے تھے۔ اسکو طبرانی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ انصار کے حلیف ہیں۔ اور ممکن ہے کہ یہ شخص قبیلہ تمیم سے ہوں اور انصار کے حلیف ہوں۔ بدر میں شریک ہوئے اور یمامہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انصاری ہیں۔ نجاری ہیں سہیل کے بھائی ہیں یہی دونوں بھائی اس زمین کے مالک تھے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بنائی تھی اور یہ دونوں اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ابونعیم نے ابراہیم بن سعد سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ گئی اور یہ جگہ اسوقت بنی مالک بن نجار کے دو یتیم بچوں یعنی سہل و سہیل پسران عمرو کے اونٹ کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ زمین سہل اور سہیل پسران رافع کی تھی انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے اسوجہ سے انکا تذکرہ نہیں لکھا ہو کہ انکے خیال میں اس زمین کے مالک بنجار کے لڑکے تھے۔ اور ابوعمر نے سہل بن رافع کا تذکرہ لکھا ہو۔ اور اسی تذکرہ میں اسپر گفتگو ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی سکران کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہو۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ انکی اولاد اور گھر مدینہ میں ہے۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک زمانہ تک زندہ رہے۔ اور ابوعمر نے لکھا ہو کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں انکا انتقال ہوا ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ حارثی ہیں۔ احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

شریک بدر ہوئے ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ بن قیس بن عنترہ بن امیہ بن زید بن مالک بن اوس - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوئے تھے - انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے اسی طرح لکھا ہے - اور کچھ بعید نہین ہے کہ انکے نسب سے کچھ نام گر گئے ہون - کیونکہ امیہ بن زید مالک بن اوس کے والد نہین ہین بلکہ امیہ بیٹے ہین زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے واللہ اعلم - اور امیر ابو نصر کی کتاب مین عنترہ کی جگہ پر خبدہ ہے -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - انصاری ہین - ابو احمد عسکری نے اپنی سند سے موسی بن اسمٰعیل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمسے طالب بن حبیب بن سہل بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی - انھون نے کہا مین اپنے والد کے ساتھ ایام حرہ مین نکلا - اور انکے پتھر لگا انھون نے کہا ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کیا مین نے پوچھا یہ کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو پریشان کیا اسنے میرے دل کو پریشان کیا -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی کعب یعنی عمرو بن قین بن کعب بن سواد بن کعب بن سلمہ - انصاری ہین - خزرجی ہین - سلمی ہین - بدر مین شریک ہوئے اور احد مین شہید ہوئے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ انکو ابن مندہ نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کر کے ان لوگون مین ذکر کیا ہے جو بدر مین شریک ہوئے تھے اور بیان کیا ہے کہ قبیلہ سوادہ ابن غنم سے سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین شریک بدر ہوئے تھے - اور اسی طرح سے انکو شروع تذکرہ مین سوادہ کے قبیلون سے ذکر کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح سواد ہے - واللہ اعلم

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - مزنی ہین - قبیلہ مزینہ سے - انکی روایت کردہ حدیث کو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے عامر بن عبداللہ مزنی سے انھون نے سہل بن قیس مزنی سے نقل کیا ہے انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال بیع سلم مین دیا اسپر زکوٰۃ نہین ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبید بن قیس - بعض لوگ انکو سہل بن عبید بن قیس کہتے ہین - لیکن سہل بن عبید صحیح ہے اور نہ سہل بن مالک صحیح ہے - اور کسی کا صحابی ہونا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا ثابت نہین ہے اور نہ کسی سے روایت ہے بعض لوگ انکو حجازی بتاتے ہین - مدینہ مین رہتے تھے اور بعض لوگ انکو کعب ابن مالک کا بھائی کہتے ہین انسے سوائے انکے بیٹے مالک بن سہل یا یوسف بن سہل کے اور کوئی نہین روایت کرتا ہے - انکی حدیث خالد بن عمرو قرشی پر دائر ہے اور وہ منکر حدیث

اور متروک الحدیث ہین - انکی روایت کردہ حدیثین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق وغیرہما کی فضیلت مین ہین اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ انکا نام سہل بن مالک ہے بعض لوگ انکو کعب بن مالک کا بھائی بتاتے ہین - انسے انکے بیٹے نے حدیث روایت کی ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع سے واپس ہوے تو منبر پر چڑھے اور خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا ای لوگو مین ابو بکر صدیق سے راضی ہون اور ابو بکر نے مجھکو کبھی غمگین نہین کیا سو تم انکی اس بزرگی کو پہچانو پھر آپنے فرمایا ای لوگو مین عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف اور مہاجرین اولین سے راضی ہون سو تم انکی بزرگی کو جان لو پھر آپنے فرمایا اے لوگو یقیناً خدا نے اہل بدر اور حدیبیہ کو بخش دیا ہی اے لوگو میرے اصحاب اور میرے رشتہ دارون کے بارے مین میرا خیال رکھنا - اور جب مسلمانون مین سے کوئی مرجائے تو اسکے حق مین کلمات خیر کہا کرو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

ابن منجاب - تمیمی ہین - انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیم کے خاندانون پر صدقہ وصول کرنیکے واسطے مقرر کیا تھا کیونکہ قبیلہ تمیم کے لوگ جب مسلمان ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون مین پانچ عاملونکو بھیجدیا انھین عاملون مین سے قیس بن عاصم اور سہل اور مالک بن نویرہ اور زبرقان اور صفوان ابن صفوان وغیرہم ہین - ان لوگون کو طبری نے ذکر کیا ہی -

(سیدنا) سہل (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی - انکا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور دونون نے مہیمن بن عباس ابن سہل بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ ایک شخص حزن نامی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سہل رکھا - یہ ابن مندہ کے الفاظ ہین اور ابو نعیم نے انکے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انکا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھا - اور یہ سہل بن سعد ساعدی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) سہم (رضی اللہ عنہ)

ابن مازن - بعض لوگ انکو ابن مدرک کہتے ہین زید بن لی کے غلام تھے یہ یزید بن سنان کے دادا ہین - انکا ذکر حرف الزا سے مین ہو چکا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بیضا - انکا نسب انکے بھائی سہل بن بیضا کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - یہ قریشی مین فہری ہین - قدیم الاسلام ہین - انھون نے پہلے حبشہ کو ہجرت کی تھی پھر مکہ واپس آکر مدینہ کو ہجرت کی اور یہ دونون ہجرتون کے جامع ہوگئے پھر بدر وغیرہا مین شریک ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین سنہ ۹ھ مین انتقال کیا رسول خدا صلعم نے انکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین نماز پڑھائی - انھون نے اولاد نہین چھوڑی - اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق روایت کرکے بیان کیا ہی ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے

تھے ہمین عبد العزیز بن محمد نے عبد الواحد بن حمزہ سے انھون نے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء کی نماز مسجد نبوی مین پڑھائی تھی - انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین زیادہ عمر والے ابو بکر صدیق اور سہیل بن بیضاء تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ - بعض لوگ انکو ابن حنظلیہ عبشمی کہتے ہین انکی حدیث سلم بن ابراہیم نے ابان بن فرقد سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے سہیل ابن حنظلیہ عبشمی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ آپ نے فرمایا کوئی گروہ ذکر الہی کے واسطے نہین جمع ہوتا مگر انکو خطاب ہوتا ہی کہ اٹھو اس حال مین کہ تم بخشدیے گئے ہو - اسکی روایت سلیمان تیمی اور شیبان نے قتادہ کی ہی اور ان دونون نے سہل کا نام بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حلیفہ - انکی کنیت ابو سویہ ہی - منقری ہین - قیس بن ابی عاصم کے رشتہ دار ہین - انکا شمار مہاجرین مین ہی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی -

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن ابی عمرو بن عائذ - ابن ہشام نے بیان کیا ہی کہ عائذ بیٹے ہین ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے - انصاری ہین - نجاری ہین - بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہی کہ انکے اور انکے بھائی سہل کے قبضہ مین وہ زمین تھی جہان مسجد نبوی تعمیر ہوئی - انکی وفات عمر بن خطاب کے زمانہ مین ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ نے انکا مالک زمین مسجد ہونا نہین بیان کیا ہی کیونکہ انکے خیال مین مالکان زمین مسجد سہل اور سہیل پسران بیضاء ہین - واللہ اعلم -

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد - سہل بن سعد ساعدی کے بھائی ہین - انکا نسب انکے بھائی کے بیان مین گذر چکا ہی - عمرو بن قیس نے سعد بن سعید یحیی بن سعید کے بھائی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین نے سہیل بن سعد سہل کے بھائی سے سنا وہ کہتے تھے مین مسجد نبوی مین داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے مین نے بھی نماز پڑھی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے مجھکو دیکھا کہ مین دو رکعتین پڑھ رہا ہون آپ نے پوچھا کیسی دو رکعتین ہین مین نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ مین اس حال مین آیا کہ اقامت ہو چکی تھی مین نے چاہا کہ مین آپکے ساتھ نماز پڑھ لون پھر (سنتین) پڑھون - آپ چپ ہو رہے اور آپکا دستور تھا کہ جب آپ کسی بات سے خوش ہوتے تھے تو خاموش ہو رہتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ اسکو بعض متاخرین نے بیان کیا ہی حالانکہ یہ غلط ہی اور صحیح وہ ہی جسکی روایت ابن عیینہ اور ابن نمیر وغیرہما نے سعد بن سعید سے انھون نے محمد ابن ابراہیم سے انھون نے قیس بن عمرو سعد بن سعید کے دادا سے کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اس حال مین کہ مین نماز صبح کے بعد نماز پڑھ رہا تھا اور اسی کے مثل بیان کیا -

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سعد۔ انصاری ہیں۔ بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نعمان۔ انصاری ہیں۔ موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو بدر میں شریک ہوئے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی نجار کے انصار سے سہیل بن عبید بن نعمان شریک بدر تھے۔ انکے اولاد نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک بن نعمان۔ بعض لوگوں نے انکا نام سہل بتایا ہے۔ قبیلہ بنی نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اور ہم انکا ذکر سہل کے نام میں کر چکے ہیں اور یہی نام انکا زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ اور بعض لوگوں نے انکا نام سہل بیان کیا ہے زمین مسجد نبوی کے مالک تھے۔ انکا ذکر انکے بھائی سہل کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ اور بعض لوگوں نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہیں رافع بن ابی عمرو کے اور انکا بدر میں شریک ہونا بھی بیان کیا گیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انکے متعلق دونوں تذکروں میں گفتگو ہو چکی ہے۔

(سیدنا) سہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ انکی والدہ ام حبی بنت قیس بن ضبیس بن ثعلبہ بن حیان بن غنم بن ملیح بن عمرو۔ خزاعیہ تھیں۔ انکی کنیت ابو یزید تھی۔ یہ قریش کے شریفوں اور عاقلوں اور خطیبوں اور سرداروں میں سے تھے۔ بدر کے معرکہ میں بحالت کفر گرفتار ہوئے تھے انھوں نے اپنے لبوں پر نشان بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یا رسول اللہ انکے سامنے کے دانت اکھڑوا دیجئے تاکہ آپ کی مخالفت میں کبھی تقریر کرنے نہ کھڑے ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عمر انکو رہنے دو قریب ہے کہ یہ ایسے مقام پر کھڑے ہونگے کہ تم انکی تعریف کروگے۔ اور یہ مقام اسوقت تھا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اہل مکہ عرب کے ارتداد کو دیکھکر دہل گئے اور عتاب بن اسید اموی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مکہ کے حاکم مقرر تھے چھپ رہے۔ اسوقت سہیل بن عمرو کھڑے ہوئے اور بیان کیا کہ اے گروہ قریش سب کے پیچھے مسلمان ہونیوالے اور سب سے پہلے مرتد ہونیوالے نہ بنو خدا کی قسم یہ دین اسی طرح پھیلیگا جسطرح کہ چاند اور سورج طلوع سے غروب تک پھیلتے ہیں۔ اور جسطرح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ذکر میں تقریر کی اسی طرح انھوں نے بھی بہت بڑی تقریر میں اسکو بیان کیا۔ اور عتاب بن اسید بلائے گئے اور قریش اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔ بدر کے دن انکو مالک بن دخشم نے قید کیا تھا سہیل فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دروازے

پہنچا ضر ہوئے ان لوگون مین سہیل بن عمرو اور ابو سفیان بن حرب اور حارث بن ہشام بھی تھے اور یہ لوگ فتح مکہ کے شیوخ مسلمین سے تھے۔ حضرت عمر کی طرف سے بلایا ہوا نکلا اور اہل بدر مثل صہیب اور بلال اور عمار و عمیر وغیرہم کو اندر جانیکی اجازت دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگون کو دوست رکھتے تھے۔ ابو سفیان نے کہا مین نے آج کا ایسا سخت دن کبھی نہین دیکھا ہے کہ ان غلامون کو اندر جانے کی اجازت دیجاتی ہے اور ہم لوگ بیٹھے ہین ہماری طرف کچھ التفات بھی نہین ہوتا۔ سہیل بن عمرو (حسن کہتے ہین وہ کیا اچھے آدمی تھے اور کسقدر عقلمند تھے) نے بیان کیا کہ اے لوگو جو کچھ غصہ کے آثار تمہارے چہرون پر مین انکو مین دیکھتا ہون پس اگر تم غصہ ہوتے ہو تو اپنے آپ پر غصہ ہو۔ لوگون کو اور تمکو دعوت اسلام اکٹھا دیگئی لوگون نے قبول کرنے مین جلدی کی اور تمنے دیر کی۔ آگاہ ہو خدا کی قسم وہ بزرگی جسمین وہ تمپر سبقت لیگئے ہین اسکا چھوٹنا تمپر زیادہ سخت ہی بہ نسبت اس دروازے کے جسپر تم رغبت کرتے ہو۔ پھر انھون نے کہا اے لوگو یہ لوگ تمپر سبقت لیگئے ہین جسکو تم دیکھ رہے ہو۔ خدا کی قسم جس بات مین وہ تمپر سبقت لیگئے ہین اسکا کوئی رستہ نہین ہے۔ اب اس جہاد کو نگاہ رکھو اور اسکو لازم پکڑو شاید تمکو خدا شہادت کا مرتبہ نصیب کرے پھر انھون نے اپنا کپڑا جھاڑا اور اٹھ کھڑے ہوئے اور شام کے لشکر سے جاملے۔ حسن کہتے ہین انھون نے سچ کہا خدا کی قسم اللہ تعالی اس بندے کو جو اسکی فرمانبرداری مین جلدی کرتا ہی مثل اس بندے کے نہ کریگا جو درنگ کرتا ہی۔ سہیل اپنی بیٹی ہند کے سوا تمام گھر والونکو لیکر جہاد کے واسطے ملک شام گئے تھے یہ سب لوگ وہین مر گئے۔ اور سوائے انکی بیٹی ہند اور فاختہ بنت عتبہ بن سہیل کے اور کوئی باقی نہ رہا لوگ ان دونون کو لیکر حضرت عمر کے پاس آئے۔ اور حارث بن ہشام بھی شام کو گئے تھے اور انکے گھر والون مین سے بجز عبدالرحمن بن حارث کے اور کوئی واپس نہ آیا۔ اور جب فاختہ اور عبدالرحمن واپس ہو کر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جدا گے ہوئے کا بھائی ہوئی سے نکاح کردو اور ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالی نے ان دونون سے بہت نسل پھیلائی بعض لوگ کہتے ہین کہ سہیل طاعون عمواس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ۱۸ سنہ مین فوت ہوئے۔ یہ سہیل وہی ہین جنکے ساتھ صلح حدیبیہ کا معاملہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا تھا محمد بن سعد واقدی سے انھون نے سعید بن مسلم سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا قریش کے جن لوگون نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا کوئی انسے زیادہ نمازی اور روزہ دار اور صدقہ دینیوالا نہ تھا۔ اور نہ کوئی آخرت پر انسے زیادہ توجہ کرنیوالا تھا۔ یہانتک کہ دبلے ہوگئے تھے اور انکا رنگ بدل گیا تھا۔ یہ بہت رونیوالے اور قرآن پڑھتے وقت بہت رقیق القلب تھے۔ یہ معاذ بن جبل کے پاس بہت آتے جاتے دیکھے جاتے تھے۔ اور وہ انکو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور یہ رویا کرتے تھے یہانتک کہ معاذ مکہ سے چلے گئے۔ ضرار بن ازور نے انسے کہا اے ابو یزید تم اس خزرجی کے پاس قرآن پڑھنے جاتے ہو اپنی قوم کے کسی قرشی پاس کیون نہین جاتے انھون نے جواب دیا اے ضرار اس شخص نے میرے ساتھ ایسا کچھ کیا کہ ہم پوری سبقت لیگئے۔ خدا کی قسم مین برابر جاتا رہونگا بیشک اسلام نے جاہلیت کی باتونکو دور کر دیا اور خدا نے اسلام کی وجہ سے ایسی قومونکو بلند کر دیا جنکا ذکر بھی زمانہ جاہلیت مین نہین ہوتا تھا اور کاش مین بھی ان لوگون کے ساتھ ہوتا اور آگے بڑھ جاتا۔ اور مین خدا کی قسمت کو اپنے حق مین یاد کرتا ہون کہ میرے گھر کے مرد اور عورتین اور میرا غلام عمیر بن عوف اسلام مین آگے بڑھ گیا اور اس سے مین خوش ہوتا ہون اور اسپر خدا کا شکر ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ خدا نے مجھکو ان لوگونکی دعا کی برکت سے فائدہ پہنچایا کہ مین انکی حالت مین کہ جس حالت کے ساتھ میرے برابر کے لوگ مرے اور قتل ہوئے نہین ہلاک ہوا باوجود اسکے کہ مین تمام مشاہد یعنی بدر

اور احد اور خندق میں شریک ہوا حالانکہ میں ان سب میں حق کے خلاف جھگڑا کرتا تھا اور میں ہی حدیبیہ کے صلح نامہ کے لکھنے پر
مقرر ہوا تھا اب ضرار میں اس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے اور باطل پر اصرار کرنے کو یاد کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ و
وسلم سے شرماتا ہوں حالانکہ میں مکہ میں ہوں اور آپ اسوقت مدینہ میں ہیں پھر میرا لڑکا عبداللہ جنگ یمامہ میں شہید ہوا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے میری تعزیت کی اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید اپنے گھر کے ستر آدمیوں کی شفاعت کریگا
اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے جسکی شفاعت کرینگے وہ میں ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ یرموک میں شہید ہوئے
یہ گھوڑوں پر مقرر تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ صفر کے واقعہ میں شہید ہوئے اور بعض کا بیان ہے کہ طاعون عمواس میں فوت
ہوئے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سہید ۲) سُہیل (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی بن کعب یعنی عمرو بن تیم انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ صحابی مشہور کعب بن مالک کے چچا کے لڑکے ہیں۔ بدر میں شریک
ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے

باب السین والواو

(سیدا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث نجاری ہیں۔ مصعب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنی سواد بن حارث سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع
انکار کیا تھا انھوں نے جواب دیا اگر تم انکے تعیین خیر کے سوا اور کچھ کہو کیونکہ آپ نے انکو اونٹنی دیدی تھی اور فرمایا تھا کہ خدا تمکو اس میں برکت دیگا اور اب ہمارے
پاس جس قدر اونٹ ہیں سب اسی اونٹنی کی نسل سے ہیں۔
اور یہ سواد وہی ہیں جنھوں نے گھوڑے کو آپکے ہاتھ فروخت کیا تھا اور خزیمہ بن ثابت نے اسکی گواہی دی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سواد بن قیس ہیں اور ہم
انکو اسکے بعد انشاء اللہ ذکر کرینگے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے بیٹے کا انکو نجاری بتایا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس میں تصحیف ہوگئی ہے کیونکہ بنی نجار خدا اور رسول کو زیادہ پہچاننے والے تھے وہ لوگ اس سے برتر ہیں کہ وہ
آنحضرت کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرکے اسکا انکار کردیں اور یہ محاربی ہیں جیسا کہ ہم انکو سواد بن قیس کے تذکرہ میں بیان کرینگے اور محاربی بگڑ کر نجاری ہو جایا کرتا ہے۔

(سینا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ قبیلہ بنی عامر بن جہم بن عامر بن صعصعہ سے ہیں حبہ بن خالد کے بھائی ہیں اور ان دونوں کے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ دیاہی کہتے ہیں جیسا
ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہیں اور انکا ذکر انکے بھائی حبہ کے تذکرہ میں ہوچکا ہے اور اسیطرح ان دونوں روایت کردہ حدیثیں بھی گذر چکی ہیں

ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے سلام بن شرحبیل سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے سواء اور حبہ پسران خالد سے سنا وہ دونوں کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کسی کام کو کر رہے تھے ہم نے آپکی اعانت کی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم روزی کی امید نہ چھوڑو جب تک کہ تمہارے سر ملتے رہیں (یعنی زندہ رہو) کیونکہ انسان کو اسکی ماں جنتی ہے اسکے اوپر کوئی غلاف نہیں ہوتا پھر اللہ عزوجل اسکو روزی دیتا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سواء (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ۔ محاربی ہیں ہمیں ابوموسیٰ بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً ابوبکر بن حارث کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد بن معطا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن قاسم فرائضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین عکلی یعنی زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن زرارہ بن خزیمہ بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواء بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا پھر سواء نے بیع سے انکار کر دیا اور خزیمہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق گواہی دی آپ نے ان سے پوچھا تم نے کیوں گواہی دی حالانکہ تم ہمارے ساتھ موجود نہ تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی اور اس چیز کی جسکو آپ لیکر آئے ہیں تصدیق کی ہے اور میں نے جان لیا ہے کہ آپ حق ہی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ جس شخص کے موافق یا مخالف گواہی دیں بس وہ کافی ہے بعض لوگوں نے انکو سواء بن حارث بیان کیا ہے اور انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ابن شاہین نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے اور دونوں کے دو تذکرے لکھے ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی شخص ہیں انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور سواء بن حارث کے تذکرہ میں گفتگو ہو چکی ہے واللہ اعلم ۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری ہیں نجاری ہیں مازنی ہیں بعض لوگوں نے انکا نام زیادہ بیان کیا ہے ۔ بصرہ میں رہنا اختیار کیا تھا ۔ یہ غزیہ اور سراقہ پسران عمرو بن عطیہ کے بھائی ہیں اسحاق بن عمرو بن سلیط نے اپنے والد سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سواد بن عمرو انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ خوشبو لگاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دو یا تین مرتبہ ملے اور ان کو منع کیا ۔ اور آپ ایک دن ان سے ملے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے اس سے انکے پیٹ میں مارا اس سے ان کی کھال چھل گئی ۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے بدلہ دیجیے یا اسکی دیت دیجئے آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لیو جب انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو دیکھا تو چھڑی پھینک دی اور اسکو بوسہ دینے لگا اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہے ہمیں ابومنصور بن مکارم مؤدب نے اپنی سند سے ابوزکریا یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن علی ابن شعیب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی نے ہشام بن حسان نے ابن

سیرین سے انھون نے سواد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ سے پوچھا کہ خدا نے مجھے حسن عنایت کیا ہے
اور مجھی وہ کچھ عنایت کیا ہے جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین اور مین نہین چاہتا کہ اسکے مثل کسی اور کو بہٹے تو یا رسول اللہ کیا میری یہ خواہش تکبر کی وجہ سے ہے آپ نے جواب دیا
نہین - لیکن متکبر وہ شخص ہے جو حق سے سرکشی کرے اور لوگونکو حقیر جانے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن غزیہ - انصاری ہین قبیلہ بنی عدی بن نجار سے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ انکے حلیف ہین اور بنی بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے
ہین - بدر اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوے تھے انہین نے خالد بن ہشام مخزومی کو بدر مین قید کیا تھا یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے
خیبر کے عامل تھے اور یہ آپکے پاس ایک صاع عمدہ خرمے دو صاع ردی خرمے سے مول لیکر لائے تھے ہمین ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس
بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبان بن واسع نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسولخدا
صلعم نے بدر کے دن صفونکو برابر کرتے تھے اور آپکے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی جس سے آپ صف برابر کرتے تھے آپکا گذر سواد بن غزیہ بنی عدی بن نجار کے
حلیف کے پاس سے ہوا یہ صف سے آگے بڑھے ہوے تھے آپنے انکے پیٹھ مین چھڑی ماری اور فرمایا کہ اے سواد برابر ہو جاؤ سواد نے کہا یا رسول اللہ آپنے مجھکو
درد پہونچایا اور حالانکہ آپکو خدا نے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے لہذا آپ مجھکو بدلہ دیجئے آپنے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لیلو وہ انکی گردن سے
لپٹ گئے اور آپکے شکم مبارک کو بوسہ دیا آپنے پوچھا اے سواد تمنے ایسا کیون کیا انھون نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ جو چیز (یعنی جنگ) درپیش ہے اسکو
آپ دیکھ رہے ہین اور مین قتل سے بے خوف نہین ہون اسوجہ سے مین دوست رکھتا تھا کہ میری آخری ملاقات آپ ہی سے ہو اور میرا بدن آپکے
بدن سے مس ہو - رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دعاء خیر دی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہین کہ مینے اس قصہ کو سواد بن عمرو کے
تذکرہ مین نقل کیا ہے نہ سواد بن غزیہ کے تذکرہ مین -

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب - ازدی دوسی ہین - اسکو ابن کلبی اور سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے وہ سدوسی ہین قبیلہ بنی سدوس سے
یہ زمانہ جاہلیت مین کاہن تھے - یہ صحابی ہین - شاعر بھی تھے ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے روایت کی ہے کہ سواد بن قارب دوسی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے حضرت عمر نے انسے پوچھا اب بھی تمکو کچھ کہانت یاد ہے انھون نے جواب دیا سبحان اللہ خدا کی قسم جیسا تمنے میرا استقبال کیا ہے ہم تینون مین سے کسیکا نہین کیا
حضرت عمر نے جواب دیا سبحان اللہ اے سواد ہماری شرک کی حالت تمھاری کہانت سے بہت بڑی ہوئی تھی (باعتبار خطرہ کے) خدا کی قسم اے سواد مجھکو تمہارا ایک
قصہ معلوم ہوا ہی جو بہت عجیب معلوم ہوتا ہے لہذا تم اسکو مجھ سے بیان کرو انھون نے بیان کیا کہ مین زمانہ جاہلیت مین کہانت کرتا تھا ایک رات مین سو رہا تھا کہ
ناگاہ میرے پاس میرا جن آیا اور میرے ٹھوکر ماری اور کہا اے سواد جو کچھ مین تم سے کہتا ہون اسکو سنو مینے کہا بیان کر اس نے کہا عجبت للجن وانجاسہا
ورحلها العيس باحلاسها ۞ تهوي الى مكة تبغي الهدى ۞ ما مؤمنوها مثل ارجاسها ۞ فارحل الى الصفوة من هاشم ۞ واسم بعينك الى راسها ۞ مفيد

اور ان کے بدبخت لوگوں سے تعجب کیا۔ اسکے بعد انھوں نے قصہ پر آخر تک بیان کیا اور انھوں نے بیان کیا کہ مینے جان لیا کہ خدا نے اسکے متبع بھائی ارادہ کیا ہے اور کوشش نہ ایسا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپکو خبر کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ۔ انکا تذکرہ عمزہ بن یوسف سہمی نے جرجان کی تاریخ میں ان لوگوں کے ضمن میں لکھا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ہمراہ ۱۸ سنہ ہجری میں وہان داخل ہوئے انکا تذکرہ ابو موسے نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سواد۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبدالرحمن رکھا تھا انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سواد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اور بعض لوگ انکو زرین اور بعض ابن تیس کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ یہ زریق بن ثعلبہ ابن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے بیٹے ہیں انصاری ہیں سلمی ہیں۔ بدر اور احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انھین نے نسب بیان کیا ہے اور اسی کے مثل ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور انکے والد کا نام زید بتایا ہے اور کچھ شک اور شبہہ نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ جرمی ہیں ان سے سلم بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلم نے سوادہ کے غلام سے روایت کی اور انھوں نے سوادہ سے روایت کی ہمین ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو انھوں نے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو النضر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مرجی بن رجاء یشکری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے سلم بن عبدالرحمن نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے سوادہ بن ربیع سے وہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپنے مجھ کو چند اونٹ عنایت کیے پھر آپنے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر لوٹ کر جاؤ تو انکو حکم دو کہ اپنے گھر والوں کو حکم دیا کرین اور انکو حکم دو کہ اپنے ناخون کاٹ ڈالیں اور انسے دودھ دوہتے وقت جانوروں کے تھنوں کو زخمی کرین اسکی روایت ابو معشر نے سلم بن عبدالرحمن سے سوادہ کے غلام سے کی ہے انھوں نے سوادہ سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ قاری ہیں بعض لوگوں نے انکا نام سواد بتایا ہے یہ وہی شخص ہیں جنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے بدلہ لینے کو کہا تھا ان سے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ہم انکو سواد میں بیان کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر انصاری ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ بھی وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ ابھی گذر چکا ہے اور ان

دونون تذکرونکو ابو عمر نے غلطی سے بیان کیا ہے حالانکہ سوا ابن عمرو بن عطیہ ایک ہی شخص ہین بعض لوگون نے ابیہ کا لفظ زیادہ کردیا ہے اور بعض لوگون نے نہین زیادہ کیا

اور اسی وجہ سے ان دونون تذکرونکو ابن مندہ او ابو نعیم نے نہین لکھا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) سویبط (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ۔ بعض لوگون نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ سویبط ابن سعد بن حرملہ بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبدالدار بن قصی بن کلاب قریشی عبدری ہین انکی والدہ ہنیدہ بنت خباب ہین قدیم الاسلام ہین انھون نے حبشہ کو ہجرت کی تھی انکو ابن قتیبہ نے مہاجرین حبشہ مین ذکر کیا ہے اور دوسرون نے ذکر کیا ہے بدر مین شریک تھے یہی وہ شخص ہین جو ابوبکر او نعیمان کے ساتھ شام کو بغرض تجارت گئے تھے اور نعیمان نے انکو فروخت کردیا تھا ہم اس قصہ کو نعیمان کے تذکرہ مین لکھ چکے ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے انکے تذکرہ مین ذکر کیا ہے کہ سویبط نے نعیمان کو فروخت کیا تھا اور نعیمان کے تذکرہ مین لکھا تھا کہ نعیمان نے سویبط کو فروخت کیا تھا اور یہی صحیح ہے

(سیدنا) سویق (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن حارث بن ہیشہ انصاری اوسی ہین۔ احد مین شہید ہوئے انکو ضرار بن خطاب نے شہید کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ۔ فزاری ہین۔ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے ان سے لقمان بن عامر او راشد بن سعد نے روایت کی ہے اور دحیم دمشقی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور ابو حاتم نے انکی صحابیت سے انکار کیا ہے اور انکی روایت مرسل ہے جراح بن ملیح نے زبیدی سے انھون نے لقمان سے انھون نے سوید بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام جو تمہین پہلے اسطرح وارد ہوئی جسطرح پانچ دن کے پیاسے اونٹ وارد ہوتے ہین انھین کی روایت ہے کہ عاریت واپس کیجاتی ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث ازدی ہین ابو نعیم نے انکو کتاب المعرفہ کے علاوہ بھی بیان کیا ہے ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن عبداللہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی عمر بن حسن اشنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن ... نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی الحواری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو سلیمان دارانی نے سند بیان کرتے تھے مجھ سے ایک شیخ نے خاندان علقمہ بن یزید بن سوید ازدی تھا دمشق کے ساحل پر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سوید بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات آدمیون کے ساتھ وفد مین آیا آپ کو ہماری علامت اور ہیئت اچھی معلوم ہوئی اور آپ نے پوچھا تم کیا ہو تم لوگون نے جواب دیا کہ ہم مومن ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ہر بات کی ایک اصلیت ہوتی ہے تو تمہارے ایمان کی کیا اصلیت ہے سوید کہتے ہین ہم نے جواب دیا کہ پندرہ چیزین ہین پانچ ایسی ہین جنکا آپکے قاصدون نے ہم کو ایمان لانیکا حکم دیا اور پانچ ایسی ہین جنکا آپکے قاصدون نے ہمکو عمل کرنیکا حکم دیا اور پانچ ایسی ہین جنکے ہم جاہلیت کے زمانہ سے عادی ہین اور ہم ان پر قائم ہین مگر یہ کہ آپ ان مین سے کسی کو ناپسند فرمائین تو ہم چھوڑ دین آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزین کیا ہین جن پر ایمان لانیکا حکم میرے قاصدون نے دیا ہے انھون نے جواب دیا کہ انھون نے ہمکو خدا اور اسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لانیکا حکم دیا ہے آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزین کیا ہین جن پر عمل کرنیکا حکم میرے قاصدون نے دیا ہے ہم نے جواب دیا کہ انھون نے ہمکو

حکم دیا ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور خانہ کعبہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکھیں آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون ہیں جنسے تم جاہلیت میں متصف تھے ہم نے جواب دیا کہ راحت میں شکر کرنا اور مصیبت میں صبر کرنا اور میدان جنگ میں مستقل رہنا اور قضا و قدر پر راضی ہونا اور دشمنوں کی شماتت پر صبر کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ حلیم ہیں عالم ہیں اپنی سچائی کی وجہ سے انبیا سے قریب ہیں انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی ہے بادیہ نشین تھے ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور ابن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد زبیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم بن عبدالاعلی سے انھوں نے اپنی پھوپھی سے انھوں نے اپنے والد سوید بن حنظلہ سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے کہا ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر حضرمی بھی تھے اور انکو انکے دشمنوں نے پکڑ لیا اور ان لوگوں نے قسم کھانے سے انکار کیا اور میں نے قسم کھالی کہ وہ میرے بھائی ہیں اور وہ چھوڑ دیے گئے پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قوم نے قسم کھانے سے انکار کر دیا اور میں نے آگے بڑھکر قسم کھائی کہ یہ میرے بھائی ہیں آپنے فرمایا تم نے سچ کہا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اسکی روایت احمد بن حنبل نے یزید سے انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے یونس سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے ابراہیم سے کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جزامی ہیں ۔ رفاعہ کے بھائی ہیں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئے تھے انکو موسی بن سہیل نے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو فلسطین میں مقیم ہوئے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے ۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

سلمان فارسی کے غلام تھے انکو بخاری نے ذکر کیا ہے اور انکو صحابی بتایا ہے اسکو انھوں نے ابن قہزاذ سے نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت بن خالد بن عقبہ بن حوط بن حبیب بن عمرو بن عوف انصاری ہیں اوسی ہیں ۔ ہمیں عبید اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم ابن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا کہ سوید بن صامت قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے مکہ میں حج یا عمرہ کی نیت سے آئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا قصد کیا اور انکو خدا عزوجل اور دین اسلام کی دعوت دی سوید نے آپ سے کہا شاید تمہارے پاس بھی ایسی ہی کوئی کتاب ہے جیسی میرے پاس ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ مجلہ لقمان یعنی لقمان کی حکمت ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو میرے سامنے پیش کرو انھوں نے آپکے سامنے پیش کیا آپنے فرمایا یہ کلام عمدہ ہے اور جو میرے پاس ہے اور اس سے بھی افضل ہے یعنی وہ قرآن جسکو خدا نے مجھپر نازل کیا ہے اور وہ ہدایت اور روشنی ہے اور آپنے انکے سامنے قرآن شریف پڑھا اور انکو اسلام کیطرف بلایا انھوں نے کہا یہ اچھا کلام ہے اور لوٹ کر مدینہ میں اپنی قوم کے پاس گئے اور کچھ ٹھہرے نہیں پائے تھے کہ انکو خزرج نے قتل کر ڈالا اور انکی قوم والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے خیال میں

مسلمان رہتے ہیں۔ انکا قتل بعاث کے دن ہوا تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ مجھکو انکے اسلام میں شک ہے جیسا کہ میرے سوا اور لوگونکو بھی ہوا ہے۔ ابن اسحق نے انکو لکھا ہے

یہ اچھے شاعر تھے اور انکے اشعار میں بہت حکمت کی باتیں بیان کرتے تھے اور انکی حکیمانہ شاعری کی وجہ سے انکی قوم کے لوگ انکو کامل کے لقب سے

پکارتے تھے اور انھیں کے یہ اشعار ہیں ؎ الا رب من تدعو صدیقا ولو تری ٭ مقالتہ بالغیب ساءک ما یفری ٭ مقالتہ کالشہد ما کان شاہدا

و بالغیب مأثور علی ثغرۃ النحر ٭ یسرک بادیہ وتحت ادیمہ ٭ نمیمۃ غش تبتری عقب الظہر ٭ تبین لک العینان ما ہو کاتم ٭ من الغل والبغضاء والنظر الشزر

فرشنی بخیر طالما قد بریتنی ٭ وخیر الموالی من یریش ولا یبری — انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر جہنی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعت الرضوان میں بیعت کی اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جو ان قبیلہ جہینہ کا جھنڈا

اٹھائے ہوئے تھے انکا تذکرہ طبری نے لکھا ہے ٭

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق اور بعض لوگ انکو طارق بن سوید کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے اور یہ حضر موت کے رہنے والے ہیں ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے

ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک سے

روایت کرکے خبر دی کہ انھوں نے علقمہ بن وائل سے سنا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور سوید ابن طارق یا طارق بن سوید نے آپسے شراب کے بارہ میں دریافت کیا آپنے انکو منع کیا انھوں نے عرض کیا کہ اس سے دوا کیجاتی ہے

آپنے فرمایا کہ وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ بیماری ہے اور اسکی روایت حماد بن سلمہ نے سماک سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے طارق بن سوید سے کی ہے

اور انھوں نے شک نہیں ظاہر کیا ہے اور نہ انھوں نے سند میں عن ابیہ ذکر کیا ہے اور ابو النضر اور ابو عامر عقدی اور عبید اللہ بن

عبد المجید نے شعبہ سے انھوں نے سماک سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سوید ابن طارق سے اسکی روایت

کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن زید بن حارثہ انصاری ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے مجمع بن یحیی نے روایت کی ہے۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا

اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے یزید بن ہارون نے مجمع بن یحیی سے انھوں نے سوید بن عامر انصاری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحم کرو اگرچہ سلام ہی سے ہو۔ اسکی روایت وکیع اور عبد الواحد بن زیاد اور ابن مبارک نے مجمع سے کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے ہانی ہیں اور بعض لوگ الہانی بھی کہتے ہیں جو اشعریین کا ایک خاندان ہے اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ الہانی بھی قبیلہ اشعریین کا

ایک خاندان ہے عتبہ بن ابی حکیم نے عبد اللہ ابن سوید الہانی اشعری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف ۱۔ آگاہ رہو اکثر وہ لوگ جنکو تو دوست سمجھتا ہے اگر تو انکی غائبانہ گفتگو سنے تو انکی افترا پردازی تجھ کو بری معلوم ہو سامنے تو انکی باتیں شہد کی طرح ہوتی ہیں مگر پیٹھ پیچھے زہر ہلاہل ہوتی ہیں

سنا یا جیسے اس شخص نے بیان کیا ہے آپ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قبیلہ یعنی لخم اور جذام کو ملک شام میں اہل
یمن کی اعانت کا ذریعہ بنا دیا ہے جیسا کہ یوسف (علیہ السلام کو) یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے واسطے معین کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم
نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عقبہ ہے۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ انکو جہنی اور بعض مزنی بتاتے ہیں ان سے انکے بیٹے عقبہ نے روایت
کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے باسناد اپنی اجازۃ اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید یعنی جرم نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو الیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عقبہ بن سوید سے انہوں نے
اپنے والد سے جو صحابی ہیں یہ روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر سے واپس آ رہے تھے کہ آپ نے احد کو
دیکھ کر فرمایا اللہ اکبر یہ پہاڑ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اسکو دوست رکھتے ہیں اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سقطہ کے متعلق روایت کی ہے
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن معاذ۔ انصاری ہیں۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں انکا صحابی ہونا معلوم نہیں ہے انہیں کی اولاد سے ابراہیم بن حیان ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور
ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن طردہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور وہب بن سعد بن ابی سرح عامری کے درمیان میں بھائی چارہ کرا دیا
تھا انکا ذکر ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش انصاری ہیں یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کے گرانے کے واسطے بھیجا تھا عکرمہ مولی ابن عباس نے روایت
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معن بن عدی اور عاصم بن عدی اور سوید بن عیاش کو اس مسجد کے گرانے کے واسطے بھیجا تھا جو نفاق کی وجہ سے بنائی گئی تھی
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن غفلہ بن عوسجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی ابن سعد عشیرہ جعفی
ہیں انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بہت عمر گذاری ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایمان لے آئے تھے اور آپکو دیکھا نہیں تھا اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف سے جو شخص صدقہ وصول کرتا تھا اسکو انہوں نے صدقہ دیا پھر مدینہ کا قصد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے دن
مدینہ میں پہونچے انکی پیدائش عام الفیل کی ہے ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی ابن سکینہ نے اپنی سند سے ابو داود سجستانی تک خبر
دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک نے عثمان بن ابی زرعہ سے انہوں نے ابو لیلیٰ کندی سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت
کرکے خبر دی انہوں نے کہا ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے صدقہ لینے والا آیا میں نے آپ ہی کے زمانہ میں سنا تھا کہ متفرق (اشیاء) یکجا کی جائیں

اور میسرہ اور صالح نے سوید سے اسکی روایت کی ہے اور ہمین اتنا اور بڑا یا ہے کہ انکے پاس ایک آدمی بڑی اونٹنی لیکر آیا
انھون نے اسکے لینے سے انکار کردیا۔ پھر اس سے کم درجہ کی لایا انھون نے اسکے لینے سے بھی انکار کیا اور کہا کہ کون سی زمین مجھے
اٹھائیگی اور کون آسمان مجھپر سایہ ڈالے گا جب کہ مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمانون کا بہترین مال لیکر جاؤنگا اور یہ جنگ
قادسیہ مین شریک ہوے تھے۔ لوگون نے ایک مرتبہ شیر شیر کا غل مچایا سوید بن غفلہ شیر کی طرف گئے اور اسکے سر پر ایک وار
کیا کہ تلوار پشت کی ہڈی کو کاٹتی ہوئی دم سے نکل گئی۔ یہ سوید صفین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شریک ہوے تھے
اور حجاج کے زمانہ مین سنہ۸۰ھ اور بروایتے سنہ۸۲ھ یا سنہ۸۱ھ مین مقام کوفہ انتقال کیا انکی عمر ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) یا ستائیس سال کی تھی
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ عبدی ہین۔ انکی کنیت ابو مرحب یا ابو صفوان ہے۔ ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد ابن سعد مودب موصلی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابو الحسن یعنی علی ابن ابراہیم
سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبتہ اللہ ابن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ
بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جابر یعنے زید بن عبد العزیز ابن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ
ابن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی بن عمران نے سفیان ثوری سے انھون نے سماک بن حرب سے انھون نے سوید بن قیس سے
روایت کر کے خبر دی انھون نے کہا کہ مین اور مخرمہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لیکر مکہ مین آئے اور ہمارے پاس رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے مجھ سے ایک ازار مول لی اور اس جگہ ایک شخص تولنے والا تھا آپ نے فرمایا کہ جھکا کر
تولو ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہین لوگون نے جواب دیا کہ یہ رسول خدا ہین انکی حدیث مین اختلاف ہے ابن
مبارک اور ابو الاحوص اور معافی اور ابو عبد الرحمن مقری نے ثوری سے انھون نے سماک سے انھون نے سوید سے
اسکی روایت اسیطرح کی ہے جسطرح کہ ہمنے اسکو ذکر کیا ہے اور غندر نے اسکی روایت شعبہ سے انھون نے سماک سے کی ہے کہ انھون نے
کہا مین نے مالک یعنی ابو صفوان ابن عمیرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شخص نے ہجرت سے پہلے ازار فروخت کیا انکا تذکرہ تینون نے
لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی۔ انکی کنیت ابو مخشی ہے طائی ہین اور بعض لوگون نے انکو ازید بن مخشی بیان کیا ہے ابو بشر دولابی نے انکو کنیتون مین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن بن عائذ بن منجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد۔ مزنی ہین۔ نعمان ابن مقرن کے بھائی ہین

عثمان بن عمرو اور انکے بھائی اُسکی اولاد اپنی ماں مزینہ بنت کلب بن وبرہ کیطرف منسوب ہوتی ہیں اور مزینہ کہلاتی ہیں انکی کنیت ابو عدی
جو اور بعض لوگ ابو عمر بیان کرتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے - ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں کو
ابو عیسی ترمذی تک اسکا خبر دی کہتے تھے ہمسے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محاربی نے شعبہ سے انھوں نے حصین سے انھوں نے
ہلال بن یساف سے انھوں نے سوید بن مقرن سے روایت کرکے بیان کیا انھوں نے کہا ہم سات بھائی تھے اور ہماری خدمت کیواسطے سوا ایک
لونڈی کے اور کوئی نہ تھا اور اسکو ہم میں سے ایک نے تھپڑ مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم لوگ اسکو آزاد کر دیں اور انھیں سے مروی ہے
کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے مال کیوجہ سے قتل کیا جائے وہ شہید ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث ابن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہیں اوسی حارثی
ہیں احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے - یحیی بن سعید اور بشیر بن یسار نے
عمرو بن علیس یعنے ابو بکر اور ابو عبداللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہم نے اپنی سندوں ابو عبداللہ یعنی محمد بن اسمعیل جعفی تک پہنچا کر خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک نے یحیی بن سعید انصاری سے انھوں نے بشیر بن یسار سے انھوں نے سوید بن نعمان سے روایت کرکے
خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر کے سال نکلے یہانتک کہ جب خیبر کے نزدیک مقام صہباء میں پہونچے تو آپنے عصر کی نماز پڑھی
پھر کھانا منگوایا تو بجز ستو کے اور کچھ نہ تھا آپنے اُسکے گھولنے کا حکم دیا اور وہ گھولے گئے اور آپنے لوگوں کے ہمراہ کھایا پھر آپ مغرب کی نماز
کے واسطے اُٹھے اور کلی کی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی پھر آپنے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن عبد حارث - دیلی ہیں - بعض لوگ انکو عبدی کہتے ہیں اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے بصرہ میں رہتے تھے انسے ایاس ابن زہیر نے روایت
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال وہ ہے جو کھیت سے پیدا ہو یا جو جانوروں سے حاصل ہو اسکو اسی طرح روح بن عبادہ نے
ابو نعامہ سے انھوں نے ایاس بن زہیر سے انھوں نے یزید بن ہبیرہ سے نقل کیا ہے اور عبدالوارث اور معاذ بن معاذ نے ابو نعامہ سے انھوں نے
ایاس سے انھوں نے سوید سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے ابو نعامہ کا نام عمرو بن عیسی تھا اور ابو عمر کا بیان کرنا کہ وہ دیلی
ہیں اور بروایت بعض عبدی ہیں دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ دیل ایک خاندان ہے قبیلہ عبد القیس کا اور دیل کا نسب اسطرح ہے کہ دیل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز ابن افصی
ابن عبد القیس اور ابو احمد یعنی حاکم نے بیان کیا کہ وہ عدوی ہیں قبیلہ عدی بن عبد مناۃ بن اد سے واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) سوید (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے - بعض لوگ انکو سوید کا والد کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے یونس بن یحیی یعنی ابو نباتہ نے ہشام بن سعد سے انھوں نے حاتم بن ابی نصر سے

انھوں نے عبادہ بن نسی سے انھوں نے سوید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھلانے والے کو دعا دی ہے اور انکو ابن وہب نے ہشام سے انھوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ ابو سوید نے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہے —

باب السین و الیاء

(سیدنا) سیابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم سلمی ہیں۔ انکا نسب اسطرح ہے کہ سیابہ بن عاصم بن شیبان بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے غزوۂ حنین میں فرمایا کہ میں عواتک کا بیٹا ہوں اور یہ وارثین آپ کی نسب ہے عمرو ابن سعید بن عاص نے روایت کی ہے کہ پیادہ اور انکے بھائی حجاف اسی جلیم کو فدسے آپ کے تھے سروج اور عقبہ بن ملکی بہت اولاد ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے —

(سیدنا) سیار (رضی اللہ عنہ)

ابن بلز۔ ابو العشراء کے والد تھے۔ دارمی ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو اسامہ اور بعض عطارد وغیرہ کہتے ہیں۔ انکا ذکر طبرانی نے اسی تذکرہ میں کیا ہے ہمیں ابو منصور بن مکارم ابن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابو الحسن یعنی علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جابر زید بن عبد العزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ابو العشراء دارمی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا حلق اور لبہ کے سوا اور کہیں ذبح نہیں ہوتا آپنے جواب دیا کہ اگر تم اسکے ران میں نیزہ مارو تو بھی کافی ہے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے —

(سیدنا) سیار (رضی اللہ عنہ)

ابن روح یا روح بن یسار۔ اسیطرح سے شامیوں کی حدیث اس بارہ میں شک کے ساتھ وارد ہوئی ہے اسکی روایت بقیہ نے مسلم بن زیاد سے کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے چار صحابہ یعنی انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو المنتبت اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو میں نے دیکھا کہ یہ لوگ عمامہ کا شملہ اپنے پیچھے چھوڑتے تھے اور انکے کپڑے ٹخنوں تک تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے —

(سیدنا) سیان (رضی اللہ عنہ)

عبد اللہ کے والد ہیں۔ عبد اللہ بن عقیل نے عبد اللہ بن سیان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل قبا کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے اہل قبا کیا چیز تھی جس سے تم نے وعدہ کیا تھا اسکو تمنے سچ کر دکھایا لوگوں نے پوچھا کیا یہ لوگ سنتے ہیں آپنے جواب دیا کہ جسطرح تم سنتے ہو اسیطرح یہ لوگ بھی سنتے ہیں لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے

انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) **سیف** (رضی اللہ عنہ)

ابن ذی یزن۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کے دادا عبد المطلب کو آپ کی نبوت اور آپ کے حال سے آگاہ کیا تھا ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ذی یزن نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ ہدیۃً بھیجا جسکی قیمت ۳۳ اونٹوں کے برابر تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **سیف** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معدی کرب۔ کندی ہیں اشعث بن قیس کے بھائی ہیں۔ ابن کلبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے آپ نے انکو انکی قوم کا مؤذن کر دیا اور یہ مرتے دم تک برابر مؤذن رہے ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس کندی اپنے بھائی اشعث کے ساتھ وفد میں آئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے انکا نسب ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسیطرح بیان کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں یحییٰ بن معین علی بن ثابت سے انھوں نے حارث بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھ سے بنی بجیلہ کے بہت سے لوگوں نے سیف بن معدی کرب سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا یا رسول آپ مجھے میری قوم کی مؤذنی عنایت کر دیجئے آپ نے مجھے عنایت کر دی لیکن ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس اشعث بن قیس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے اور آپ نے انکو انکی قوم کا مؤذن کر دیا اور یہ مرتے دم تک برابر مؤذن رہے۔ اور شاید ابوموسیٰ نے اس تذکرہ کو ابن مندہ پر استدراک کے لئے ذکر کیا ہے اس خیال پر کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہیں لکھا ہے حالانکہ وہ انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں اور انکو انکے دادا کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ سیف بن قیس بن معدی کرب اشعث بن قیس کے بھائی ہیں اور انھوں ہی نے اذان دینے کی خواہش کی تھی واللہ اعلم —

(سیدنا) **سیف** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن احمر بن غریب جمال بن نمران بن حارث ابن جبران بن وائل بن رہین۔ رعینی ہیں۔ جیشانی ہیں ابوتمیم جیشانی کے بھائی ہیں یہ ابوتمیم سے بڑے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لائے اور معاذ ابن جبل سے قرآن شریف پڑھا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہجرت کی اور فتح مصر میں شریک ہوئے انسے عقبہ بن مسلم اور عبداللہ بن ہبیرہ وغیرہم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن ماکولا نے لکھا ہے —

(سیدنا) **سمونہ** (رضی اللہ عنہ)

بلقاوی ہیں انسے منصور بنقسیخ یعنی ربیع بن صبیح کے بھائی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپکی زبان مبارک سے ... سنی ہے ہم بلقاء سے مدینہ کو گیہوں لاد کر لائے اور اسکو فروخت کر کے مدینہ کی کھجور خریدنا چاہا لوگوں نے ہمکو اسکی خریداری سے منع کیا ہم نبی ... پاس آئے اور آپکو خبر کی آپ نے منع کرنیوالوں سے فرمایا کہ کیا تمکو اناج کی ارزانی ان کھجوروں کی گرانی کے عوض میں بس نہیں کرتی جسکو ...

لا ذکر کیا ہے تو ہم ان لوگوں کو چھوڑ دو تاکہ لیجائیں تم کو ملتان کے پست پہنچ والے زمین تک تو یہ جنگ تھے پھر مسلمان ہوئے اور انکا اسلام اچھا رہا اور ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

باب الشین والالف والباء

(سیدنا) شافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی ہیں مطلبی ہیں امام شافعی کے دادا تھے انکی والدہ ام ولد تھیں خطیب ابو بکر بغدادی نے روایت کی ہے جسکی خبر ہمیں ابو موسی مدینی نے دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور عبد الرحمن بن عبد الواحد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں ابو الطیب یعنی طاہر بن عبد اللہ طبری سے سنا وہ کہتے تھے کہ شافع بن سائب جنکی طرف شافعی منسوب ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچپن کی حالت میں ملے اور انکے والد سائب بدر کے دن مسلمان ہو گئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شاہ (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے انھوں نے کہا ہے کہ انکا ذکر ابو سلمہ کی حدیث میں ہے جسکی روایت انھوں نے ابو ہریرہ سے کی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے کہ جب آپ مکہ فتح کر چکے تو آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اسکی تر گھاس اکھاڑی جائے اور اسکا درخت کاٹا جائے شاہ یمانی نے کہا یا رسول اللہ یہ میرے واسطے لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا کہ اسکو ابو شاہ کو لکھ دو اسیطرح اسکو اسمعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انھوں نے ابو سلمہ سے نقل کیا ہے اور یحیی بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو شاہ کہا اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) شباث (رضی اللہ عنہ)

بنت نبیح بن سلمی معن ابن اوس بن عمرو بن کعب بن قراقر ابن صحبان۔ بلوی ہیں۔ بنی حرام بن کعب انصاری کی حلیف ہیں انکے والد قیس بن کعب بیعت عقبہ میں شریک تھے اور انکے بیٹے شباث لیلۃ العقبہ میں پیدا ہوئے شباث کی والدہ نبیح کی والدہ تھیں اور یہ عمرو بن عدی بن سنان بن نابی کی بیٹی تھیں یہ مسلمان تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ خیبر میں شریک ہوئیں اسکو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبث (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بلوی ہیں فتح مصر میں شریک تھے صحابی ہیں انکا ذکر کتاب الفتوح میں ہے اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے ابن لہیعہ نے ولید بن ابی ولید سے انھوں نے ابان سے انھوں نے شبث بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کو قیامت کے دن نامہ اعمال دیا جائیگا جسمیں اسکی نیکیاں لکھی ہونگی الی آخرہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعوق یعنی عمرو بن حرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم تمیمی ہیں۔ دارمی ہیں۔ حاکم یعنی ابو احمد نیشاپوری نے بیان کیا کہ شبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس وفد میں آئے اور آپ نے انکو انکی قوم پر عہدۂ وصول کرنے کے واسطے مقرر کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے صعفوق کو بعض لوگ صفوق بھی پڑھتے ہیں بالصاد۔

(سیدنا شبرمہ رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو سیہ ہو گئے تھے۔ عطار نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا آپنے اسکو بلا کر پوچھا کہ تینے حج کیا ہے اس شخص نے جواب دیا نہیں آپنے فرمایا یہ تمہاری طرف سے ہے اور شبرمہ کی طرف سے دوسرا حج کرو۔ اور طاؤس نے ابن عباس سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ یہ حج شبرمہ کی طرف سے ہے پھر تم دوسرا حج اپنی طرف سے کرو۔ اور یہ وہم ہے اور پہلی روایت صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا شبل رضی اللہ عنہ)

عبدالرحمن بن شبل کے والد ہیں۔ ان سے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے یہ اور انکے بیٹے دونوں غیر معروف ہیں۔ اور انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے منع کیا ہے صحیح نہیں ہے اور انکی روایت ہے ایک اور حدیث ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم ہو گی یہانتک کہ گھوڑے کی نقل لیجائے اور کہا جائے کہ یہ گھوڑے کی نقل ہے۔ حدیث منکر ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا شبل رضی اللہ عنہ)

ابن معبد۔ یہ مزنی ہیں اور بعض لوگ بکر ابن قبیلہ اور بعض بجلی کہتے ہیں۔ طبری نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ شبل بن معبد بن عابد بن حارث بن عمرو بن علی ابن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار۔ بجلی ہیں اور لیکے مثل انکا نسب ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ ابوبکرہ کے مادری بھائی ہیں یہ ایک ماں کے چار بیٹے تھے اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی گواہی دی تھی ہمیں ابو محمود بن معد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ لوگوں نے دریافت کیا کہ لونڈی شادی سے پہلے زنا کرتی ہے آپنے جواب دیا اگر لونڈی زنا کرے تو اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ پھر آپنے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ اسکو فروخت کر ڈالو اگرچہ بالوں کی ایک رسی ہی کے بدلے میں ملے ابن عیینہ نے اس حدیث میں شبل پر کوئی فرق نہیں ذکر کیا اور انکی روایت زہری کے تلامذہ نے زہری سے انھوں نے عبیداللہ سے انھوں نے عبداللہ بن مالک اوسی سے کی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابوعثمان نہدی نے روایت کی ہے کہ ابوبکرہ اور نافع بن علقمہ اور شبل بن معبد نے مغیرہ پر گواہی دی کہ انھوں نے انکو اسطرح دیکھا جسطرح کہ سلائی کو سرمہ دانی میں کہتے ہیں اتنے میں زیاد آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایسا آدمی آیا ہے جو سچی گواہی دیگا انھوں نے کہا میں نے بری مجلس دیکھی اور اٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے کوڑے لگوائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ شبل بن معبد کو طبرانی نے ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے انکو اور شبل بن خالد کو ایک بنایا ہے۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ وہ دو شخص ہیں اور انھوں نے مغیرہ پر گواہی دینے کے واقعہ کو مثل ابونعیم کے بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعبداللہ ابن مندہ اور ابوعمر اور ابواحمد عسکری نے دونوں کو ایک شخص بیان کرنے میں ابونعیم کی موافقت کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) شعیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حزم بن مهان بن وہب بن لقیط بن یعمر شدلخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ۔ کنانی ثم لیثی ہیں۔ حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوے۔ انکا تذکرہ ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ذی الکلاع۔ روح کے والد تھے۔ یہ کہتے تھے کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی اور آپنے ہمیں سورۂ روم پڑھی اور ایک آیت کو مکرر پڑھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مضطرب الاسناد ہے انسے عبد الملک بن عمر نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن غالب۔ کندی ہیں۔ صحابی ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کی نسبت سوال کیا تھا۔ اسکی روایت شبیب بن حبیب ابن غالب نے اپنے چچا شبیب بن غالب ابن اسید سے کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ بابن ابی حرثد غسانی ہیں۔ انکا ذکر اس تحریر میں ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھکر علاء بن حضرمی کو دی تھی۔

(سیدنا) شبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم۔ بقیہ بن ولید نے ابوبکر بن ابی مریم سے انھوں نے راشد بن سعد سے انھوں نے شبیب بن نعیم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ گوشت کو کھاتا ہے اور خون کو پیتا ہے اسکی گرمی اور سردی دوزخ سے ہے۔ اسکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن ابی حیہ۔ انکی کنیت ابو الطفیل ہے۔ بجلی ہیں۔ احمسی ہیں۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ جنگ قادسیہ میں شریک ہوے۔ انکی روایتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انکے بعد کے لوگوں سے ہیں۔ یہ اپنی داڑھی زرد رنگتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین مع التاء والجیم

(سیدنا) شتیر (رضی اللہ عنہ)

ابن شکل بن حمید۔ عبدی ہیں کوفی ہیں۔ کہتے ہیں کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انھوں نے اپنے والد اور حضرت عمر سے بھی حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا۔

(سیدنا) شجارہ (رضی اللہ عنہ)

سلمی ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو اور کہا ہی کہ میرا گمان ہی کہ انکی حدیث مرسل ہو اور انکو ابو احمد عسکری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی -

(سیدنا) شجاع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وہب - ربعض لوگ انکو ابن وہب بیان کرتے ہین) ابن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی کہتے ہین بنی عبدالشمس کے حلیف ہین - انکی کنیت ابو وہب ہی - یہ قدیم الاسلام ہین - انھون نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی اور جب انکو خبر پہونچی کہ مسلمان ہوگئے مکہ کو واپس آئے پھر مدینہ کو ہجرت کی - یہ اور انکے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر مین شریک تھے اور یہ تمام مشاہد مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ شریک تھے حضرت نے ان مین اور ابن خولی کے درمیان مین بھائی چارہ کرا یا تھا - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ ابن ایہم غسانی کی طرف روانہ کیا تھا - اسکو ابوعمر نے لکھا ہی - اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندون سے مسواہ ابن اسحاق تابعہ روایت روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حارث بن ابی شمر کی طرف روانہ کیا تھا - اور دونون نے عبداللہ بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جبلہ بن ایہم کی طرف بھیجا تھا - شجاع یمامہ کی جنگ مین کچھ اوپر چالیس برس کی عمر مین شہید ہوئے - یہ لاغر اور جھکے ہوے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) شجرہ (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین - انکا تذکرہ احمد بن یونس ضبی نے صحابہ مین کیا ہی - ان سے خالد بن طہمان نے روایت کی ہی - اور یہ خالد بن ابی خالد وہ ہین جنھون نے انس وغیرہ سے روایت کی ہی - احوص بن خوات نے خالد بن طہمان سے انھون نے شجرہ کندی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر حاضر ہوے لوگون نے اسکی خوب تعریف کی اور آپ بیٹھے دفن کر رہے تھے کہ اتنے مین جبریل علیہ السلام آئے اور کہا ای محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ شخص ویسا نہ تھا جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے تھے لیکن اللہ تعالی نے ان لوگون کی شہادت کو مقبول کر لیا اور اس شخص کی ان باتون کو جنکو وہ نہین جانتے تھے بخش دیا - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

باب الشین و الدال

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن انس مع - بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ تابعی ہین - کوفی ہین - ابن مسعود سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید سلمی ہیں۔ مدنی ہیں عمر بن یعلی بن مرہ ابن شداد بن اسید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے
روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیمار ہوگیا۔ آپنے پوچھا اے شداد تمکو کیا ہوا۔
انھون نے جواب دیا کہ مین بیمار ہوگیا ہون اور اگر مقام بطحان کا پانی پیتا تو اچھا ہوجاتا آپنے پوچھا تمکو اسکے پینے سے
کون چیز منع کرتی ہی مین نے جواب دیا کہ ہجرت آپنے فرمایا جاؤ تم جس جگہ بھی ہو مہاجر ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا شداد رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن اسیہ۔ جہنی ہین۔ انکی کنیت ابو عقبہ ہی انکا شمار اہل حجاز مین ہی صحابی ہین۔ انسے انکے بیٹے عقبہ نے روایت
کی ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یہ بہت بوڑھے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد ہدیۃً دیا
دیا آپنے انسے پوچھا کہ تم اسکو کہان سے لائے انھون نے جواب دیا کہ مقام ذی الضلال سے لائے فرمایا نہین بلکہ ذی الہدی
سے۔ یہ یمامہ کے مقابلہ مین ایک وادی ہی جسکا نام الہدی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا شداد رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن ثابت بن منذر حسان بن ثابت انصاری خزرجی کے بھتیجے ہین۔ انکا نسب انکے والد اور چچا کے تذکرہ مین
ہوچکا ہی انکی کنیت ابو یعلی تھی اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن کہتے تھے۔ یہ بیت المقدس مین فروکش ہوے عبادہ بن صامت
بیان کرتے تھے کہ شداد اہل علم اور حلم مین سے ہین ان سے شام والون نے روایت کی ہی۔ الک نے بیان کیا ہی کہ شداد بن
اوس حسان بن ثابت کے چچازاد بھائی ہین لیکن صحیح یہی ہی کہ وہ انکے بھتیجے ہین انسے انکے بیٹے یعلی اور محمود بن لبید اور
ابو اشعث صنعانی اور ابو ادریس خولانی وغیرہم نے روایت کی ہی۔ شداد بہت عابد پرہیزگار اور خدا ترس تھے ہمین ابو منصور
بن مکارم بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن ابراہیم سراج
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن عبید اللہ بن طوق نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معافا بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
عبد الحمید ابن بہرام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شہر بن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبدالرحمن بن عثمان
بن شداد بن اوس نے شداد سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کے بڑے لوگ
اگلے اہل کتاب کے قدم بقدم چلینگے اسد بن وداعہ بیان کرتے ہین کہ شداد بن اوس جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو کروٹین
بدلا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے خدا دوزخ میرے اور نیند کے درمیان مین حائل ہو پھر اٹھ بیٹھتے اور صبح تک برابر نماز
پڑھتے رہتے ابو الاشعث نے شداد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ رمضان کو

جاتا رہا کہ آپنے ایک آدمی کو پچھنے لگواتے دیکھکر فرمایا کہ پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونون کا روزہ ٹوٹ گیا۔ شداد کی وفات ۴۱؁ھ مین ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ۵۸؁ھ مین بعمر ۷۵ سال فوت ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ۶۴؁ھ مین انکا انتقال ہوا۔ ابن مندہ نے موسی ابن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا ہی کہ یہ بدر مین شریک ہوے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کی روایت موسی ابن عقبہ سے شداد بدر مین شریک ہوے تھے اسمین وہم ہی کیونکہ موسی نے بیان کیا ہی کہ شداد کے والد اوس ابن ثابت بدر مین شریک ہوے تھے اور بعض راویون سے اسمین وہم ہو گیا ہی لیکن ابن مندہ وغیرہ نے شداد ہی کو ذکر کیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) **شداد** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثمامہ۔ حمید نے انس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا شداد بن ثمامہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے عرض کیا کہ آپ بنی کعب بن اوس کو ایک تحریر لکھدین آپنے انکو تحریر لکھدی اور شداد بن ثمامہ کو نماز پڑھانے کے واسطے روانہ کیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **شداد** (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ انصاری ہین۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی۔ ابو عمر ان کو جہنی بتاتے ہین۔ اور شاید یہ جہنی النسب اور انصار کے حلیف ہون انکی کنیت ابو عقبہ ہی انکا شمار اہل حمص مین ہی۔ انسے عیاش بن یونس نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین جو کچھ چاہے بھول جاؤن مگر مین اسکو نہ بھولون گا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے نماز پڑھتے دیکھا ہی اس حال کہ آپ اپنے بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑے ہوے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **شداد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عارض جشمی ہین۔ انھین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف جانے کی بابت کہا ہی؎

لا تنصروا اللات ان اللہ مہلکہا ٭ وکیف ینصر من ہو لیس ینتصر ٭ ان التی حرقت بالسد فاشتعلت ٭ ولم یقاتل لدی احجارہا ہدر ٭ ان الرسول متی ینزل بدارکم ٭ یرحل ولیس بہا من اہلہا بشر ٭ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہی

(سیدنا) **شداد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ قتبانی ہین۔ بنی حارث ابن کعب کے وفد مین ۱۰؁ھ مین خالد بن ولید کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے یہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اسلام پر ثابت قدم رہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

؎ تم لات کی مدد نہ کرو کیونکہ خدا اسکو ہلاک کرنے والا ہی۔ اور کیونکر مدد کریگا وہ جو بدلہ نہین لیسکتا ہی۔ بیشک وہ جو مقام سد مین جلایا گیا اور وہ بھڑک اٹھا اور اسکے قریب کوئی لڑائی بھی نہوئی اسکا جلانا درست ہی۔ بیشک رسول جب تمہارے زمین آئینگے تو برکت ہوگی اور جب جائینگے تو ویسے برکتی ہو جائیگی ۱۲

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حنبل بن اقب بن حبیب بن عمرو ابن غنیان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی ہیں۔ فہری ہیں۔ یہ کرز بن جابر کے چچا زاد بھائی ہیں۔ انکی کنیت ابو المستورد ان کے بیٹے کے نام سے ہے۔ اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے مستورد بن شداد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکا ہاتھ چھوا تو وہ حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ سرد تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف۔ عمارہ بن غزیہ نے یعلی بن شداد ابن عوف سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ریا کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے

(سیدنا) شداد (رضی اللہ عنہ)

ابن الہاد۔ یعنی اسامہ بن عمرو یعنی الہادی بن عبداللہ ابن جابر بن بشر بن عتوارہ بن عامر بن لیث ابن بکر بن عبد مناد بن کنانہ۔ کنانی ہیں لیثی ہیں۔ بنو ہاشم کے حلیف ہیں۔ یہ عبداللہ بن شداد کے والد ہیں۔ انکو ہادی اسوجہ سے کہتے تھے کہ یہ مہمانون کے واسطے رات کو آگ روشن کرتے تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ شداد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور جعفر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ہمزلف تھے کیونکہ یہ سلمی بنت عمیس کے شوہر تھے اور سلمی اسماء بنت عمیس کی بہن تھیں جعفر اور ابو بکر اور علی بن ابی طالب کی زوجیت میں (یکے بعد دیگرے) رہیں اور وہ میمونہ بنت حارث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کی مادر زاد بہن تھیں۔ شداد مدینہ میں رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے محمد بن ابی یعقوب سے انھون نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی دو نمازون میں سے ایک نماز میں ہمارے پاس آئے اور اپنے دونون نواسون یعنی حسن اور حسین میں سے ایک کو لیے ہوے تھے۔ پھر آپنے آگے بڑھکر اپنے نواسے کو داہنے قدم کے پاس بٹھال کر نماز کی نیت باندھی اور اثناء نماز میں ایک سجدہ کو بہت طول دیا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ آپ سجدہ میں پڑے ہیں اور ایک لڑکا آپکی پیٹھ پر ہے پھر میں سجدہ میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایک سجدہ اسقدر دراز کیا کہ ہمکو گمان ہوا کہ کوئی نئی بات پیدا ہو گئی یا آپ پر وحی آنے لگی آپنے جواب دیا یہ کچھ بھی نہ تھا بلکہ میرا لڑکا مجھپر سوار ہو گیا تھا اسوجہ سے میں نے جلدی کرنے کو ناپسند کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

باب الشین والراء

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

حنفی ہین بعض لوگ انکا نام شرحبیل بیان کرتے ہین۔ اور انشاء اللہ انکا ذکر شرحبیل کے نام مین آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ حضرمی ہین۔ حضرموت کے وفد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ وہیںون نے اسلام قبول کیا تھا انکا ذکر ابن لہیعہ کی حدیث مین ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین۔ صحابی ہین۔ انسے عمرو بن قیس سکونی نے روایت کی ہے کہ آپنے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور لوگون کو تین صفون مین کھڑا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین لینی ابن مندہ نے انکو ذکر کیا ہے اور میرے نزدیک یہ شراحیل بن مرہ ہین۔ اور ابونعیم کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو عمر نے شراحیل بن مرہ کو کندی بتایا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ ہمدانی ہین۔ اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کندی ہین۔ انسے حجر بن عدی کندی نے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے تھے کہ خوش ہو کیونکہ تمھاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو موسی کہتے ہین کہ انکو ابو زکریا بن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ انکے دادا نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

منقری ہین۔ صحابی ہین۔ انکا شمار اہل حمص مین ہے انسے ابو یزید ہوذنی نے روایت کی ہے ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے ضمضم بن زرعہ سے انھون نے شریح بن عبید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو یزید ہوذنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے شراحیل منقری نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص انتقال کرجائے اور اسکی اولاد خدا کی راہ مین لگی ہو تو وہ انکے اعمال کے فضل سے جنت مین داخل ہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شراحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس ہین بعض لوگ انکو اوس بن شرحبیل کہتے ہین کہ شام کے شہر حمص مین رہتے تھے ہمین عبد الوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عباس اور عصام بن خالد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے نمران ابن مخمر نے بیان کیا عصام کہتے ہین کہ وہ شرحبیل ابن اوس

صحابی سے روایت کر کے خبر دیتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب پیے اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر دوبارہ پیے اسکے کوڑے لگاؤ پھر اگر پیے اسکو کوڑے لگاؤ اور اگر پھر پیے تو اسکو مار ڈالو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ علی بن احمد نے بیان کیا ہے کہ شراحیل اور شرحبیل دونوں بھائی ہیں۔ اور دونوں صحابی ہیں۔ اور مقام رہا میں دونوں کا حصہ تھا اور دیکھتے تھے مجھسے اسکی خبر میرے حران کے اساتذہ نے دی ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

جعفی ہیں۔ بعض لوگوں نے انکا نام شراحیل بتایا ہے انکی روایت کردہ حدیث اعلام النبوت میں ہے جسمیں سر پھٹنے کا ذکر ہے کہ انھوں نے اپنے سر پھٹ جانے کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے اسپر دم کر دیا اور اپنا دست مبارک اُسپر رکھدیا بعد اسکا کچھ بھی اثر نہ معلوم ہوا انسے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب ذوالجوشن ہے۔ صحابی ہیں۔ انکا ذکر باب الہمزہ والذال میں گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب۔ شفا بنت عبداللہ کے شوہر ہیں انکا ذکر اس حدیث میں ہے جسکی روایت اوزاعی نے زہری سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے شفا بنت عبداللہ سے کی ہے کہ انھیں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کی پاس گئی اور وہ شرحبیل بن حبیب کی زوجیت میں تھیں اور میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا الی آخرہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابو نعیم کہتے ہیں کہ اس متاخر (یعنی ابن مندہ) نے اسمیں دو جگہ تصحیف کی ہے حسنہ کی جگہ حبیب بیان کیا اور ابنتی کو النبی سے بدل دیا اور دونوں تصحیفیں کھلی ہوئی ہیں اور یہ ایک عجیب (و غریب) غفلت ہے۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حسنہ یہ انکی والدہ کا نام تھا۔ اور انکے والد کا نام عبداللہ بن مطاع بن عبداللہ بن غطریف بن عبدالعزی بن جثامہ بن مالک بن ملازم بن مالک ابن رہم بن سعد بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مر (غوث تمیم بن مر کے بھائی ہیں) تھا۔ بعض لوگ انکو کندی اور بعض تمیمی وغیرہ کہتے ہیں۔ انکی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ انکی والدہ حسنہ معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمحی کی لونڈی تھیں۔ شرحبیل بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ انھوں نے بنو زہرہ سے اپنے مادر زاد بھائی جنادہ اور جابر پسران سفیان ابن معمر بن حبیب کے انتقال کے بعد حلف کیا تھا۔ جب شرحبیل کے والد عبداللہ کا انتقال ہو گیا تو انکی والدہ حسنہ نے انصار میں سے قبیلہ بنی زریق کے ایک آدمی سفیان نامی سے شادی کر لی جنکو سفیان بن معمر کہتے تھے کیونکہ معمر نے انکو متبنی کیا تھا اور انکی شادی حسنہ کے ساتھ کرا دی تھی شرحبیل حسنہ کے ہمراہ تھے پھر سفیان سے دو لڑکے جابر اور جنادہ پیدا ہوئے۔ شرحبیل اور انکے بھائی قدیم الاسلام ہیں اور انھیں نے مع اپنے بھائیوں کے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور جب حبشہ سے واپس آئے تو یہ لوگ بنی زریق کے مکانوں میں فروکش ہوئے اور

شرحبیل بھی اپنی مادری بھائیون کے ساتھ رہے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین سفیان اور انکے دونون صاحبزادون کا انتقال ہوگیا اور ان لوگون سے کوئی اولاد نہین تو شرحبیل بن حسنہ بنی زہرہ کے پاس چلے آئے اور انسے حلف کرکے انھین مین رہ پڑے۔ ابو سعید معلی زرقی نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس دعوی کیا کہ شرحبیل میرے حلیف ہین (ب) انکو دوسرونکی طرف جانیکا اختیار نہین ہی شرحبیل نے کہا مین انکا حلیف نہ تھا بلکہ اپنے بھائیون کے ساتھ رہتا تھا جب انکا انتقال ہوگیا تو جن لوگون سے میرا دل چاہا مین نے حلف کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ای ابو سعید یا تو گواہ پیش کرو ورنہ انکو اپنا اختیار ہی اور وہ گواہ نہ پیش کرسکے اسوجہ سے شرحبیل اپنے حلف پر قائم رہے زبیر بیان کرتے ہین کہ سفیان بن معمر کی بی بی حسنہ نے شرحبیل کو متبنی کیا تھا اور یہ انکے بیٹے نہین ہین لیکن متبنی کرنے کی وجہسے انکی طرف منسوب ہین اور یہ مقام عدول کے باشندے ہین جو بحرین کا ایک گوشہ ہی اسی کی طرف عدولی کشتیان منسوب ہوتی ہین۔ ابو عمر کہتے ہین کہ شرحبیل مہاجرین حبشہ اور قریش کے نامور آدمیون مین سی ہین حضرت ابو بکر اور عمر نے انکو شام کیطرف سردار لشکر کرکے روانہ کیا تھا اور علاقہ شام مین برابر حاکم رہی یہانتک کہ طاعون عمواس مین سنہ ۱۸ ہجری مین انتقال کیا یہ اور ابو عبیدہ بن جراح دونون ایکہی دن طاعون مین فوت ہوئے ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میری والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شہر نے عبد الرحمن بن غنم سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا جب شام مین طاعون واقع ہوا تو عمرو بن العاص نے لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا کہ یہ طاعون ناپاک ہی تم اس سے بھاگ کر گھاٹیون اور نالون مین چلے جاؤ۔ اسکی خبر شرحبیل بن حسنہ کو ہوئی وہ بہت غصہ ہوئے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے اور اپنے نعلین ہاتھ مین لٹکائے ہوئے آگئے اور کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسوقت رہا ہون کہ جب عمرو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ تھے۔ یہ طاعون تمھارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمھارے نبی کی دعا ہے اور تمسے پہلے نیک لوگون کی موت ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سمط بن اسود بن جبلہ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ سمط بیٹے ہین اعور بن جبلہ بن عدی کے۔ انکا نسب اشعث بن قیس کندی کے تذکرہ مین گذر چکا ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہی۔ انکی کنیت ابو یزید تھی۔ حضرت معاویہ کی طرف سے حمص کے سردار تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مخالفت اور انکی جنگ مین انکا بہت کچھ اثر تھا۔ اسکا سبب یہ ہی کہ حضرت علی نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا انھون نے مہینون انکو روک رکھا لوگون نے کہا کہ شرحبیل جریر کے دشمن ہین انکو بلاؤ تاکہ جریر سے مناظرہ کرین۔ حضرت معاویہ نے شرحبیل کو بلایا اور انکے راستہ مین ان لوگون کو مقرر کردیا جو لوگ حضرت علی حضرت عثمان کے قاتل ہونے کی گواہی دیتے تھے انھین لوگون مین سے بسر بن ابی ارطاۃ اور یزید بن اسد خالد قسری کے دادا اور ابو الاعور سلمی وغیرہم تھے۔ شرحبیل نے جریر سے مگر حضرت علی کے قاتل عثمان ہونے پر گفتگو کی پھر ملک شام علاقہ مدائن کی طرف جاکر اسکی خبر کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے واسطے لوگون کو بلایا اسکے متعلق بہت سے اشعار ہین جنکو لوگون نے اپنی کتابون مین ذکر کیا لہذا ہم انکو لکھکر طول دینا نہین چاہتے ہین

اور منجلہ ان اشعار کے نجاشی کا یہ شعر اسکے متعلق ہی ؎ شرحبیل باللدین فارقت امرنا ۞ ولکن لبغض المالکی جریر ۞ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی
بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین اور بعض انکے صحابی ہونے مین انکار کرتے ہین - انسے جبیر بن نضیر اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مرہ حضرمی وغیرہم
نے روایت کی ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا میری امت مین ہمیشہ ایک گروہ رہیگا جو حکم خدا پر قائم ہوگا اسکو مخالف کی
مخالفت ضرر نہ دیگی۔ انھون نے حضرت عمر اور سلمان اور عبادہ بن صامت وغیرہم سے روایت کی ہی - انکی وفات سنہ مین ہوئی اور حبیب اسکے
جنازہ کی نماز پڑھی اور وہ سنہ مین انتقال کر گئے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن - انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہی بعض لوگ ابو عتبہ کہتے ہین - جعفی ہین اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا تھا - انکا شمار اعراب بصرہ مین ہی - انکی روایت کردہ حدیث کو خالد بن عقبہ بن شرحبیل نے اپنے دادا شرحبیل سے نقل کیا ہی کہ انھون نے کہا
جس شخص پر تجارت دشوار ہو جاے اسے عمان کو لازم پکڑنا چاہیے انکی روایت سے بہت حدیثین ہین انمین سے ایک یہ ہی کہ ایک شخص کو بخار
آیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ بڑھتے پر بخار کی سختی حد سے بڑھ گئی ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - ابو احمد عسکری
نے انکا تذکرہ لکھا ہی کہ حبیل بن اوس جعفی ہین اور تجارت والی حدیث کو نقل کیا ہی - میرا گمان ہی کہ یہ شرحبیل وہی ہین جنکے تذکرہ مین ابو عمر نے
لکھا ہی کہ یہ جعفی ہین اور جنکی روایت سے پھٹنے کی حدیث ذکر کی ہی واللہ اعلم -

(سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال - انکا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث مین ہی - زہری نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اسکے
دادا سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس مین فرائض اور سنن تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم انصاری
کے ساتھ روانہ کیا - بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد النبی الی شرحبیل ابن عبد کلال والحارث بن عبد کلال ونعیم عبد کلال قیل ذی رعین ومعافر
وھمدان الی آخرہ - یہ حدیث زرعہ بن ذی یزن کے تذکرہ مین گذر چکی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہم)

انکی کنیت ابو عمرو - انکو ابن قانع نے ذکر کیا ہی اور انھون نے اپنی سند سے عبد الوہاب بن عمرو ابن شرحبیل سے انھون نے اپنے والد انھون نے
دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا یا رسول اللہ ایک آدمی نے اپنی عورت کی پیٹ پر ایک شخص کو
پایا اسکو تلوار سے مارڈالا - آپنے جواب دیا کہ کتاب اللہ مین تو یہ حکم ہے کہ گواہ پیش کرو -
انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہی

۱؎ اس شرحبیل نے دین کی وجہ سے ہماری بات کی مخالفت نہین کی بلکہ جریر مالکی کے بغض کی وجہ سے اسمین شاعر نے جریر کو مالک بن سعل بن ... بن اقرن بن ... ن ... کیطرف

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ۔ ثقفی ہیں طائف میں فروکش ہوے ۔ انھون سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر دو سجدون کے درمیان مین استغفار کرنے کی روایت ایک حدیث مین ذکر کی ہی لیکن انکی روایت کی سند قابل
ثبت نہین ہی یہ ان پانچ شخصون مین سے ہین جنکو قبیلہ ثقیف نے عبد یالیل کے ہمراہ اپنے مسلمان ہونیکی خبر بھیجی تھی یہ اور ان کے
والد صحابی تھے ۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہی اور انھون نے لکھا ہے کہ انکی وفات سنہ ہجری مین ہوئی ۔ انکا تذکرہ ابو عمر
اور ابو موسی نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو مصعب ہی ۔ قاضی ابو احمد غسانی نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہی انسے انکے بیٹے مصعب نے روایت کی ہی کہ انھون
نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چوری یا خیانت کا مال جان کر خریدا وہ اس عیب اور گناہ مین
شریک ہوا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

ابن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع ۔
بن معاویہ بن کندہ کندی ہین عفیف کے لقب سے مشہور تھے ڈھائی ہزار عطیون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین
حاضر ہوے انکی روایت کردہ حدیث کو اسماعیل بن ایاس عفیف نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے دلائل النبوت مین نقل
کیا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور باب العین مین انشاء اللہ انکا ذکر وارد ہوگا ۔

(سیدنا) شرحبیل (رضی اللہ عنہ)

مجہول شخص ہین ۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی ۔ انکا ذکر صحابہ مین ہے انکی روایت کردہ حدیث ابن ابی ملیکہ نے شرحبیل سے نقل کی ہی کہ
انھون نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین نصف صفر مین آئے تو جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا خدا کا درود اور رحمت اور برکت
آپ پر ہو بیشک آپ نے اپنے خدا کے پیغام کو پہونچا دیا اور جس بات کا آپکو حکم دیا گیا تھا اسکو ظاہر کر دیا یہ بہت دراز حدیث مین ہے انکا تذکرہ
ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابرہہ ۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ شریح یعنی ہین صحابی ہین یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور
فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابن یونس نے بیان کیا ہے ۔ عمرو بن قیس ملائی نے مخلد بن وداعہ یمامی سے انھون نے شریح حمیری سے روایت کی ہ

کہ انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا جسوقت آپکو لیکر اونٹ برابر کھڑا ہو گیا آپنے فرمایا لبیک اللہم لبیک آخر
حدیث تک۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ایام تشریق میں تکبیر کہنے کی حدیث بھی انسے مروی ہے اور انکی نسبت یافعی اور حمیری
جو مذکور ہوئی ہے اسمیں کچھ اختلاف نہیں ہو کیونکہ یافع حمیر کا ایک بطن ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شریح وہی ابن ابی وہب ہیں جنکا ذکر آگے گا۔ ہی
انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو لیکن انکے والد کا نام نہیں بیان کیا ہو اور تلبیہ کی حدیث ذکر کی ہے

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن جہم بن معاویہ بن عامر بن رائش بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ۔ انکی کنیت ابو امیہ ہے۔ اور
اور بعض لوگ انکو شریح بن حارث بن منتج بن معاویہ بن ثور بن عفیر بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد کندی کہتے ہیں اور بعض کا بیان اسکے
خلاف ہے اور بعض لوگ انکو کندہ کا حلیف بتاتے ہیں۔ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات میں اختلاف ہے۔ عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے انکو کوفہ کا قاضی کیا تھا اور یہ حضرت عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ میں قضائت کرتے رہے اور حجاج کے وقت تک برابر اپنے عہدہ
پر قائم رہے اور انکی مدت قضائت ساٹھ سال رہی۔ یہ معاملات قضائت سے خوب واقف تھے اور بہت ذہین اور عقلمند تھے۔ انکو شعر گوئی میں اچھا
ملکہ تھا۔ انکے اشعار اکثر لوگوں کی نوک زبان رہتے تھے۔ یہ کوسج تھے یعنی انکے چہرے پر بال نہ تھے۔ علی بن عبد اللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی
شریح نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا معاویہ سے انہوں نے شریح سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر
مسلمان ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یمن میں میرا ایک کنبہ ہے آپ نے فرمایا کہ تم انکو لے آؤ جب یہ لیکر آئے اسوقت آپ کی وفات ہو چکی تھی
اور جب یہ سنہ ۲۲ھ میں قاضی ہوئے تو آپ نے خواب میں بیان کیا کہ یہ قضائت کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں۔ شریح سے حضرت علی نے فرمایا
تھا کہ تم تمام عرب کے اچھے قاضی ہو۔ اور جب زیاد کوفہ کا حاکم ہوا تو وہ شریح کو اپنے ہمراہ بصرہ لیگیا اور انھوں نے وہاں ایک سال قضائت کی؛
اور زیاد نے شریح کے کہنے کے مسروق بن اجدع کو کوفہ کا قاضی کر دیا تھا۔ بصرہ میں انکا قیام سال بھر تک رہا۔ اور جب حجاج کوفہ کا حاکم ہوا انھوں
نے استعفا دیدیا اسنے انکا استعفا منظور کرلیا اور انکی جگہ پر ابو بردہ بن ابی موسی کو قاضی مقرر کیا۔ امام شافعی بیان کرتے ہیں کہ شریح حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کیطرف سے قاضی نہ تھے لوگوں نے انسے پوچھا آیا وہ کسکی طرف سے حاکم تھے انھوں نے جواب دیا ابن زیاد کی طرف سے قاضی تھے۔ لیکن امام شافعی کی اس
روایت میں غور ہے کیونکہ شریح کا حضرت عمر کی طرف سے قاضی ہونا ظاہر اور مشہور ہے۔ انکے احکام اور علم و حلم اور دینداری کے متعلق بہت خبریں ہیں جنکو
بیان کرنے میں ہم طول دینا نہیں چاہتے ہیں۔ یہ سنہ ۸۷ھ میں سو برس کے ہوکر فوت ہوئے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ انکی وفات سنہ ۷۶ھ میں ہوئی اور علی بن مدینی کا بیان ہے
کہ شریح نے سنہ ۷۸ھ میں نقل کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنہ ۹۶ھ میں انکا انتقال ہوا۔ شعبہ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ شریح نے ۱۲۰ برس کی عمر میں ... انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) **شریح** (رضی اللہ عنہ)

حضرمی ہیں۔ یہ افضل صحابہ میں ہیں۔ ان سے سلیمان بن بلال اور ابن مبارک نے یونس سے انہوں نے زہری سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کرکے کہا ہے کہ حضور رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا آپ نے فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتے ہیں۔ اسکی روایت نعمان بن راشد نے زہری سے کی ہے کہ انھوں نے کہا آپکے پاس مخرمہ بن شریح کا ذکر ہوا۔ سادہ یہ انکا وہم ہے اور ہم اسکو انشاء اللہ مخرمہ کے تذکرہ میں بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شریح حجازی ہیں۔ صحابی ہیں۔ انسے ابو الزبیر اور عمرو بن دینار نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے اور وہ کہتے تھے کہ جو کچھ دریا میں ہے وہ مذبوح ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسکو عطاء سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ پرند (دریائی) کو میرے نزدیک ذبح کرنا چاہیے۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو ذکریا نے انکا اسناد ذکر اپنے دادا پر کیا ہے حالانکہ انھوں نے لکھا ہے کہ شریح ابو شریح کے بیٹے ہیں اور ابو ذکریا اور ابو موسیٰ نے شریح کو صحابی لکھا ہی بوجہ سے ابو ذکریا پر انکا حال پوشیدہ ہو گیا واللہ اعلم

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ۔ مزنی ہیں یہ بھی بن جرش بن عثمان بن مزینہ کی اولاد میں ہیں۔ یہ انکا نسب والدہ کی طرف سے ہے۔ اور انکے والد عمرو بن ادبن طابخہ بن الیاس بن مضر ہیں۔ انکی اولاد کی نسبت مزینہ کی طرف ہوتی ہی اسوجہ سے کہ عثمان اور اوس پسران عمرو کی نسبت انکی والدہ مزینہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف ہوا کرتی ہے یہ پہلے شخص ہیں جو قبیلہ مزینہ کا صدقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر حاضر ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ سعدی ہیں قبیلہ سعد بن ابی بکر سے۔ صحابی ہیں انکو خالد بن ولید نے بصرہ کے جزیرہ پر شام جاتے وقت مقرر کیا تھا۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکو بصرہ کا حاکم کیا اور یہ اہواز کے اطراف میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

کلابی ہیں۔ ذو اللحیہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ انکو سعید بن یوسف اصبہانی قریشی نے ذکر کیا ہے۔ انکا ذکر باب الذال میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریح رضی اللہ عنہ

ابن عمرو۔ خزاعی ہیں۔ انکا ذکر ابن شاہین نے روشمیین میں اسی طرح کیا ہے۔ اور انکی روایت سے بیان کیا ہے کہ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسکو اپنے مہمان کی بزرگی کرنا چاہیے۔ اور تحریم مکہ کی (بھی) حدیث نقل کی ہے اور دونوں سندوں میں شریح کا نام ہے حالانکہ وہ ابو شریح ہے اور دونوں حدیثیں انکی روایت سے مشہور ہیں اور انھوں نے دونوں میں وہم کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن مکدد طبری کہتے ہیں کہ وہ شریح بن مرہ بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین کندی ہیں۔ انکو مکدد انکے اس شعر کی وجہ سے کہتے ہیں

سے سٹھ بی تکلم وحی دانی لباول؛ لکم احوت کفاسی فی العسر والیسیر۔ اشعث بن قیس نے انکو آذربیجان پر اپنا قائم مقام کیا تھا یہ سخی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کندہ کے وفد میں آئے تھے اور اسی طرح کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن یزید بن حارث بن کعب بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب یعنی سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اور اپنے انکو دعا دی ہے اور انھیں کے نام پر آپ نے انکے والد کی کنیت ابو شریح رکھی ان کے والد بھی صحابی ہیں شریح کی کنیت ابو المقدام تھی انھوں نے علی اور سعد بن ابی وقاص اور عائشہ اور اپنے والد ہانی سے سماعت حدیث کی ہے۔ انسے انکے دونوں بیٹوں محمد اور مقدام اور شعبی اور یونس بن ابی اسحاق نے روایت کی ہے یہ حضرت علی کے خاص آدمیوں سے تھے اور انکی لڑائیوں میں انکے ہمراہ رہے اور دومۃ الجندل میں حکمین کے واقعہ میں شریک تھے اور زمانہ دراز تک زندہ رہے اور سجستان میں جہاد کیواسطے گئے تھے وہیں شہ میں شہید ہوئے کافروں نے مسلمانوں کا راستہ روک لیا تھا اور پہاڑ کے پہاڑ گھیر لیے تھے اور مسلمانوں کا تمام لشکر شہید ہوگیا شریح نے یہ اشعار اسی دن کہے تھے۔ سے اصبحت ذابث اقاسی الکبرا؛ قد عشت بین المشرکین اعصرا؛ ثمت ادرکت النبی المنذرا؛ وبعدہ صدیقہ وعمرا؛ ویوم مہران ویوم تسترا؛ والجمع فی صفینھم والنھرا؛ وباخمیراوات والمشقرا؛ ہیہات ما اطول ہذا عمرا؛ لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ انکسٹھ برس زندہ رہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریح (رضی اللہ عنہ)

یہ صحابہ میں سے ہیں۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے انسے ابو وائل نے روایت کی ہے ابو عمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ انھیں میں سے ایک ہیں یا نہیں وصل حدیث ابو وائل سے انھوں نے شریح صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری طرف چل میں تیری طرف دوڑونگا آخر حدیث تک۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرید (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید ثقفی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرموت کے ہیں اور انکا شمار ثقیف میں ہے کیونکہ ثقیف میں انکا ننہال ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ شرید کا نام مالک ہے بنی قسحم بن جذام بن صدف سے ہیں یہ اپنی قوم کے ایک آدمی کو مار کر مکہ چلے گئے تھے اور بنی حطیط بن جشم بن ثقیف سے حلف کر لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئے اور مسلمان ہوگئے اور آپسے بیعت الرضوان کی اور آپنے انکا نام شرید رکھا یہ ریحانہ بنت ابی العاص بن امیہ کے شوہر ہیں ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن صفوان نے خبر دی کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن ابراہیم سراج خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یعلی طائفی سے انھوں نے عمرو بن شرید سے انھوں نے

انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار پڑھوائے مین نے آپکو سو شعر سنائے مین جب شعر پڑھتا تھا آپ فرماتے تھے کہ اور پڑھو یہانتک کہ مین نے سو شعر پورے کیے جب مین سنا چکا آپ نے فرمایا کہ بیشک قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شغلہ کی بابت حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شرلیط (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن مالک بن ہلال۔ اشجعی ہین۔ سلمہ بن نبیط بن شرلیط کے دادا ہین۔ حجۃ الوداع مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپکو خطبہ سناتا تھا اور انکے صاحبزادے نبیط انکے پیچھے سوار تھے دونون صحابی ہین کوفہ مین رہتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریق (رضی اللہ عنہ)

حبیبہ کے والد ہین۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے مسند انصار مین انکا نام لکھا ہے لیکن کسی نے انکی متابعت نہین کی ہے ہمین ابو یاسر یعنی ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید بنی ہاشم کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن سلمہ بن ابی الحسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے آل عمر کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صالح بن کیسان بن عیسی بن مسعود نے حکم زرقی سے انھون نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھین کہ ناگاہ بدیل بن ورقا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ عضبا پر سوار پکارتے تھے کہ جو شخص روزہ دار ہو افطار کرلے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہین اسکی روایت عبداللہ بن رجا نے سعید بن صالح سے انھون نے عیسی سے انھون نے اپنی دادی حبیبہ سے کی ہے کہ وہ اپنی والدہ بنت عجمار کے ہمراہ تھین۔ انھون نے اس مین حکم اور غلام عمر کا ذکر نہین کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ عبسی ہین۔ یونس بن ابی اسحاق نے عمیر بن تمیم سے انھون نے شریک بن حنبل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بدبودار پھل یعنی لہسن کو کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ اسکی روایت قیس او ابو وکیع وغیرہما نے ابو اسحق سے انھون نے عمیر بن تمیم سے انھون نے شریک سے انھون نے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحیسر انکا نام انس تھا۔ یہ بیٹے ہین رافع بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل کے انصاری ہین اوسی ہین۔ اشہلی ہین۔

حارثہ بن یونس بدری کے بھائی ہین شریک مع اپنے صاحبزادے عبداللہ کے بدر مین شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن سحاء سحاء انکی والدہ کا نام ہو - انکے والد کا نام عبدہ بن معتب بن جد بن عجلان حارثہ بن ضبیعہ تھا بلوی تھے انکا بقیہ نسب مکرر گزر چکا ہو یہ من اور عاصم پسران عدی بن جد کے چچازاد بھائی ہین او انصار کے حلیف تھے یہی صاحب وہان ہین - انھون نے اپنی دارہ کیطرف اسکے متعلق قصہ منسوب کیا تھا - بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اپنے والد کے ساتھ احد مین شریک ہوے تھے - یہ برا بن مالک کے مادر زاد بھائی ہین انھین کو ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کا جرم لگایا تھا - ہشام بن حسان سے ابن سیرین سے انھون نے انس سے نقل کیا ہو کہ یہ مسلمانون مین پہلے شخص ہین جنھون نے لعان کیا - ابو نعیم بیان کرتے ہین کہ نہ انکی والدہ کا نام سحاء تھا اور نہ انکا نام شریک تھا انکے اور ابن سحاء کے درمیان مین شرکت تھی لیکن یہ کچھ بھی نہین ہو ہمین ابراہیم بن مہران فقیہ خیر طے نے اپنی سندون سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن حسان نے خبر دی - کہتے تھے ہمین عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بی بی کو شریک بن سحاء کے ساتھ تہمت لگائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ تمھاری پشت پر کوڑے لگا ئے جائینگے - ہلال نے کہا خدا کی قسم مین سچا ہون اور خدا ضرور میرے بارے مین حکم نازل کریگا جس سے میری پیٹھ حد سے بچ جائیگی اور خدا نے والذین یرمون ازواجہم یعنی آیات لعان کو نازل فرمایا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق بن سفیان بن قرط تمیمی ہین خنظلی ہین - اور بعض لوگ انکو محاربی اور بعض اشجعی کہتے ہین لیکن پہلا قول صحیح ہو بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ بنی ثعلبہ بن عوف بن سفیان بن اسد بن عامر بن ربیعہ بن حنظلہ بن تمیم سے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فروہ ابن نوفل سے روایت کی ہو زیاد بن علاقہ نے انسے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے واسطے شیطان ہے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے واسطے آپنے جواب دیا میرے واسطے بھی لیکن خدا نے اسکے مقابلہ مین میری مدد کی اور وہ میرا تابعدار ہوگیا ہو - ابو عمر بیان کرتے ہین کہ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین اور بعض کا بیان ہو کہ انکی روایت مرسل ہو اور یہ فروہ بن نوفل سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہین ہو جس سے انکا دیکھنا یا ملنا ثابت ہو - ہان خلیفہ بن خیاط نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو جو کوفہ مین نازل ہوے اور انکو قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب کیا ہو اور محمد بن سعد نے بھی انکو انھی صحابہ مین ذکر کیا ہو جو کوفہ مین فروکش ہوے - لیکن انھون نے انکو قبیلہ تمیم کے خاندان حنظلہ کیطرف منسوب کیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدعمرو بن قیضی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ یہ اور انکے بھائی ابو ثابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد میں شریک تھے اسکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے مگر ابو موسی نے (بجائے عبد عمر کے) عبداللہ بن عمرو بیان کیا ہے اور باقی نسب کو مثل سابق کے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

ابن وائلہ ہذلی ہیں۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرکے بیان کرتا ہوں کہ انھوں نے کہا کہ میں عمر بن خطاب کے پاس آیا تو میں نے انکو دیکھا کہ وہ دادی اور نانی کو وارث نہیں ٹھہراتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین میں ان خصار کو جانتا ہوں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جدہ میں آئے تھے اور آپ نے انکو وارث قرار دیا تھا انھوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کو دیت میں سے جدہ کو کوئی حصہ دلاتے نہیں دیکھا ہے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی کے پاس دو عورتیں تھیں انمیں سے ایک حاملہ تھی دوسری عورت نے حاملہ کو مار ڈالا اور ان دونوں کا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا آپ نے قاتلہ کی عصبات پر دیت عاقلہ واجب کی اور اس دیت کا وارث مقتولہ کے وارثوں کو کیا آخر حدیث تک وہ کہتے ہیں کہ پھر قبیلۂ ہذیل کا ایک آدمی شریک بن وائلہ نامے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حمل بن مالک کی دونوں بیبیوں کا قصہ بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شریک (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے یعقوب قمی نے عنبسہ سے انھوں نے عیسی بن حارثہ سے انھوں نے شریک صحابی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے زنا کیا وہ ایمان سے نکل گیا اور جس شخص نے شراب پی اس سے ایمان نکل گیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الشین والطاء والعین والفاء

(سیدنا) شطب (رضی اللہ عنہ)

(لقب) ممدود کنیت ابو طویل۔ کندی ہیں شام میں رہتے تھے ان سے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ہارون یعنی ابو جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالقدوس بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صفوان بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر نے

ابوطویل یعنی شطب ممدود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ ایک شخص کے اسقدر گناہ کیے ہین کہ کوئی گناہ اس سے باقی نہین رہا تمام سیاہ سفید اُسنے کرڈالے ہین پس کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہوسکتی ہے آپ نے پوچھا کیا تم مسلمان ہوا نھون نے کلمہ شہادت پڑھا آپ نے جواب دیا ہان نیکیون کو کرو اور برائیون کو چھوڑ دو خدا تمھارے واسطے ان سبکو نیکیان کردیگا وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے چلے گئے یہانتک کہ نظرون سے پوشیدہ ہوگئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) شعیل (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر ابن مندہ نے انکو انکے والد کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تحریر لکھدی تھی لیکن انھون نے انکو بیان نہین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شعب (رضی اللہ عنہ)

ابن توام بعض لوگ کہتے ہین کہ سنان نے انکو بنی ضبہ کے اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین انکا بیان ہے کہ وہ عتاب بن شمیر بن توام کے چچا ہین سعید قریشی نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مین انکا ذکر مسند مین نہین دیکھتا ہون لیکن انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا جریر بن عبدالحمید نے مغیرہ بن مقسم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے شعبہ بن توام ضبی سے روایت کی ہے کہ قیس بن عاصم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حلف کے بارے مین سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسلام مین حلف نہین نہین ہے لیکن جاہلیت کے حلف پر قائم رہو۔ اس حدیث کے اکثر راویون نے اسکو شعبہ سے انھون نے قیس سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا ذکر ابو احمد عسکری نے بھی بیان کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل ہے اور یہ صحابی نہین ہین۔ انھین ابو احمد عسکری کا بیان ہے کہ مین نے انکو جریر بن عبدالحمید کی سند مین دیکھا ہے کہ انھون نے انکو افراد مین ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے بلکہ یہ قیس بن عاصم سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شعیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو حضرمی ہین بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین۔ انکی سند حدیث مین اعتراض ہے سلمہ بن رجاء نے عائذ بن شریح حضرمی سے روایت کی ہے کہ انھون نے انس اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ حضرمی سے سنا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم نے آپکو حنا کا خضاب لگاتے دیکھا ہے۔ ابو عمر کہتے ہین کہ انکی یہ حدیث صحیح نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شفی (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع اصبحی ہین۔ انکی کنیت ابو عثمان ہے۔ طبرانی اور ابن شاہین اور حضرمی وغیرہم نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے ہمین عبدالوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنے

احمد بن علی وقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان بر عی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے داؤد بن عمرو ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ثعلبہ بن سلم خثعمی نے ابو ایوب بن بشیر عجلی سے انھون نے شفی بن مانع سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار شخص دوزخیون کو تکلیف دینگے باوجود اسکے کہ دوزخی گرم پانی اور آگ مین دوڑتے ہونگے اور ہلاکی اور موت کو پکار رہے ہونگے۔ ایک وہ آدمی جسکے منہ سے پیپ اور لہو بہتا ہوگا لوگ اس سے کہینگے کہ اس بدبخت کا کیا حال ہو کہ جو ہماری تکلیف کو بڑہا رہا ہو پہر وہ جواب دیگا کہ مین ہر بری خبیث بات کو دیکھکر پسند کرتا تھا اور بیہودہ بکنے کو لذیذ جانتا تھا۔ ایوب بن بشیر عجلی نے شفی بن مانع اصبحی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آسمان مین چار فرشتے ہین جو اسکے اوپر سے نیچے تک پکارتے رہتے ہین کہ اے نیکی کرنے والے خوش ہو اور اے برائی کرنے والے رک جا اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہو کہ روکنے والے کو ہلاکی دے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شفی (رضی اللہ عنہ)

ہذلی ہین۔ نضر بن شفی کے والد ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہی بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی لیکن انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

تمت

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ———— اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

نام مؤلف ———— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہٗ (م ۶۳۰ھ)

ترجمہ ———— مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔

موضوع ———— سوانح و اذکار صحابۂ رسولؐ

نقش اوّل ———— ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ

نقش ثانی ———— جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ

تذکرۂ صحابہ ———— چھ سو اکیس

ناشر ———— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

طابع ———— کمبائن پرنٹرز لاہور

قیمت جلد سوم، چہارم و پنجم ———— /-[illegible] روپے

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسْدُ الْغَابَۃِ

فِیْ

مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃِ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی مدظلہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور